القرآن: ﴿بَلۡ نَقۡذِفُ بِالۡحَقِّ عَلَى الۡبَاطِلِ﴾ الأنبیآء:۱۸

''بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں۔'' (کنزالایمان)

مسلک أکابرینِ أهلِ سُنّت دَرُ رَدّصُلح کُلّیت

مع افادات:

''اظهارِ حقیقت''

﴿مصنفہ: حضور شارح بخاری علیہ الرحمہ﴾

المعروف بہ:

ایمان بولتا ہے!

مرتب:

محمد آصف رضا امجدی رضوی

ناشر:

مسلک اعلیٰ حضرت فاؤنڈیشن

مدینۃ العلماء اهل سنت:

﴿گھوسی ضلع مئو، یوپی، الہند، ۲۷۵۳۰۴﴾

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ

محرک عزم تالیف:....ارشادِ رسالت مآب فداہ نفسی علیہ التحیۃ والثناء :

﴿لَا یَمْنَعَنَّ رَجُلاً هَیْبَةُ النَّاسِ أَنْ یَّقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَهٗ﴾(۱)

کتاب:.....ایمان بولتا ہے!

مرتب:.....محمد آصف رضا امجدی رضوی ۹۱۹۶۲۸۵۳۶۳۳۱+

زیرِ عاطفت:....مولٰینا سلیمان نظامی امجدی، گوونڈی ممبئی

کمپوزنگ:.....ریحان کمپیوٹرس (امجدی بک ڈپو)

پروف ریڈنگ:....مولانا سید احمد علی امجدی، مولانا سید مجاہد الاسلام امجدی

صفحات:.....۱۲۶

سن طباعت:.....جُمادَی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ، مطابق فروری ۲۰۱۸ء

تعداد:.....۱۱۰۰

ناشر:.....مسلک اعلیٰ حضرت فاؤنڈیشن گھوسی، مئو، یوپی، الہند

برائے ایصال ثواب:

﴿شہدائے کربلا رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن﴾

(۱) ترمذی فی السنن، کتاب:الفتن،باب:ماجاء ما أخبر النبی أصحابه بما هو کائن الیٰ یوم القیامة،۴/۴۸۳،الرقم:۲۱۹۱

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	☆ شرف انتساب ☆	۷
۲	تقریظ جمیل، حضرت علامہ مولینا عبدالرحمٰن مصباحی انصاری مدظلہ العالی	۸
۳	تقدیم، حضرت علامہ مفتی رضوان احمد نوری شریفی مدظلہ النورانی	۱۱
۴	مسلک فقیہ اعظمِ ہند حضور صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ	۳۰
۵	مسلکِ امام ربّانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ	۳۳
۶	تنبیہ الحق المبین، غزالیٔ دوراں علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ	۳۵
۷	''صُلح کُلّی منافقو!..اپنے اعتقاد کفری سے توبہ کرو'' مسلکِ حافظ ملت جلالۃ العلم، الشاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ	۳۷
۸	''ایمان بولتا ہے''، احقر العباد: محمد آصف رضا عفی عنہ	۴۰
۹	مسلک الجامعۃ الاشرفیہ وحافظ ملت در ردّ صلح کلیت	۴۳
۱۰	حکمِ حسام الحرمین شریف	۴۴
۱۱	توجیہ بقلم مفتی نظام الدین مصباحی صدر شعبۂ افتا الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور	۴۵
۱۲	آنجہانی مولوی عمر صاحب مداپوری کا اعتقاد ومسلک	۴۶
۱۳	دنیائے صلح کلیت کی شرعی گرفت، بقلم حضور شارح بخاری علیہ الرحمہ	۴۸

۱۴	مولوی اسماعیل دہلوی کی تکفیر کے متعلق مجدد اعظم سیدی آقائی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی ''کف لسانی'' کا معنی ومفہوم	۵۱
۱۵	''ہم نہ مسلمان کہیں گے نہ کافر'' کی توضیح بقلم حضور مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ	۵۲
۱۶	مولوی اسماعیل دہلوی اور اقانیم اربعہ دیوبند کے کفر میں فرق، بقلم حضور شارح بخاری علیہ الرحمہ	۵۴
۱۷	فرمانِ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ	۶۱
۱۸	حکمِ تحقیق الفتویٰ در ردّ صلح کلیت طغویٰ	۶۲
۱۹	نہ گھر کے نہ گھاٹ کے!	۶۷
۲۰	ناز ہے ہم کو امام احمد رضا کے نام پر	۶۸
۲۱	تاویلاتِ دیوبندیت در ردّ صلح کلیت	۶۹
۲۲	تاویلِ ایمان افروز یا کفر در کفر؟!	۷۰
۲۳	مواخذۂ اہل سُنّت، بقلم حضور شارح بخاری علیہ الرحمہ	۷۰
۲۴	اجماعی کافرانہ تکذیب کا غضبناک تماشہ	۷۲
۲۵	علمائے حرمین طیبین کا سوال، کفریاتِ حفظ الایمان کے متعلق	۷۳
۲۶	علمائے دیوبند کا جواب یعنی خود کی اجماعی کافرانہ تکذیب	۷۳
۲۷	کافرانہ تکذیب کا ایک مزید تماشہ	۷۵
۲۸	مواخذۂ اہل سنت، بقلم حضور شارح بخاری علیہ الرحمہ	۷۶

۲۹	**سوال علمائے حرمین طیبین ،کفریات براہین قاطعہ** کے متعلق	۷۸
۳۰	علمائے دیوبند کا جواب یعنی **خود کی اجماعی کافرانہ تکذیب**	۷۸
۳۱	ایک مزید ضربِ حق ،صلح کلیت اور قادیانیت دیوبندیت ،ایک تقابلی جائزہ	۷۹
۳۲	قادیانی و''قاسمی'' جرمِ تحریف کا جوہری نقطہ	۸۲
۳۳	صلح کلیت و دیوبندیت قادیانیت کے طرز استدلال وارتکابِ کفر وضلال میں ہم آہنگی	۸۳
۳۴	مسلکِ امام ربّانی مجدّد الف ثانی دررد صلح کلیت طغیانی	۸۵
۳۵	''کشف خلافِ شریعت تو زندیقیت''امام ربّانی علیہ الرحمہ	۸۶
۳۶	''علمائے اہل سنت کے علوم وعقائد سے انحراف ضلالت و ہلاکت''امام ربّانی علیہ الرحمہ	۸۶
۳۷	''علمائے اہل سنت کے عقائد واستنباط کی پیروی لازم''امام ربّانی علیہ الرحمہ	۸۷
۳۸	مزید ضربِ حق بقلم امام ربّانی علیہ الرحمہ	۹۱
۳۹	حکمِ حسام الحرمین شریف کی تکذیب خود کی کافرانہ تکذیب،امام ربّانی علیہ الرحمہ	۹۳
۴۰	''خدا کے دشمنوں کو کتّے کی طرح دور رکھا جائے''امام ربّانی علیہ الرحمہ	۹۸

۴۱	مسلک مشائخِ اشرفیت دررد صلح کلیت	۱۰۰
۴۲	مدارِنجات تصدیقِ حق وجہاد بالقلب واللسان، الحدیث	۱۰۴
۴۳	قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی شانِ جماعۃ المسلمین	۱۰۵
۴۴	قال رسول اللہ ﷺ فی شانِ جماعۃ المسلمین، الحدیث	۱۰۶
۴۵	اختتامی کلمات۔	۱۰۷
۴۶	رسالۂ مبارکہ: ''اظہارِ حقیقت ۱۴۱۶ھ'' مصنفہ حضور شارح بخاری علیہ الرحمہ	۱۰۸
۴۷	☆عنوانِ آغاز واختتام، القرآن☆	۱۲۰
۴۸	☆ مآخذ ومراجع ☆	۱۲۱

القرآن:

☆بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ☆

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡۤا اٰبَآءَکُمۡ وَاِخۡوَانَکُمۡ اَوۡلِیَآءَ اِنِ اسۡتَحَبُّوا الۡکُفۡرَ عَلَی الۡاِیۡمَانِ وَمَنۡ یَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡکُمۡ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ﴾[1]

''اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی اُن سے دوستی کریگا تو وہی ظالم ہیں۔'' (کنز الایمان)

﴿لادین ہو تو ہے زہرِ ہلاہل سے بھی بڑھ کر﴾

﴿ہو دین کی حفاظت میں تو ہر زہر ہے تریاق﴾

(۱) سورۃ التوبہ: ۲۳

شرفِ اِنتساب

☆بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّ حۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ☆

﴿وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم وَ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحۡبِہٖ وَحِزۡ بِہٖ اَجۡمَعِیۡن﴾

غیرت ایمانی کی صدائے دِل افگار پر لبّیک کہتے ہوئے، لوحِ قلبِ ایمانی سے اُٹھا کر صفحۂ قرطاس پر نقش اپنی عاجزانہ احتجاجی، ایمان افروز وکفر و اِلحاد شکن، حقیر کاوِش:

''**اِیمان بولتا ہے**'' علمائے مِلّتِ اِسلامیہ، اہلِ سُنّت و جماعت کے اُن مردانِ حُر، قہر بر جمیعتِ یزیدیت مثل شَہسوارانِ حُسینیت کی ذواتِ قُدسیہ کی جانب منسوب کرنے کی **الحمدللّٰہ** سعادتِ رفیعہ حاصل کی جن کے شمشیرِ قلم نے فصیلِ حق سے ٹکرانے والی کُفر و اِلحاد کی سرکش طغیانیوں پر یلغارِ حق کر کے اُنہیں تہہ وبالا کر دیا، اور بالخصوص اُس سیفِ حیدری قلندرِ بریلی کے نامِ نامی.....جو آیت[1]: ﴿اَذِلَّۃٍ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ﴾ کی منوّر و درخشاں تعبیر اور قہرِ فاروقی بر مُرتدینِ نجد بن کر: ﴿اَعِزَّۃٍ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ یُجَاھِدُوۡنَ فِی سَبِیۡلِ اللّٰہِ﴾ کی قہر آلود تفسیر بنا، اور ملامتِ دُنیا سے بے نیاز ہو کر: ﴿لَا یَخَافُوۡنَ لَوۡمَۃَ لَائِمٍ﴾ کا مصداقِ کامل ہوتے ہوئے فضلِ اِلٰہی کی بارشِ پُر انوار میں غریقِ رحمت ہُوا اور: ﴿فَسَوۡفَ یَاتِی اللّٰہُ بِقَوۡمٍ﴾ کی علامتِ روشن **مُجدّدِاعظم امام احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی** کی صورتِ حجت اللہ القاہرہ لیے زمانے پر محیط ہو گیا.....

﴿ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَاءُ﴾...**رضی اللّٰہ تعالٰی والمولٰی عنہ**

---

(۱) المائدۃ: ٥٤ ﴿یٰۤاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡامَنۡ یَّرۡتَدَّ مِنۡکُمۡ عَنۡ دِیۡنِہٖ فَسَوۡفَ یَاۡتِی اللّٰہُ بِقَوۡمٍ یُّحِبُّھُمۡ وَ یُحِبُّوۡنَہٗۤ اَذِلَّۃٍ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ یُجَاھِدُوۡنَ فِی سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَلَا یَخَافُوۡنَ لَوۡمَۃَ لَائِمٍ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ﴾ ''اے ایمان والو! تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسے لوگوں کو لائے گا کہ وہ اللہ کو پیارے ہوں اور اللہ ان کا پیارا مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت، اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے۔'' (کنزالایمان)

تقریظ جمیل

﴿حضرت علامہ مولانا عبدالرحمٰن رضوی مصباحی انصاری مدظلہ العالی﴾

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم

دین اسلام خداوند تعالیٰ کا محبوب و پسندیدہ دین ہے، اس کے علاوہ سارے ادیان و مذاہب باطل ہیں۔

لیکن اسلام کے احکام کی دو بڑی قسمیں ہیں:

(۱) اصول وعقائد (۲) فروع ومسائل۔

مسلمان ہونے کے لیے پہلے عقائد کی تصحیح ضروری ہے، اس کے بعد فرائض وغیرہ دیگر احکام کا درجہ ہے۔ عقائد میں اختلاف کے باعث مسلمان کئی فرقوں میں منقسم ہیں، لیکن عصر حاضر میں سب سے بدتر، ومسلمانوں کے لیے مضرتر، فرقۂ وہابیہ ہے، جس کا بانی ہندوستان میں مولوی اسماعیل دہلوی م ۱۸۳۱ء ہے۔ ہندوستان میں وہابیوں کی دو شاخیں ہیں: (۱) وہابی دیوبندی (۲) وہابی غیر مقلد۔ لیکن اس تقسیم کے باوجود دونوں کے عقائد کفر وضلال یکساں ہیں۔

سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت، ماحی کفر وضلالت، اپنے فتاویٰ میں ارشاد فرماتے ہیں: **﴿بے شک وہابیہ مقلدین وغیر مقلدین یقیناً تمام عقائد کفر وضلال میں متحد ہیں﴾**(۱)

کفر وایمان خالص قرآنی الفاظ ہیں، اس کی تفصیل کے لیے عربی واردو و دیگر زبانوں میں ہزاروں کتابیں موجود ہیں، جسے تحقیق منظور ہو وہ تحقیق کرسکتا ہے، لیکن دنیا کی طلب وچاہت نے لوگوں کو ایسا مسحور کر رکھا ہے کہ وہ صحیح عقائد کی تحقیق کی طرف توجہ ہی نہیں کر

(۱) فتاویٰ رضویہ، جلد: ۱۱/ ص: ۱۲۷، سیدی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت

پاتے ، جب کہ عقائد صحیحہ کا علم فرض عین ہے۔ نتیجے کے طور پر جہالت کے باعث کفر و ضلالت کے شکار ہو جاتے ہیں اور انھیں احساس نہیں ہوتا، جب کہ عذاب دائمی سے نجات کے لیے صحت عقائد ضروری ہے، فساد عقائد کے بعد صحت اعمال کچھ بھی مفید نہیں ہے، نجات کا مدار عقائد پر ہے نہ کہ اعمال پر۔

صدرالشریعہ رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت حصہ اول کے آغاز میں فرماتے ہیں کہ: **''اعمال کی درستی عقائد کی صحت پر متفرع (یعنی موقوف) ہے اور بہتیرے مسلمان ایسے ہیں کہ اصول مذہب سے آگاہ نہیں، ایسوں کے لیے سچے عقائد ضروری کے سرمایہ کی بہت شدید حاجت ہے۔ خصوصاً اس پر آشوب زمانہ میں کہ ''گندم نما جو فروش'' بکثرت ہیں، کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، بلکہ عالم کہلاتے ہیں اور حقیقتاً اسلام سے ان کو کچھ علاقہ نہیں، عام ناواقف مسلمان ان کے دام تزویر میں آکر مذہب اور دین سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں''**(۱)۔

زیر نظر رسالہ عقائد کی اہمیت بتانے اور دین و مذہب کی حفاظت کے لیے ایک مخلصانہ کوشش ہے اور سنی نما وہابیوں کی منافقانہ روش کو آشکارا کرنے کے لیے ایک دستاویز ہے۔ اور حق و باطل میں تلبیس و اشتباہ پیدا کرنے والوں کے منہ پر زوردار طمانچہ ہے۔ قرآن عظیم کی سورۂ بقرہ کی آیت: ۴۱ر میں، بنی اسرائیل کو زجراً مخاطب کیا گیا ہے کہ :

﴿وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ ''اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ و دانستہ حق نہ چھپاؤ۔''

آج مسلم آبادیوں میں دین کے راہزن قدم قدم پر مل جاتے ہیں، اس لیے ایمان کی حفاظت و صیانت کے لیے اس رسالے کا مطالعہ ضروری ہے، لائق صد مبارکباد ہیں محبّ گرامی قدر حامیٔ سنیت محترم محمد آصف رضا صاحب گھوسوی جو فارغ التحصیل عالم نہ ہونے

(۱) بہار شریعت ۱/ص: ۱۳، حضور صدرالشریعہ علیہ الرحمۃ السبحانی

کے باوجود علماء کی صحبت کے زیر اثر متصلب سنی صحیح العقیدہ ہیں اور صلح کلیوں (۱) کے مکائد وحیلہ بہانوں کو تار عنکبوت کی طرح بکھیرنے کا جذبۂ صادقہ رکھتے ہیں۔

مولیٰ تعالیٰ موصوف کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور اس کتابچہ کو مقبول انام بنائے۔آمین،بجاہ النبی الکریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و علیٰ اٰلہٖ و صحبہٖ وبارک وسلم۔

خاکپائے اولیا:**عبدالرحمٰن رضوی مصباحی انصاری**،سینئر استاذ:**الجامعۃ الامجدیہ الرضویہ** گھوسی مئو۔

---

(۱)﴿قال النبی ﷺ:(فی آخر الزمان)"....دُعَاۃٌ عَلیٰ أَبْوَابِ جَھَنَّمَ مَنْ أَجَابَھُمْ اِلَیْھَا قَذَفُوْہُ فِیْھَا ،فَقُلْتُ:یَارَسُوْلَ اللّٰہِ!صِفْھُمْ لَنَا،قَالَ:نَعَمْ قَوْمٌ مِنْ جِلْدَتِنَا وَ یَتَکَلَّمُوْنَ بِأَلْسِنَتِنَا ،قُلْتُ:یَارَسُوْلَ اللّٰہِ!فَمَا تَرَی اِنْ أَدْرَکَنِی ذٰلِکَ؟،قَالَ:تَلْزَمُ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِمَامَھُمْ ،فَقُلْتُ:فَاِنْ لَمْ تَکُنْ لَھُمْ جَمَاعَۃٌ وَلَا اِمَامٌ ؟،قَالَ:فَاعْتَزِلْ تِلْکَ الْفِرَقَ کُلَّھَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ عَلیٰ أَصْلِ شَجَرَۃٍ حَتّٰی یُدْرِکَکَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلیٰ ذَالِکَ﴾"(زمانۂ اخیر میں) کچھ لوگ خود جہنّم کے دروازوں پر کھڑے ہوں گے اور دوسرے لوگوں کو بھی اُسی طرف بلائیں گے،**جو ان کی دعوۃ پر لبّیک کہے گا وہ اُس کو بھی جھنّمی بنادیں گے**،(صحابیٔ رسول نے)عرض کی:یارسول اللہ!اُن(داعیانِ الی الشر)کی صفت بیان فرمائیں؟،آپ ﷺ نے فرمایا:اُن لوگوں کا رنگ ڈھنگ،جلد اور چہرہ وغیرہ(بظاہر)ہماری طرح ہوگا اور ہماری ہی(یعنی مسلمانوں والی) زبان بولتے ہوں گے،(صحابیٔ رسول نے)عرض کی:یارسول اللہ!اگر میں ان کا زمانہ پاؤں تو میرے لئے کیا حکم مبارک ہے؟آپ ﷺ نے فرمایا:**تم اہل سنت جماعت اور ان کے ائمہ(یعنی علمائے اہلِ سنّت) کا اتباع اپنے اُوپر لازم کرلینا**،(صحابیٔ رسول نے)عرض کی:اگر اُس وقت مسلمانوں کی جماعت اور ان کے ائمہ کرام نہ ہوں(تو پھر کیا حکم ہے)؟آپ ﷺ نے فرمایا:اُن تمام منحرفین عن اہل السنّۃ والجماعۃ سے الگ رہنا خواہ تمہیں تاحیات درخت کی جڑیں چبا کر ہی گزارا کرنا پڑے اور تمہیں اسی حال میں موت آجائے۔"بخاری فی الصحیح،کتاب:المناقب،باب:علامات النبوۃ فی الاسلام،۳/۱۳۱۹،الرقم:۳۴۱۱

تقدیم

﴿حضرت علامہ مولانا مفتی **رضوان احمد نوری شریفی** مدظلہ النورانی﴾

سابق شیخ الادب جامعہ شمس العلوم گھوسی

وبانی وسربراہ اعلیٰ الجامعۃ البرکاتیہ گھوسی مئو

☆بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّ حۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ☆

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلیٰ رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم اَمّا بَعۡد!

میرے شاگرد رشید عزیزم محمد آصف رضا امجدی رضوی زید مجدہ نے زیر نظر کتاب ''ایمان بولتا ہے'' کے کچھ مقامات پڑھ کر سنائے جس سے معلوم ہوا کہ عزیزم موصوف نے پورے اخلاص کے ساتھ حق و باطل کو سمجھانے کی سعی جمیل کی ہے۔

اس مسئلہ پر کچھ تحریر کرنے سے پہلے یہ بتانا مناسب سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب رحمت عالم نبی مکرم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسا کسی مخلوق کو پیدا ہی نہیں کیا۔آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ساری مخلوقات سے افضل واعلیٰ اور معظم ومکرم ہیں۔اس بات پر آیات کریمہ اور احادیث شریفہ شاہد عدل ہیں۔

اسی لیے حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:۔

یَا صَاحِبَ الۡجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الۡبَشَرۡ

مِنۡ وَّجۡھِکَ الۡمُنِیۡر لَقَدۡ نُوِّرَ الۡقَمَرۡ

لَا یُمۡکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ

بعد اَز خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں: ؎

سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی
سارے اچھوں میں اچھا سمجھئے جسے
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی
سارے اُونچوں میں اُونچا سمجھئے جسے
ہے اُس اُونچے سے اُونچا ہمارا نبی

اسی لیے آپ ﷺ کا اور آپ ﷺ کی بارگاہ کا ادب واحترام بھی اعلیٰ درجے کا، آپ ﷺ کی تعظیم وتکریم اور آپ ﷺ کی بارگاہ کے ادب واحترام کی تعلیم خود خداوند قدوس نے دی ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

﴿یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوْا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ. یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾(۱)

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔ اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔''

(۱) سورۃ الحجرات: ۱، ۲

ناظرین غور فرمائیں کہ آپ ﷺ کی بارگاہ کا ادب واحترام یہ ہے کہ آپ ﷺ کے غلام آہستہ اور پست آواز میں بات کریں۔ آپ ﷺ کی آواز سے غلاموں کی آواز بلند نہ ہو اور چلا کر بات نہ کریں ورنہ ایمان چلا جائے گا اور اعمال اکارت ہو جائیں گے۔

اس سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کی آواز سے اونچی آواز کرنا اور آپ ﷺ کی بارگاہ میں چلا کر بات کرنا بے ادبی ہے۔ جب حضور اقدس ﷺ کی مبارک آواز سے آواز کو بلند کرنا اور آپ ﷺ کے حضور چلا کر بات کرنا بے ادبی و گستاخی ہے تو کیا آپ ﷺ کی شان کو گھٹانا بے ادبی اور گستاخی نہیں ہوگی؟ یقیناً ہوگی اور شدید ترین گستاخی ہوگی (۱)۔ یہی کام ان علمائے دیوبند نے کیا ہے، جن کے کافر و مرتد ہونے پر پوری امت کا اجماع ہے۔ ان سب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں سخت ترین گستاخیاں کی ہیں۔

چنانچہ رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھوی نے ﴿شیطان اور ملک الموت کے علم کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ مان کر﴾ (۲) گستاخی کی، جس سے یہ دونوں کافر و مرتد ہو گئے۔ اشرف علی تھانوی نے ﴿حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کے علم کی طرح مان کر﴾ (۳) گستاخی کی اور کافر و مرتد ہوا۔ قاسم نانوتوی نے ﴿خاتم النبیین بمعنی آخری نبی کو ناسمجھوں اور کم فہموں کا خیال بتا کر آخری نبی ہونے کا انکار کر کے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرے نبی کے پیدا ہونے کو ممکن مان کر﴾ (۴) کافر و مرتد ہوا۔

---

(۱) سورۃ التوبۃ: ۷٤ ﴿وَ لَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ﴾

(۲) براهين قاطعه، ص: ۱۲۲، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و مولوی رشید گنگوهی

(۳) حفظ الایمان، ص: ۱۵، مولوی اشرفعلی تهانوی

(٤) تحذیر الناس، ص: ٤، ٤۳، مولوی قاسم نانوتوی مشهور از بانیٔ دیوبند

عزیز گرامی قدر نے انھیں علمائے دیوبند کی کفری عبارتوں کو پیش کرتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ عبارتیں صریح کفر ہیں ان میں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں۔اور صریح کفری عبارت کے قائل کو کافر جاننا اور ماننا ضروری ہے اور ایسی کفری عبارت یا قول پر مطلع ہونے والا اگر قائل کو کافر نہ کہے تو وہ بھی کافر ہوجائے گا،اس لیے کہ کافر کو کافر ماننا اور جاننا اور مسلمان کو مسلمان جاننا اور ماننا ضروریات دین سے ہے۔اسی لیے علمائے حرمین شریفین (مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ) کے ۳۳/علمائے کرام نے ان کی کفری عبارتوں پر مطلع ہونے کے بعد ان کے کافر ومرتد ہونے کا حکم صادر فرماتے ہوئے تحریر فرمایا:﴿من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر﴾ (۱). (جو صریح کفر بکنے والے کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے)جب کفر و عذاب میں شک کرنے سے مسلمان کافر ہوجاتا ہے تو جو ایسے کو مسلمان جانے تو وہ بدرجۂ اولیٰ کافر ہوجائے گا۔

اسی طرح ہند،سندھ، پنجاب، بنگال، مدراس، دکن،کوکن، کاٹھیاواڑ، گجرات، اتر پردیش وغیرہ کے ۲۶۸/جید اور مقتدر علمائے کرام اور مشائخ عظام نے آج سے تقریباً ۹۴/سال پہلے علمائے دیوبند کے کفریات پر مطلع ہوکر علمائے حرمین شریفین کے فتویٰ کی تصدیق کرتے ہوئے ان کو کافر ومرتد کہا اور وہی عبارت تحریر فرمائی، یعنی﴿من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر﴾. ہندوستان کے تمام سلاسل قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی اور ان کی شاخوں نے ان کو کافر ومرتد کہا۔اگر تفصیل مطلوب ہوتو﴿الصوارم الھندیۃ علی مکر شیاطین الدیوبندیۃ﴾ کا مطالعہ کریں۔چوں کہ گھوسی کے کچھ صلح کلی کہتے ہیں کہ ہم مشائخ کچھوچھہ کے مسلک و مذہب پر ہیں،یعنی مذکورہ علمائے دیوبند کو کافر ومرتد نہ کہنے والے کو کافر نہیں کہتے،اسی لیے یہاں میں صرف خانقاہ کچھوچھہ مقدسہ کے مشہور ومعروف عالم دین اور شیخ

(۱)الدرالمختار، کتاب:الجھاد،باب:المرتد،۶/۳۵۶،۳۵۷

طریقت حضور سید احمد اشرف قادری چشتی اشرفی جیلانی (یہ بزرگ، حضور اشرفی میاں کے بڑے صاحبزادے حضور سید مختار اشرف صاحب کے والد اور محدث اعظم ہند علیہم الرحمۃ والرضوان کے ماموں اور خسر ہیں) اور حضور محدث اعظم ہند سید محمد اشرفی جیلانی علیہما الرحمۃ والرضوان نے فتاویٰ علمائے حرمین شریفین کی جو تصدیق فرمائی اس کو پیش کر رہا ہوں۔ چنانچہ جامع اشرف کچھوچھہ مقدسہ کے امین الافتاء حضرت مولانا افضل الدین بہاری علیہ الرحمہ سے مرزا غلام احمد قادیانی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، اشرف علی تھانوی اور قاسم نانوتوی کی کفری عبارتوں کو پیش کرتے ہوئے استفتاء کیا گیا تو انھوں نے مندرجہ ذیل جواب اور فتویٰ صادر فرمایا، جس کی تصدیق مذکورہ بزرگوں کے علاوہ حضرت مولانا سید ابوالمعین محی الدین اشرفی جیلانی ساکن کچھوچھہ مقدسہ اور حضرت مولانا سید حبیب اشرف علیہما الرحمہ نے بھی کی۔

فتویٰ آستانہ کچھوچھہ مقدسہ:

الجواب بعون اللّٰہ الوھاب اقول وباللّٰہ التوفیق:

بے شک مرزا غلام احمد قادیانی دعویٰ نبوت کر کے کافر ہوا۔ بلا شبہ رشید احمد گنگوہی وخلیل احمد انبیٹھوی واشرف علی تھانوی وقاسم نانوتوی نے سرکار الوہیت اور دربار رسالت میں گستاخی اور منہ زوری کی جس کی بنا پر مردود بارگاہ ہوئے اور ذریت ابلیس میں پناہ پایا۔

علمائے حرمین طیبین نے جو فتویٰ ان کے حق میں صادر فرمایا ہے اس کا لفظ لفظ صحیح اور نقطہ نقطہ حق و درست ہے جس کا انکار نہ کرے گا مگر جاہل یا منافق اور اسی بنا پر ہم ان لوگوں کو کافر، مرتد جانتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں اور ہر وہ شخص جو اپنے مسلمان ہونے کا مدعی ہو، اس پر فرض ہے کہ ان گستاخان بارگاہ محبوب ذی الجلال والجاہ کو کافر جانے اور دل میں ایسا ہی عقیدہ رکھے کہ ﴿**من شک فی کفرہ وعذابہ فقد**

کفر﴾ فقہائے کرام کا قانون ہے "ھٰذا ماعندی والعلم عند اللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ وعلمہ اتم و احکم وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ ونور عرشہٖ سیدنا محمد افضل العالمین".

کتبہ العبد المسکین محمد المدعو بافضل الدین البھاری غفرلہ الباری امین الافتاء فی الجامعۃ الاشرفیۃ الکائنۃ بحضرہ کچھوچھہ المقدسہ ضلع فیض آباد.

تصدیقات:

(۱)نعم الجواب وحبذ التحقیق وبالقبول والاتباع حری وحقیق واللّٰہ تعالیٰ اعلم وانا العبد الفقیر السید احمد اشرف القادری الچشتی الاشرفی الجیلانی کان لہ الفضل الربانی.

(۲)لاریب ان فتاویٰ علماء الحرمین المحترمین فی تکفیر ھؤلاء المذکورین صحیحۃ. وانا الفقیر ابوالمحامد السید محمد الاشرفی الجیلانی عفا عنہ اللّٰہ الصمد (حضور محدث اعظم ھند علیہ الرحمۃ)

اسی طرح کچھوچھہ مقدسہ کے بہت سے علمائے کرام اور سادات عظام نے اس فتویٰ کی تصدیق کرتے ہوئے علمائے حرمین شریفین کے فتاویٰ کی تصدیق کی ہے اور آج بھی مشائخ کچھوچھہ مقدسہ کا یہی عقیدہ ہے۔ چنانچہ عزیز موصوف نے اپنی کتاب **میں حضرت سید ہاشمی میاں مدظلہ کا وہ فتویٰ جو ظفر ادیبی صاحب سے متعلق ہے، شامل کردیا ہے**، جس سے واضح طور پر معلوم ہورہا ہے کہ مشائخ کچھوچھہ کا وہی عقیدہ ہے جو حرمین شریفین کے علما اور ہندوستان کے تمام سنی علما کا ہے۔ اس لیے یہ کہنا کہ ہم مشائخ کچھوچھہ کے عقیدہ پر ہیں ان مشائخ پر سراسر بہتان اور افتراء ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ سواد اعظم (اہل سنت وجماعت) کے نزدیک علمائے

دیوبندمع قادیانی کافرومرتد ہیں اورسوادِاعظم کے اتباع کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْ لُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِی (اَوْ قَالَ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ ﷺ) عَلیٰ ضَلَالَۃٍ، وَیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ، وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ﴾ (۱). رواہ الترمذی. (مشکوۃ ص: ۳۰)

''ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ میری امت کو، یا فرمایا: محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی امت کو کسی گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا اور اللہ کی مدد جماعت پر ہے اور **جو اس (جماعت) سے الگ ہوا وہ الگ جہنم میں گیا۔**'' اس کی روایت ترمذی نے کی ہے۔

اور انھیں سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿اِتَّبِعُوْا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ شَذَّ فَی النَّارِ﴾ (۲) رواہ ابن ماجۃ. (مشکوۃ ص: ۳۰)

''سوادِاعظم (بڑی جماعت) کا اتباع کرو، اس لیے کہ جو اس سے الگ ہوا وہ جہنم میں الگ ہوا۔'' اس کی روایت ابن ماجہ نے کی ہے۔

اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(۱) ترمذی فی السنن، کتاب: الفتن عن رسول اللّٰہ ﷺ، باب: ما جاء فی الزوم الجماعۃ، ۴/۴۶۶، الرقم: ۲۱۶۷

(۲) حاکم فی مستدرک، کتاب: العلم، ۱/۱۹۹، الرقم: ۳۹۱

﴿مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رَبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ رَاسِهٖ﴾(۱)

''جماعت سے جوایک بالشت جدا ہوا (دور ہوا) اس نے اسلام کے طوق کو اپنی گردن سے نکال دیا۔''

ناظرین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کو غور سے پڑھیں کہ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا؟۔

آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ میری امت کو کسی گمراہی پر اکٹھا نہیں فرمائے گا لہٰذا معلوم ہوا کہ علمائے دیوبند کی کفری عبارتوں کے پیش نظر ان کو کافر کہنا اور جاننا ہرگز گمراہی نہیں ہے۔ بلکہ جو انھیں کافر و مرتد نہ جانے وہ گمراہ ہے، اس لیے کہ اس نے اللہ و رسول عزوجل و ﷺ کے دشمنوں کو دشمن نہیں جانا۔ اگر اس کے دل میں اللہ و رسول عزوجل و ﷺ کی محبت ہوتی تو ضرور دشمن جانتا۔

اس کو یوں سمجھئے کہ کوئی ایسا شخص ہے جس کے والد باصلاحیت عالم دین، صوم و صلوٰۃ کے پابند، متقی و پرہیزگار ہیں، اس عالم دین کے بارے میں کوئی ایسا شخص جس کا شمار عالم دین کے ماننے والوں میں ہوتا ہے یہ کہے کہ اس عالم دین کے پاس جتنا علم ہے اتنا علم تو ہر بچہ اور پاگل و مجنون کے پاس بھی ہے اور اس کا روزہ و نماز سب ریاکاری ہے۔ تو کیا عالم دین کا لڑکا اور اس کے سچے معتقدین اس قائل کو عالم دین کا ماننے والا کہیں گے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ بیٹا سمیت سارے معتقدین اس کو عالم دین کا گستاخ اور دشمن سمجھیں گے۔ اس کے سائے سے بھاگیں گے، اس سے نفرت

(۱) حاکم فی مستدرك، کتاب: العلم، ۱/۲۰٤، الرقم: ٤٠٤، و فی الکتاب: الصوم: ۱/۵۸۳، الرقم: ۱۵۳٤

کریں گے،اس کے چہرہ کو دیکھنا گوارانہیں کریں گے۔اس لیے کہ بیٹے کو باپ سے اور معتقدین کو پیر یا استاذ سے محبت ہے اور محبت کا تقاضا یہی ہے کہ باپ اور پیر کے گستاخ سے نفرت کی جائے۔ پیر کا دشمن اور اپنا بھی دشمن سمجھا اور جانا جائے۔انھیں معتقدین میں سے کوئی اس گستاخ کو گستاخ اور دشمن نہ کہے اور نہ جانے بلکہ اس سے دوستی روا جانے اور اس کی صحبت میں رہے،اس کے وہاں رشتہ ناتا کرے تو کیا عالم دین کا لڑکا اور عالم دین کے ماننے والے اس دوسرے شخص کو عالم دین کا ماننے والا اور اس کا دوست سمجھیں گے؟ ہرگز دوست نہیں سمجھیں گے، بلکہ اس کو بھی عالم دین کا گستاخ اور دشمن سمجھیں گے۔

میرے دینی اور اسلامی بھائیو! غور کا مقام ہے کہ جب ایک عام عالم دین کی شان میں دریدہ دہنی کرنے والے کو گستاخ اور دشمن جانا جاتا ہے اور اس گستاخ اور دشمن کو گستاخ اور دشمن نہ کہنے والے اور نہ جاننے والے کو بھی دشمن جانا جاتا ہے تو اللہ ورسول عزوجل وﷺ کے گستاخ کو کافر ومرتد اور دشمن کیوں نہیں جانا جائے۔اور جو اسے کافر ومرتد اور دشمن نہ جانے اسے بھی کافر ومرتد اور دشمن کیوں نہیں سمجھا جائے گا۔اس لیے کہ دشمن کا دوست بھی دشمن ہی ہوتا ہے اگر دشمن نہ ہوتا تو دشمن سے دوستی نہیں کرتا۔ اللہ و رسول عزوجل وﷺ سے محبت کا تقاضا یہی ہے اور ہر مومن کے لیے ضروری ہے کہ سب سے زیادہ اللہ ورسول عزوجل وﷺ سے محبت کرے۔چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاؤُكُمْ وَاَبْنَاؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ﴾(۱)

(۱)سورة التوبه:۲٤

''تم فرماؤ! اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔'' (کنزالایمان)

اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

﴿عَنْ اَنَسٍ رضی الله تعالیٰ عنه **قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ**﴾[1]، **متفق عليه.** (مشكوة، كتاب الايمان)

''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کا کوئی مومن نہیں ہوگا یہاں تک کہ میں اس کو اس کے والد اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب اور پیارا ہو جاؤں)۔'' **متفق عليه.**

اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات سے معلوم ہوا کہ **مسلمان کے لیے اللہ و رسول کی محبت تمام جہان سے زیادہ ہونی ضروری ہے۔** لہٰذا سچا مسلمان اللہ و رسول کے گستاخوں اور دشمنوں کو ضرور کافر اور دشمن جانے گا اور جو مسلمان کافر و دشمن نہ جانے وہ یقیناً کافر ہو جائے گا اور کافر نہ جاننے والے کو جو مسلمان جانے وہ بھی کافر ہو جائے گا۔ اس لیے کہ کافر کو کافر جاننا ضروریات دین میں

(۱) ۱۔ بخاری فی الصحیح، کتاب: الایمان، باب: حُبُّ الرَّسُوْلِ ﷺ مِنَ الْإِيْمَانِ، ۱/۱۴، الرقم: ۱۵

۲۔ مسلم فی الصحیح، کتاب: الایمان، باب: وجوب محبّة رسول اللّٰه ﷺ اکثر من الأ هل والولد والوالد و الناس اجمعین، ۱/۶۷، الرقم: ۴۴

سے ہے۔ دیوبندی علماء بھی اس سے واقف ہیں۔ چنانچہ دیوبندی مکتبۂ فکر کے مشہور ومعروف عالم دارالعلوم دیوبند کے ناظم تعلیمات مولوی مرتضیٰ حسین دربھنگی نے اپنی کتاب ''اشدالعذاب'' میں لکھا ہے:

﴿جب ایک شخص نے قطعاً یقیناً ایک ضروری دین کا انکار کیا اور وہ انکار محقق ہوگیا تو اب اس کو کافر نہ کہنا خود بے احتیاطی سے کافر ومرتد ہونا ہے﴾ (۱)

پھر ناظم تعلیمات موصوف نے فتویٰ تکفیر کی تصدیق کرتے ہوئے لکھا ہے:

﴿اگر (مولانا احمد رضا) خانصاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند (مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اور مولوی اشرف علی تھانوی) واقعی ایسے ہی تھے، جیسا کہ انھوں نے سمجھا تو (مولانا احمد رضا) خانصاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی، اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہوجاتے﴾ (۱)۔

اپنے بیگانے سبھی کہہ رہے ہیں کہ کافر کو کافر جاننا فرض اور ضروری ہے، ورنہ کافر نہ جاننے والا خود کافر ہوجائے گا۔

گھوسی کے کچھ عالم اور پیر کہلانے والے جن کا ذکر عزیزم موصوف نے کیا ہے، یعنی آنجہانی مولوی محمد عمر اور آنجہانی مولوی اکرام الحق ان کے لڑکے آنجہانی مولوی قمر الدین، مبارکپور کے مشہور عالم ومفکر ظفر ادیبی اور بنارس کے مولوی کوثر ندوی نے ان علمائے دیوبند کے صریح کفریات پر مطلع ہونے کے باوجود مسلمان جانا ہے۔ لہٰذا وہ فقہائے کرام کے قول ﴿من شک فی کفرہ وعذابہ﴾ کی روشنی میں بلاشبہ اسلام سے خارج ہوگئے۔ اس لیے جو ان کے اس عقیدہ پر مطلع ہوکر ان کو مسلمان جانے گا وہ بھی اسلام سے خارج ہوجائے گا۔

---

(۱) اشدالعذاب، ص:۹، مولوی مرتضیٰ حسین دربھنگی

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ مَنْ یَّتَوَ لَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ﴾(۱) "(اے ایمان والو!) اور تم میں جو کوئی اُن سے دوستی رکھے گا تو وہ بے شک اُنہیں میں سے ہے۔"

حضرت امیر المؤمنین مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم فرماتے ہیں:

﴿الاعداء ثلثة، عدوک وعدو صدیقک وصدیق عدوک﴾۔

"دشمن تین ہیں: ایک تیرا دشمن، ایک تیرے دوست کا دشمن، ایک تیرے دشمن کا دوست۔"

سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قدس سرہ حضرت مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا ارشاد ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

﴿یوں ہی اللہ عزوجل کے دشمن تینوں قسم ہیں: ایک تو ابتداءً اس کے دشمن، وہ کافران اصلی ہیں، والعیاذ باللہ تعالیٰ﴾(۲)۔

اور ہر مسلمان پر فرض اعظم ہے کہ اللہ کے سب دوستوں سے محبت رکھے اور اس کے سب دشمنوں سے عداوت رکھے، یہ ہمارا عین ایمان ہے۔ اگر اللہ کے دوستوں سے محبت اور دشمنوں سے دشمنی نہیں ہے تو سب عبادتیں بے کار ہیں۔

چنانچہ سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے ایک حدیث بیان فرمائی:

﴿قیامت کے دن ایک شخص حساب کے لیے بارگاہ رب العزت میں لایا جائے گا، اس سے سوال ہوگا، کیا لایا؟ وہ کہے گا: میں نے اتنی نمازیں پڑھیں علاوہ فرض کے، اتنے روزے رکھے علاوہ ماہ رمضان کے، اس قدر خیرات کی علاوہ زکوٰۃ کے اور اس قدر حج کیے علاوہ حج فرض کے وغیرہ ذٰلک۔

---

(۱) سورۃ المائدۃ: ۵۱

(۲) الملفوظ دوم، ص: ۸۷، سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ

ارشاد باری تعالیٰ ہوگا:

"ھل ولیت لی ولیا وعادیت لی عدوا". (کیا میرے محبوبوں سے محبت اور میرے دشمنوں سے عداوت بھی رکھی؟)....

اس حدیث کو بیان فرمانے کے بعد فرماتے ہیں: ''تو عمر بھر کی عبادت ایک طرف اور خدا ورسول کی محبت ایک طرف، اگر محبت نہیں سب عبادات و ریاضات بیکار☆﴾(۱)۔

میرے اسلامی اور دینی بھائیو! ایمان بہت بڑی نعمت ہے، اگر ایمان ہے تو آخرت کی ہر منزل آسان ہے اور **اگر ایمان ہی نہیں ہے تو مرنے کے وقت ہی سے عذاب الٰہی میں گرفتار ہوگے** اور کبھی اس سے نجات نہیں ملے گی، جن کی محبت میں گرفتار ہوکر **شریعت کے حکم سے انحراف کروگے** (۲) تو وہ نہ خود عذاب سے بچیں گے اور نہ تمہیں بچا سکتے ہیں۔ تاریخ اسلام میں ایسے متعدد واقعات ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

---

(۱) الملفوظ، اول، ص:۱۰۷، سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ

(☆) القرآن، سورۃ الغاشیۃ:۲،۳: **قال اللّٰہ تعالیٰ**: ﴿عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ، تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً﴾ ''عمل کریں مشقت جھیلیں (اور بداعتقادی کی وجہ سے) جائیں بھڑکتی آگ میں''۔

(۲) ﴿عَنْ أَبِی أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: سَتَكُوْنُ فِتَنٌ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِناً وَ يُمْسِی كَافِراً، اِلَّا مَنْ أَحْيَاهُ اللّٰهُ بِالْعِلْمِ﴾ ''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب فتنے ظاہر ہوں گے، آدمی صبح میں مومن اور شام کو (بہ سبب جہالت) کافر ہو جائے گا، سوائے اُس شخص کے جسے اللہ علم حق کے ساتھ زندہ رکھے۔'' رواہ ابوداؤد فی السنن، کتاب: الفتن، باب: مایکون من الفتن، ۱/۱۳۰۵، الرقم: ۳۹۵٤

کی شان میں گستاخی کرنے سے باپ بیٹے کا اور بیٹا باپ کا دشمن ہوگیا، دنیا کا رشتہ، ناتہ توڑ لیا اور اپنے ایمان کی حفاظت کی۔ اللہ ورسول عزوجل وﷺ سے محبت اوران کے دشمنوں سے دشمنی ایسی ہی ہونی چاہیے۔

عزیزم موصوف نے مجھے بتایا کہ گھوسی کے کچھ لوگ اور بعض عالم بھی صلح کلیت کو فروغ دینے کے لیے اور آنجہانی مولوی محمد عمر اور آنجہانی مولوی اکرام الحق کے پیروکاروں کوخوش کرنے کے لیے اور یہ باور کرانے کے لیے کہ ان دونوں کا خیال صحیح ہے، **یہ کہتے ہیں کہ حضور صدرالشریعہ علیہ الرحمہ اور مولوی محمد عمر ایک دوسرے کے پاس آتے جاتے تھے۔ اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ بھی مدا پور آتے تھے، اگر ان کا خیال غلط ہوتا تو دونوں ایک دوسرے کے پاس کیوں آتے جاتے اور حضور حافظ ملت بھی کیوں آتے؟**

اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ دلوں کا حال اللہ تعالیٰ جانتا ہے، جن لوگوں نے یہ بات کہی ہے، صلح کلیت کو فروغ دینے اور ان کو ماننے والوں کو خوش کرنے کے لیے کہی ہے، یا مسئلہ کی نوعیت نہ سمجھنے کی وجہ سے کہی ہے؟

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یہ سننے میں تو آیا ہے کہ آنجہانی مولوی محمد عمر، حضور صدرالشریعہ علیہ الرحمہ کے پاس آتے تھے، مگر یہ سننے میں نہیں آیا کہ حضور صدرالشریعہ علیہ الرحمہ بھی ان کے پاس جاتے تھے، اور بالفرض ایسا ہوا بھی ہو کہ دونوں ایک دوسرے کے پاس آتے جاتے تھے تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان کا خیال صحیح ہے، اس لیے کہ اس زمانہ میں انھوں نے اپنے عقیدہ اور خیال کا اظہار کیا ہی نہیں تھا، یہی وجہ ہے کہ اس وقت کے دیگر سنی علما بھی ان کو سنی عالم ہی سمجھتے تھے، انھوں نے اپنے عقیدہ کا اظہار خیر المدارس سے علیٰحدگی کے بعد کیا ہے اور اس سے بیسوں سال پہلے حضور صدرالشریعہ علیہ الرحمہ کا وصال ہو چکا تھا۔

اور رہا حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کا ان کے پاس تشریف لانا تو اس کی وجہ یہ ہے

کہ حضور کو ان کے غلط عقیدے پر اطلاع نہیں تھی، ان کی صلح کلیت اس وقت ظاہر ہوئی جب پمفلیٹ کے ذریعہ انھوں نے اپنے عقیدہ کا اظہار کیا اور یہ ضروری نہیں کہ پمفلیٹ ہر ایک تک پہنچے اور سب کو علم ہو جائے، ورنہ حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ جیسے متصلب فی الدین، بارگاہ اعلیٰ حضرت کے فیض یافتہ، خلیفۂ اعلیٰ حضرت کے بارے میں اس کا گمان بھی نہیں ہوسکتا کہ جان بوجھ کر ان کے وہاں آنا جانا تھا اور یہ گمان کیسے ہوسکتا ہے، جب کہ خود اپنی مشہور و معروف تصنیف **بہار شریعت** کے حصہ اول کے عقائد کے بیان میں یہ عقیدہ بیان فرمایا: ﴿مسلمان کو مسلمان، کافر کو کافر جاننا ضروریات دین سے ہے﴾ (۱)۔ اسی طرح جلالۃ العلم حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے بارے میں بھی یہ گمان نہیں کیا جاسکتا کہ جان بوجھ کر ان کے پاس آتے تھے (۲)، اس لیے کہ وہ مسلک اعلیٰ حضرت کے پورے طور پر پابند تھے۔ چنانچہ اشرفیہ کے دستور اساسی کے دفعہ: ۲/ میں ہے: ﴿مسلک امام اہل سنت اعلی حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی علیہ الرحمہ الرحمہ کی ترویج و تبلیغ کرنا، نیز بد مذہبوں، گمراہوں سے

(۱) بہار شریعت اول ص: ۵۹، صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ

(۲) **حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں**: ''تمام صلح کلی منافقوں سے میرا مطالبہ ہے کہ اگر واقعی تم لوگ سُنّی مسلمانوں سے اتحاد و اتفاق چاہتے ہو تو سب سے پہلے بارگاہ الٰہی میں اپنے عقائد کفریہ و خیالات باطلہ سے سچی توبہ کرڈالو۔ خدا اور رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے سے باز آجاؤ اور گستاخی کرنے والوں کی طرفداری و حمایت سے الگ ہو جاؤ اور سچّا سُنّی مذہب قبول کرلو۔'' (**حق و باطل کا فرق، ص: ۲۸، حضور حافظ ملت**) حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ جس ''صلح کلیت'' کو اعتقادِ کفر و ضلال سے توبہ کرنے کی دعوت دے رہے ہوں اُنہیں کی جانب صلح کلیت یعنی کفر و الحاد کا حمایتی ہونے کا بہتان لگانا بلاشبہہ خود کی کافرانہ تکذیب ہے، اس امر پر حدیث ناطق: ﴿**عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَفَّرَ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا**﴾ متفق علیہ و ھذا الفظ مسلم: فی الصحیح، کتاب: الایمان، باب: بیان حال من قالأ خیہ المسلم: یا کافر، ۱/۷۹، الرقم: ۶۰

سے مسلمانوں کو بچانا﴾۔

یہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کا تصلب فی الدین ہی تھا کہ اشرفیہ کے ہر طالب علم اور فارغ التحصیل کے لیے حسام الحرمین کی تصدیق کو لازم قرار دیا تھا۔ اس کے علاوہ ''المصباح الجدید'' تصنیف فرما کر علمائے دیوبند کے عقائد باطلہ سے مسلمانوں کو آگاہ فرمایا۔ ایسی صورت میں یہ کیسے گمان کیا جاسکتا ہے کہ آنجہانی مولوی محمد عمر کے عقیدہ اور خیال پر مطلع ہونے کے باوجود ان کے وہاں آتے تھے؟ ایسا گمان ہرگز نہیں کیا جاسکتا۔

اور بعض علما یہ کہہ کر صلح کلیت کو فروغ دے رہے ہیں کہ اسماعیل دہلوی کے کفریات بھی صریح ہیں ان میں بھی تاویل کی گنجائش نہیں۔ اس کے باوجود اعلیٰ حضرت عظیم البرکت نے اس کی تکفیر سے کف لسان کیا تو اگر کوئی علمائے دیوبند کی تکفیر نہ کرے اور مسلمان جانے تو کیا حرج ہے؟

جو لوگ یہ بات کہہ رہے ہیں، انھیں معلوم نہیں ہے کہ علمائے متکلمین محققین کو صریح کفر بکنے والے کے بارے میں توبہ کی خبر پہنچتی ہے تو کف لسان فرماتے ہیں، اگرچہ خبر توبہ پایۂ ثبوت کو نہ پہنچے۔ اور سیدنا اعلیٰ حضرت کے زمانہ میں اسماعیل دہلوی کی خبر توبہ مشہور تھی اس لیے آپ نے کف لسان فرمایا۔ اس سلسلے میں مزید معلومات کے لیے راقم الحروف کی تصنیف **''مدار نجات''** کا مطالعہ کیا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ کف لسان اور کافر نہ کہہ کر مسلمان جاننا، دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے، اس لیے کہ کف لسان کا مطلب یہ ہے کہ کافر کہنے اور مسلمان کہنے سے زبان کو روکنا، یعنی نہ کافر کہیں گے اور نہ مسلمان۔

اور یہاں تو کف لسان بھی نہیں (حالاں کہ کف لسان کرتے تو بھی درست نہ ہوتا) بلکہ علمائے دیوبند کو مسلمان جانتے ہیں اور بہانہ یہ کیا کہ اہل قبلہ کی تکفیر درست نہیں ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ جن علماء نے ان کی تکفیر کی کیا انھیں معلوم نہیں تھا کہ یہ

اہل قبلہ ہیں؟ ضرور معلوم تھا کہ یہ اہل قبلہ ہیں، مگر ساتھ ہی یہ بھی معلوم تھا کہ اگر کوئی اہل قبلہ کسی ضروری دین کا انکار کردے تو اہل قبلہ نہیں رہے گا، اس لیے کہ اہل قبلہ ہونے کے لیے ضروری ہے کہ کسی ضروری دین کا انکار نہ کرے۔ اور علمائے دیوبند نے تو کئی ضروریات دین کا انکار کیا ہے، اس لیے اب وہ اہل قبلہ نہ رہے۔

اسی لیے تو حرمین طیبین کے علما اور دیگر مقامات کے ۲۶۸/علمائے کرام اور مفتیان عظام نے ان کو کافر کہا۔

تیسری بات یہ ہے کہ جو پمفلیٹ شائع ہوا تھا، اس میں علمائے دیوبند کے اقوال کو کفریہ کہا اور تحریری طور پر ان سے بیزاری کا اظہار کیا، مگر کفریہ اقوال کے قائل کو کافر نہیں کہا۔ یہ تو عجیب بات ہوئی کہ معلوم ہے کہ فلاں نے چوری کی، اس کی چوری متحقق ہے مگر اس کو چور نہ کہا جائے بلکہ شاہ کہا جائے۔ اسے یہ معلوم ہے کہ فلاں آدمی نے فلاں آدمی کو ظلماً قتل کیا، اس کا قاتل ہونا ثابت بھی ہو چکا ہے مگر اس کو قاتل نہ کہا جائے بلکہ عادل (انصاف کرنے والا) کہا جائے۔

ہر عقلمند اور ہوشمند یہی کہے گا کہ چور کو ضرور چور کہا جائے گا اور قاتل کو ضرور قاتل کہا جائے گا اور چور کو شاہ اور قاتل کو عادل کہا جائے تو سراسر جھوٹ اور واقع کے خلاف بات ہوگی، اس لیے سچائی یہی ہے کہ چور کو چور اور قاتل کو قاتل کہا جائے۔

رہی بیزاری کی بات تو صرف اس پمفلیٹ میں ہے اور عملی طور پر کوئی بیزاری نہیں بلکہ ان کے وہاں رشتہ ناتا، شادی بیاہ میں آنا جانا، ان کے پیچھے نماز پڑھنا پڑھوانا، سب کچھ ہو رہا ہے۔ چنانچہ مولوی اکرام الحق نے اپنے بیٹے مولوی قمر الدین کی شادی میرے پڑوس کے ایک مشہور دیوبندی کے وہاں کی، یہ وہ حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح میرے پڑوس میں شمس الزماں صاحب کیرانہ مرچنٹ ہیں، یہ پورہ بندھومل کے باشندہ تھے، اب یہاں کے باشندہ ہو گئے، ان کے والد باہر

رہتے تھے، جب بڑھاپے میں گھر آئے تو گھوسی دیوبندی مدرسہ ''مرکزی دارالعلوم محمدیہ'' میں تعلیم دینے کے لیے بات چیت کرلی، بلکہ کچھ ضروری سامان بھی مدرسہ میں لاکر رکھ دیا، ان کے بڑے لڑکے مولوی قمرالزماں صاحب کو معلوم ہوا تو انھوں نے اپنے والد سے کہا کہ وہ مدرسہ دیوبندیوں کا ہے، آپ اس میں پڑھائیں گے، اور وہاں رہیں گے تو نماز بھی ان کے پیچھے پڑھیں گے اور ان کے پیچھے ہماری نماز نہیں ہوتی، بات سمجھ میں آگئی گھر سے یہ کہہ کر آئے کہ مرکزی سے اپنا سامان لے کر آتا ہوں، جب گھوسی آئے تو مولوی اکرام الحق سے ملنے مداپور چلے گئے، وہاں اپنے گھوسی آنے کا سبب بتایا تو مولوی موصوف نے صاف صاف کہا کہ ان کے پیچھے نماز ہوجائے گی، جب یہ معلوم ہوگیا تو ارادہ بدل گیا اور مرکزی میں پڑھانا شروع کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دیوبندی ہوگئے۔ آج بھی ان کے بڑے لڑکے مولوی قمرالزماں صاحب زندہ ہیں، جس کو شبہ ہو ان سے پوچھ سکتا ہے۔

اسی طرح **شہزادۂ صدرالشریعہ، ممتاز الفقہاء، سلطان الاساتذہ، محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری صاحب قبلہ مدظلہ العالی** نے مجھے بتایا کہ مدھوبن کے بازار والی مسجد میں ایک دیوبندی تقیہ کرکے امامت کے لیے آگیا، کچھ دنوں کے بعد راز کھلا کہ یہ تو دیوبندی ہے، وہاں کچھ مولوی اکرام الحق کے ماننے والے اور ان کو سنی سمجھ کر مرید ہونے والے بھی ہیں، ان لوگوں نے اپنے پیر سے پوچھا کہ دیوبندی امام کے پیچھے نماز ہوگی کہ نہیں؟ پیر صاحب نے کہہ دیا کہ ہوجائے گی، لیکن جو وہاں کے متصلب سنی تھے، وہ نہ مانے اور اس امام کو امامت سے بے دخل کردیا۔

اسی لیے میں اپنے دینی اور اسلامی بھائیوں سے گزارش کرتا ہوں کہ اللہ ورسول کے دوستوں اور دشمنوں کو پہچانو، **جھوٹی کرامتوں اور جھوٹے خوابوں پر نہ جاؤ** اور اپنے

ایمان کو بچاؤ(۱)۔اخیر میں اپنے گرامیٔ قدر محمد آصف رضا امجدی رضوی زید مجدہٗ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل کے دریچوں کو کھول دیا اور حق و باطل کو سمجھنے کی توفیق دی اور انہوں نے بلاخوف لومۃ لائم حق بات لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کی،عزیزم موصوف **باقاعدہ عالم نہیں ہیں،ابتدائی عربی کی کچھ کتابوں میں میرے شاگرد ہیں** مگر مطالعہ کا ذوق ہے،دعا گو ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہٖ وبارک وسلم کے صدقہ وطفیل میں عزیزم کے علم وعمل اور عمر میں خوب برکتیں عطا فرمائے اور انکی اس سعیٔ جمیل کو ذریعہ مغفرت بنائے،**اٰمین بجاہ نبیک الکریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم و علیٰ اٰلہٖ و اصحابہٖ و اھلِ بیتہٖ اجمعین، وما علینا الا البلاغ**۔**آپ کا مخلص** :رضوان احمد نوری شریفی خادم الجامعۃ البرکاتیہ،گھوسی ضلع مئو،یوپی،الھند ۲۷۵۳۰۴،

۲۷رصفر المظفر ۱۴۳۹ھ مطابق:۱۷رنومبر ۲۰۱۷ء،موبائل:9839178545

---

(۱).قَالَ النَّبِیُّ ﷺ :﴿مَن خَرَجَ مِنْ طَاعَةِ وَ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ،فَمَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً،وَ مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَایَةٍ عَمِّیَّةٍ یَغْضَبَةٍ أَوْ یَدْعُوْا اِلیٰ عَصَبَةٍ أَوْ یَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِیَّةٌ...الحدیث﴾ کہ''جو شخص(علمائے اہل سنت کی) طاعت سے نکل جائے اور اہل سنت و جماعت سے نکل کر الگ گروہ(رافضی،چکڑالوی،نیچری،قادیانی،وہابی،صلح کلی وغیرہا فرقۂ باطلہ)بنالے اور پھر مر جائے تو وہ جاہلیت کی موت مرا،اور جو شخص اندھی تقلید میں کسی(منحرف عن الجماعت) کے زیرِ قیادت(اُس گمراہ کی حمایت میں اہل حق اہل سنّت سے)لڑے یا کسی عصبیت کی بنا پر(اہلِ حق پر)غضبناک ہو یا عصبیت کی طرف دعوت دے یا عصبیت کی خاطر لڑے اور مارا جائے تو وہ(بھی)جاہلیت کی موت مرا۔''رواہ مسلم فی الصحیح،کتاب:الإمارۃ،باب:وجوب ملازمۃ المسلمین عند ظھور الفتن،۳/۱۴۷۶،۱۴۷۷،الرقم:۱۸۴۸

مسلکِ صد رالشریعہ

﴿فقیہ اعظم ہند مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ والرضوان﴾

آپ فرماتے ہیں: ''ایمان اسے کہتے ہیں کہ سچے دل سے ان سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریات دین ہیں **اور کسی ایک ضرورت دینی کے انکار کو کفر کہتے ہیں**(۱) اگر چہ باقی تمام ضروریات کی تصدیق کرتا ہو۔ضروریات دین وہ مسائل دین ہیں جن کو ہر خاص وعام جانتے ہوں، جیسے اللہ عزوجل کی وحدانیت، انبیاء کی نبوت، جنت و

---

(۱) **امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ (م:۵۴۴ھ) شفا شریف میں فرماتے ہیں:** ﴿الأجماع علی کفر من لم یکفر أحداً من النصاریٰ والیهود و کلّ من فارق الدین المسلمین أو وقف فی تکفیر هم أو شک ،قال القاضی أبو بکر باقلانی: لأن التوقیف والاجماع اتفقا علی کفرهم فمن وقف فی ذٰلک فقد کذب النص والتوقیف أوشک فیه،والتکذیب والشک فیه لا یقع الا من کافر﴾ یعنی ''**اجماع ہے اُس کے کفر پر** جو یہود ونصاریٰ یا مسلمانوں کے دین سے جدا ہونے والے کو کافر نہ کہے یا اُس کے کافر کہنے میں توقف کرے یا شک لائے ،امام قاضی ابوبکر باقلانی علیہ الرحمہ نے اِس کی وجہ یہ فرمائی **کہ نصوص شرعیہ و اجماع اُمّت ان لوگوں کے کفر پر متفق ہیں تو جو اُن (منکرینِ ضروریاتِ دین) کے کفر میں توقف کرتا ہے** وہ نص وشریعت کی تکذیب کرتا ہے یا اس میں شک رکھتا ہے اور یہ امر کافر ہی سے صادر ہوتا ہے۔'' **مزید فرماتے ہیں:** ﴿کفر من لم یکفر من دان بغیر ملة الاسلام أو وقف فیهم أو شک أو صحح مذهبهم و ان أظهر الاسلام و اعتقد ابطال کل مذهب سواه فهو کافر باظهار ما أظهر من خلاف ذٰلک﴾ یعنی'' کافر ہے وہ جو کافر نہ کہے اُن لوگوں کو کہ غیر اسلام کا اعتقاد رکھتے ہیں یا ان کے کفر میں شک لائے یا اُن کے مذہب کو ٹھیک بتائے **اگر چہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا اور مذہب اسلام کی حقّانیت اور اس کے سِوا سب مذہبوں کے بطلان کا اعتقاد ظاہر کرتا ہو کہ اُس نے بعض منکرِ ضروریات دین کو جب کہ کافر نہ جانا تو اپنے اس اظہار کے خلاف کر چکا۔**'' فتاویٰ رضویہ: ۱۵/ ۴۴۳، ۴۴۴، وانظر فتاویٰ رضویہ: ۱۱/ ۳۷۸

نار، حشر ونشر وغیرہا۔ مثلاً یہ اعتقاد کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین (آخری نبی) ہیں۔ حضور اقدس ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا۔

عوام سے مراد وہ مسلمان ہیں جو طبقۂ علماء میں نہ شمار کیے جاتے ہوں مگر علماء کی صحبت سے شرفیاب ہوں اور مسائل علمیہ سے ذوق رکھتے ہوں.....

مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر جاننا ضروریات دین سے ہے، اگرچہ کسی خاص شخص کی نسبت یہ یقین نہیں کیا جاسکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان یا معاذ اللہ کفر پر ہوا، تاوقتیکہ اس شخص کے خاتمہ کا حال دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو، مگر اس سے یہ نہ ہوگا کہ جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کفر میں شک کیا جائے کہ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے۔

خاتمہ پر بنا روزِ قیامت اور ظاہر پر مدار حکم شرع ہے، اس کو یوں سمجھو کہ کوئی کافر مثلاً یہودی یا نصرانی یا بت پرست مرگیا تو یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کفر پر مرا، مگر ہم کو اللہ ورسول کا حکم یہی ہے کہ اسے کافر ہی جانیں اور خاتمہ کا حال علم الٰہی پر چھوڑیں، جس طرح جو ظاہراً مسلمان ہو اور اس سے کوئی قول وفعل خلاف ایمان نہ ہو، فرض ہے کہ ہم اسے مسلمان ہی مانیں، اگرچہ ہمیں اس کے خاتمہ کا بھی حال معلوم نہیں۔

اس زمانہ میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ''میاں!.... جتنی دیر اسے کافر کہو گے اتنی دیر اللہ اللہ کرو، یہ ثواب کی بات ہے''۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کب کہتے ہیں کہ کافر کافر کا وظیفہ کرلو.....؟ مقصود یہ ہے کہ اسے کافر جانو اور پوچھا جائے تو قطعاً کافر کہو، نہ یہ کہ اپنی صلح کل سے اس کے کفر پر پردہ ڈالو۔

تنبیہِ ضروری: حدیث میں ہے: ﴿سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ ثَلٰثاً وَ سَبْعِیْنَ فِرْقَةً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً﴾ ''یہ اُمت تہتّر فرقے ہوجائے گی، ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سب جہنمی''۔ صحابہ نے عرض کی:

﴿مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْ لَ اللّٰہ؟﴾ ''وہ ناجی فرقہ کون ہے یارسول اللہ ﷺ؟، فرمایا: ﴿مَا أَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِی﴾[1]

''وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔'' دوسری روایت میں ہے، فرمایا: ﴿ھُمُ الْجَمَاعَةُ﴾ ''وہ جماعت ہے۔''

یعنی مسلمانوں کا بڑا گروہ ہے جسے سوادِ اعظم فرمایا، اور فرمایا: ﴿جو اس سے الگ ہوا جہنم میں الگ ہوا﴾ اسی وجہ سے اس ناجی فرقہ کا نام ﴿اہل سنت و جماعت☆﴾ ہوا۔''[2]

(☆) **علامتِ اھل سنت پر شھادت**: مولوی حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی لکھتے ہیں: ''وہابیہ کی زبان سے بارہا سنا گیا کہ والصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو سخت منع کرتے ہیں[3] ....وہابیہ نجدیہ یہ بھی خیال کرتے ہیں اور برملا کہتے ہیں کہ یا رسول اللّٰہ میں استعانت بغیر اللہ ہے اور وہ شرک ہے[4] ....حالانکہ **ہمارے مقدس بزرگانِ دین** اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو **اگرچہ بصیغۂ خطاب وندا کیوں نہ ہو مستحب و مستحسن جانتے ہیں** اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں۔''[5]

---

(۱) ترمذی فی السنن، کتاب: الایمان، باب: ماجاء فی افتراق ھذہ الامة، الرقم: ۲٦٤١

(۲) بھار شریعت، ۱/ص: ۱۷۲، ۱۸۵، ۱۸٦، ۱۸۷، صدرالشریعہ علیہ رحمہ

(۳) الشھاب الثاقب، ص: ۸۵، (٤) ایضاً، ص: ۸٦، (٥) ایضاً، ص: ۸۵

مسلکِ امام ربّانی

﴿امام ربّانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ السبحانی﴾

(م:۱۰۳۴ھ)، آپ فرماتے ہیں:

خلاصۂ مواعظ وزبدۂ نصائح اختلاط وانبساط با اہل تدیُّن و اربابِ تَشَرُّع ست۔ تدیُّن و تشرع منوط بسلوك طریقۂ حقۂ اہل سنت و جماعت ست کہ فرقۂ ناجیہ اند درمیان سائر فرقِ اِسلامیہ نجات بے متابعت ایں بزرگواراں محال ست و فلاح بے اتباع آرائے اینہا ممتنع۔ دلائلِ عقلی ونقلی و کشفی بریں معنی شاھد ست کہ احتمال تخلُّف ندارد۔ و اگر معلوم شود کہ شخصے برابر خردل از صراط مستقیم این بزرگواراں جدا افتادہ ست صحبتِ اور اسَمِّ قاتل با یدد انست و مجالستِ اورا زہرِ اَفعیٰ باید انگاشت۔ طالِبعلمانِ بیباك از ہر فرقۂ کہ باشند لُصوص دین اند اجتناب از صحبتِ اینہانیز از ضروریات ست وایں ہمہ فتنہ و فساد کہ در دین پیدا شدہ است از شومیٔ ایں جماعت ست کہ بواسطۂ حِطَامِ دنیوی آخرتِ خود را برباد دادہ اند۔ ﴿اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُ الضَّلٰلَۃَ بِالْھُدٰی فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُھُمْ وَمَا کَانُوْا مُھْتَدِیْنَ﴾ ابلیس لعیں را شخصے دید کہ آسودہ و فارغ البال نشستہ است و دست را از اغوا و اضلال کوتاہ کردہ۔ سِرِّأں را پرسید۔ لعین گفت علمائے سوءِ این وقت کارِ

مراکفایت کردہ اند و مُتکفِّل اغوا واضلال گشتہ۔(۱)

یعنی''(میرے)سارے وعظوں کا خلاصہ اورتمام نصیحتوں کا عطر یہی ہے کہ دیندار پابندِ شرع لوگوں سے میل جول محبت رکھی جائے دینداری اور پابندئ شریعت تو اہلِ سُنّت و جماعت کے طریقۂ حَقہ پر چلنے ہی کے ساتھ وابستہ ہے کہ مسلمان کہلانے والے تمام فرقوں میں نجات پانے والا یہی فرقہ ہے۔بغیر ان بزرگوار(علمائے اہل سنت و جماعت) کی اتباع کے نجات محال ہے۔اور بغیر ان کے عقائد کی پیروی کے فلاح ناممکن ہے۔عقلی ونقلی وکشفی ایسی دلیلیں اِس معنی پر شاہد ہیں جن کے غلط ہونے کا احتمال نہیں ہے۔

اگر معلوم ہوجائے کہ کوئی شخص رائی برابر بھی اِن بزرگواروں کے سیدھے راستے (صراطِ صالحین) سے الگ پڑ گیا ہے تو اسکی صحبت کو سَمِّ قاتِل اوراس کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے کو سانپ کا زہر جاننا چاہیے۔

''بیباک مُلّانے''جس فرقے کے بھی ہوں دین کے چور ہیں اُن کی صحبت سے پرہیز رکھنا ضروری ہے۔اور یہ جو کچھ فتنہ وفساد دین میں پیدا ہوا ہے اِنہیں'' بدمذہب مُلّا وَوں'' کی جماعت کی نحوست کے سبب ہے جنہوں نے دنیا کی حقیر پونجی(مال و دولت یا عزت وشہرت اور جاہ وجلال) کے واسطے اپنی آخرت کو برباد کردیا ہے،(ایسوں ہی کا بیان قرآن میں ہے کہ:)﴿یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی تو ان کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سَودے کی راہ نہ جانتے تھے﴾ابلیس ملعون کو ایک شخص نے دیکھا کہ آرام سے بیٹھا ہے اور بہکانے سے ہاتھ روک لیا ہے،اُس نے اِس کا بھید پوچھا؟،ملعون ابلیس بولا:اِس زمانے کے''بدمذہب مُلّا وَوں'' نے مجھ کو بےفکر کردیا ہے اور انہوں نے بہکانے اور گمراہ کرنے کا سارا بوجھ اپنے اُوپر اُٹھالیا ہے۔''(۱)

(۱)مکتوباتِ امام ربّانی،مکتوب:۲۱۳،ص:۲۱۸/۱، مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ

تنبیہ الحق المبین

﴿غزالیِ دوراں علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ والرضوان﴾

آپ فرماتے ہیں: ''بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ (اقانیم اربعہ دیوبندکی) توہین آمیز عبارات پر تو سخت نفرت کا اظہار کرتے ہیں اور بسا اوقات مجبور ہوکر اقرار کر لیتے ہیں کہ واقعی ان عبارات میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین ہے، لیکن جب ان عبارات کے قائلین کا سوال سامنے آتا ہے تو ساکت اور متامل ہوجاتے ہیں اور اپنی استادی، شاگردی، پیری، مریدی، یارشتہ داری و دیگر تعلقات دنیوی خصوصاً کاروباری تجارتی نفع و نقصان کے پیش نظر ان کو چھوڑنا، ان کے کفر کا اقرار کرنا ہرگز گوارا نہیں کرتے۔ ان کی خدمت میں مخلصانہ گزارش ہے کہ وہ قرآن مجید کی حسب ذیل آیتوں کو ٹھنڈے دل سے ملاحظہ فرمائیں:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾(۱)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ اور تمہارے بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو عزیز رکھیں تو ان کو اپنا رفیق نہ بناؤ اور جو تم میں ایسے باپ بھائیوں کے ساتھ دوستی کا برتاؤ رکھے گا تو یہی لوگ ہیں جو خدا کے نزدیک ظالم ہیں''۔

﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِیْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفَاسِقِیْنَ﴾(۲)

---

(۱) سورۃ التوبہ: ۲۳، (۲) سورۃ التوبہ: ۲۴

ترجمہ:۔''اے نبی! آپ مسلمانوں سے فرمادیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبہ دار اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے مندا پڑ جانے کا تم کو اندیشہ ہو اور مکانات جن میں رہنے کو تم پسند کرتے ہو، اگر یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ عزیز ہوں تو ذرا صبر کرو، یہاں تک کہ اللہ اپنے حکم کو لے آئے اور اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو ہدایت نہیں فرماتا''۔

ان دونوں آیتوں کا مطلب واضح ہے کہ عقیدے اور ایمان کے معاملے میں اور نیکی کے کاموں میں بسا اوقات خویش واقارب، کنبہ اور برادری، محبت اور دوستی کے تعلقات حائل ہوجایا کرتے ہیں۔اس لیے ارشاد فرمایا کہ جن لوگوں کو ایمان سے زیادہ کفر عزیز ہے ایک مومن انھیں کس طرح عزیز رکھ سکتا ہے۔مسلمان کی شان نہیں کہ ایسے لوگوں سے رفاقت اور دوستی کا دم بھرے، خدا اور رسول کے دشمنوں سے تعلقات استوار کرنا یقیناً گنہ گار بننا اور اپنی جانوں پر ظلم کرنا ہے۔جہاد فی سبیل اللہ اور اعلاء کلمۃ الحق سے اگر یہ خیال مانع ہو کہ کنبہ اور برادری چھوٹ جائے گی، استادی، شاگردی یا دنیاوی تعلقات میں خلل واقع ہوگا، اموال تلف ہوں گے یا تجارت میں نقصان ہوگا، راحت اور آرام کے مکان سے نکل کر بے آرام ہونا پڑے گا تو پھر ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے عذاب کے حکم کا منتظر رہنا چاہیے جو اس نفس پرستی، دنیا طلبی اور تن آسانی کی وجہ سے ان پر آنے والا ہے۔اللہ تعالیٰ کے اس واضح اور روشن ارشاد کو سننے کے بعد کوئی مومن کسی دشمن رسول سے ایک آن کے لیے بھی اپنا تعلق برقرار نہیں رکھ سکتا، نہ اس کے دل میں حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کے کافر ہونے کے متعلق کوئی شک باقی رہ سکتا ہے''۔(۱)

(۱)الحق المبین ص:۴۷، ۴۸ ، علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ

''صلح کُلّی منافقو!...اپنے عقائد کفری سے توبہ کرو'' مسلکِ حافظِ ملت علیہ الرحمۃ:

جلا لۃ العلم ، غیظ المنافقین سیدی حافظ ملت علیہ الرحمۃ پر بھتانِ حمایتِ صُلحکُلّیت خود کی کافرانہ تکذیب:

دنیائے صلحکلیت کے خلاف جلالۃ العلم، غیظ المنافقین کے قہر وغیظ وغضب میں ڈُوبے ہوئے الفاظِ کفرشکن وایمان افروز ملاحظہ فرمائیں، لکھتے ہیں:

''جھوٹے مکّار دغاباز، بدمذہب، بددین خدائے عزّ وجل ورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین کرنے والے مرتدین براہ مکروفریب اتحادواتّفاق کا نعرہ لگاتے ہیں اورزور سے لگاتے ہیں۔

اور جو متصلب (سُنّی) مسلمان اپنے دین وایمان کو بچانے کے لئے ان سے الگ رہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھے اس کو فسادی اور جھگڑالو بتاتے ہیں۔ جو صحیح العقیدہ مسلمان فتویٰ حسام الحرمین کے مطابق سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو کافر ومرتد کہے اس کو گالی بکنے والا قرار دیتے ہیں۔ تمام صلح کلی منافقوں سے میرا مطالبہ ہے کہ اگر واقعی تم لوگ سُنّی مسلمانوں سے اتحادواتّفاق چاہتے ہو تو سب سے پہلے بارگاہ الٰہی میں اپنے عقائد کفریہ وخیالات باطلہ سے سچی توبہ کرڈالو۔ خدااور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے سے باز آجاؤ اور گستاخی کرنے والوں کی طرفداری وحمایت سے الگ ہوجاؤ اور سچّا سُنّی مذہب قبول کرلو۔

اگر ایسا کرلو تو تمہارے ہمارے درمیان بالکل اتحادواتّفاق ہوجائے گا اور اگر خدانخواستہ تم اپنے اعتقاداتِ کفریہ سے توبہ کرنے پر تیار نہیں تو تم گستاخی کرنے اور لکھنے والے مولویوں سے رشتہ ختم نہیں کرسکتے، سُنّی مذہب قبول کرنا تمہیں گوارا نہیں تو ہم قرآن و حدیث کی تعلیماتِ حقّہ کو چھوڑ کر بددینوں بدمذہبوں سے اتحاد نہیں کرسکتے۔

رہا متصلب سُنّی مسلمان کو جھگڑالو، فسادی، گالی گلوچ بکنے والا کہنا تو یہ پرانی دھاندلی

اور زیادتی ہے۔گالی تو وہ بک رہا ہے جس نے تقویت الایمان لکھی، جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو (معاذ اللہ) بڑا بھائی بنایا(۱)، جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بارگاہ الٰہی میں ذرّۂ ناچیز سے بھی کمتر(۲) اور چمار سے بھی زیادہ ذلیل کہا(۳)۔گالی تو وہ بک رہا ہے جس نے حفظ الایمان ص:۸ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم کو پاگلوں اور جانوروں چوپایوں کے علم غیب کی طرح ٹھہرایا(۴)۔بدزبانی تو وہ کر رہا ہے جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم کے علمِ مقدس کو شیطان کے علم سے کم قرار دیا(۵)۔اصل جھگڑا لوتو وہ ہے جس نے تحذیر الناس میں مسئلہ ختمِ نبوت کا انکار کیا اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم کو آخری نبی ماننا عوام جاہلوں کا خیال بتایا(۶)۔واقعی فسادی تو وہ ہے جس نے براہین قاطعہ میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے متعلق ''جھوٹ بول سکنے کا نیا (مشرکانہ) عقیدہ'' گڑھا(۷)۔اور جس نے اُردو زبان میں معلّمِ کائنات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو علمائے دیوبند کا شاگرد بنایا''(۸)۔

---

(۱)تقویت الایمان،ص: ۱۲۹،مولوی اسماعیل دھلوی

(۲)تقویت الایمان،ص: ۱۱۹،مولوی اسماعیل دھلوی

(۳)تقویت الایمان،ص:٤١،مولوی اسماعیل دھلوی

(٤)حفظ الایمان،ص:١٥،مولوی اشرفعلی تھانوی

(٥)براھین قاطعہ،ص:١٢٢،مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و مولوی رشید گنگوھی

(٦)تحذیرالناس،ص:٤،مولوی قاسم نانوتوی مشھور از بانئ دیوبند

(٧)براھین قاطعہ،ص:١٠،٥٤١،مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و مولوی رشید گنگوھی

(٨)براھین قاطعہ،ص:٦٣،مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و مولوی رشید گنگوھی

سُنّی مسلمان نہ جھگڑالو اور فسادی ہے نہ گالی بکنے والا، وہ تو شریعت اسلامیہ کے حکم کے مطابق ان گستاخ مولویوں کو (بحکمِ قرآنی) کافر و مرتد کہتا ہے جو بارگاہِ احدیت عزّ وجل اور سرکارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم میں گستاخیاں کرتے اور (ان کے کفر پر مطلع ہوکر ان کو مسلمان ماننے کی وجہ سے) ضروریاتِ دین کے منکر ہیں۔

عقائدِ ضروریہ دینیہ کی مخالفت کرنے والوں کو کافر و مرتد کہنا ان کے حق میں منافق کا لفظِ (شرعی) استعمال کرنا ہرگز ہرگز گالی نہیں ہے خود اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں: **کافر، کُفّار، مشرکین، منافق** وغیرہ کلمات مخالفینِ اِسلام کے حق میں ارشاد فرمایا ہے تو کیا کوئی بدنصیب اتنا کہنے کی جرأتِ (کافرانہ) کرسکتا ہے کہ: ''قرآن کریم نے گالی دی ہے''؟، معاذ اللہ تعالیٰ۔

مسلمانوں! وہابیوں دیوبندیوں سے حُجّت کرنے کی ضرورت ہے نہ ان کا زَق زَق بَق بَق سُننے کی حاجت (کہ اُن پر حُجّت اللہ قائم ہوچکی)۔ تم ان سے گالی گلوچ اور جھگڑا نہ کرو بس تم ان کی صحبت (زہرِ قاتل) سے دور رہو[1] اپنے سے دور رکھو تمہارے آقا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں یہی تعلیم دی ہے، چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿**اِیَّا کُمْ وَ اِیَّا ھُمْ، لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ**﴾[2] یعنی مسلمانوں! تم بدمذہبوں کی صحبت سے بچو، اپنے کو اُن سے دور رکھو، نہیں تو وہ تمہیں سچّے راستے (صراطِ صالحین) سے بہکا دیں گے اور تمہیں بددین بنا دیں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں سچّی ھدایت پر قائم رکھے۔ آمین **و صلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمدٍ وّ الہٖ وصحبہٖ اجمعین و آخر دعوانا ان الحمدللّٰہ ربّ العالمین۔**''[3]

---

(۱) القرآن، سورۃ المائدۃ: ۵۱: ﴿وَ مَنْ یَّتَوَ لَّھُمْ مِنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی قَوْ مَ الظّٰلِمِیْنَ﴾، (اے ایمان والو!) اور تم میں جو کوئی اُن سے دوستی رکھے گا تو وہ اُنہیں میں سے ہے، بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔''

(۲) مسلم فی الصحیح، المقدمۃ، باب: فی الضعفاء والکذابین و من یرغب عن حدیثھم، ۱/۱۵، ۱۶، الرقم: ۱۶

(۳) حقّ و باطل کا فرق، ص: ۲۸، ۲۹، حافظ ملت الشاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمۃ

ایمان بولتا ھے!

☆بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ☆

الحمد لِلّٰہ الذی جعل العلماء وسیلة لِلارشاد،
وسیفاً قاطعاً لمن أراد العناد والفساد والا لحاد،
والصلوٰة والسلام علی اشرف الخلائق والعباد،
سیّدناومولٰینا مُحَمَّد وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ الاخیار

حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

﴿مَنۡ أَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبۡغَضَ لِلّٰہِ، وَأَعۡطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسۡتَکۡمَلَ الۡاِیۡمَانَ﴾(۱)

''جس شخص نے اللہ عزوجل کے لیے محبت رکھی اور اللہ عزوجل کے لیے عداوت رکھی، اللہ عزوجل کے لیے دیا اور اللہ عزوجل کے لیے دینے سے ہاتھ روک لیا پس اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا''۔

''اَلۡحُبُّ فِی اللّٰہ وَالۡبُغۡضُ فِی اللّٰہ'' کی درخشاں وتابندہ تعبیر فقیہ عصر حضور شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی قادری رضوی نوری برکاتی علیہ الرحمۃ والرضوان نے ۱۴۱۶ھ میں ''**اظہار حقیقت**'' نامی ایک رسالہ تصنیف کیا، رسالہ چونکہ منکرین ضروریاتِ دین کی شرعی گرفت سے متعلق تھا، اس لیے منکرین کے نیاز مندوں میں صف ماتم بچھ گئی اور انھوں نے کافی اُودھم واُچھل کُود مچائی، آنجہانی مولوی قمرالدین صاحب مداپوری نے کفش بردار نیاز مندوں کی تسکین

(۱)ابوداؤد فی السنن، کتاب السنة، باب دلیل علی زیادة الایمان ونقصانه، ۱۷۸/۲، الرقم:۲۶۹٤

نفسی کے لیے جوابی رسالہ بنام ''حقیقت حال'' مرتب کر کے شائع کیا جو سرتا سر اتباع ہواء نفسی کے زیرِ اثر محض ''حق'' سے راہِ فرار اختیار کرنے کے لئے شخصیتِ شارح بخاری علیہ الرحمہ کو نشانہ بنا کر لکھا گیا تھا، ورنہ اُن کو تو صرف اتنا ہی ثابت کرنا تھا کہ: **جب اُن کے شیخ طریقت آنجہانی مولوی عمر صاحب نے ہر اُس شخص کو ٹاٹن سنی مسلمان قرار دیا جو کلمۂ طیبہ و پچھّم منہ نماز پڑھتا ہو اگرچہ لاکھ ضروریاتِ دینی کا منکر ہو، تو پھر رافضیوں، قادیانیوں، نیچریوں، چکڑالویوں کو مسلمان کیوں نہیں مانتے؟ کیا تمام مرتد فرقے بظاہر کلمہ و پچھّم منھ نماز نہیں پڑھتے؟** لیکن جواب دینے والے مرے اور مر کر مٹی میں مل گئے اور پھر زلزلۂ قیامت کے بعد کی سی خاموشی.....

حضور شارح بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان کے مذکورہ سوال کا جواب دنیائے صلح کلیت کے پاس نہ تو کل تھا اور نہ صبح قیامت تک بن سکتا ہے۔

چوں کہ آنجہانی مولوی محمد عمر صاحب کے اعتقادی مشن کی عملی علم برداری آنجہانی مولوی قمر الدین مدا پوری کے والد آنجہانی مولوی اکرام الحق صاحب سابق صدر المدرسین دار العلوم خیریہ مدا پور کرنے لگے، اس لیے سنی مسلمانوں کی کثیر تعداد جو ان کی ظاہری وضع قطع، عبادت و ریاضت و تقویٰ طہارت کی سحر انگیزیوں سے مدہوش ہو چکی تھی، اعتقادی خرابیوں کا شکار ہونے لگی۔ الغرض جو فتنہ کل تک ایک کوٹھری تک محدود تھا وہ آج سر چڑھ کر آواز دینے لگا۔

کیا کیجئے گا اس دورنگی (منافقت) کا کہ کہیں پر رشتہ داریاں و قرابتیں دین کی راہ میں حائل کر لی جاتی ہیں تو کہیں دنیاداری کی ہوس و انانیت میں کھانا پینا، مرنا جینا، بول چال سب بند، اس حقیقت حال کا واقعات کی دنیا میں بخوبی مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔

ان پارساؤں کی نفس پرستی کا حال تو یہ ہے کہ عوام الناس کے سامنے **الحب**

فی اللّٰہ کا ذکر تو خوب کرتے ہیں لیکن والبغض فی اللّٰہ کی جگہ البغض لِلدنیا کا درس رٹا دیتے ہیں، جب کہ والبغض فی اللّٰہ کا اعتقاد بتانے والوں پر تازیانے برسائے جاتے ہیں، جس کی موٹی تازی مثالیں نشاندہی کی محتاج نہیں۔ اگر ایسا نہیں رہتا تو خالص عداوت دنیاوی کی روشن مثال قائم کرنے کے لیے مدرسہ خیریہ کے اسٹیج پر حافظ عبید اللہ خاں اعظمی کو دعوتِ سب وشتم وطعن وتشنیع علیٰ علمائے اہل سنت کا اہتمام ہی کیوں کیا جاتا ہے؟

ضیائے ملّت حضور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری مدظلہ العالی کی ذاتِ بابرکات، قاطع صلح کلیت و بدعات پر ذاتی بغض وعناد کے تیر ونشتر کیا صرف اور صرف اس لیے نہیں برسائے جارہے کہ کل حضور شارح بخاری علیہ الرحمہ نے جس ضرب حق سے ایوان صلح کلیت میں زلزلے برپا کردیئے تھے، وہی ضربِ حق حضور محدث کبیر حفظہ اللّٰہ القوی القھّار کی صورت میں جلوہ گر ہے؟

رسالہ ''**اظہار حقیقت**'' چوں کہ ''شھادۃ مِنْ عند اللّٰہ'' کی درخشندہ تعبیر اور رشد وہدایت کی نورانی تفسیر ہے، اس لیے اس امر کی اشد ضرورت محسوس کی گئی کہ رسالہ مبارکہ کے توسط سے عصر حاضر میں ان گندم نما جوفروشوں کی دوکان ضلالت کا بھانڈہ پھوڑ کر حق وصداقت کا اظہار بیچ چوراہے پر کیا جاسکے جو سنی علماء کے بھیس میں گمراہ گری کا بازار چلا رہے ہیں، سنی مسلمانوں کی امامت کر کے ان کی نمازوں کو ضائع کر رہے ہیں، اور اُن سادہ لوح سُنی مسلمانوں کی غیرتِ ایمانی کو جھنجھوڑ کر بیدار کیا جاسکے جو بحر ظلمات وضلالت کو روحانی فیضان کا سرچشمہ متصور کر بیٹھے ہیں۔ پارساؤں کی بدترین دجّالی تو یہ ہے کہ ایک طرف یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم وہی اعتقاد رکھتے ہیں جو امام ربّانی مجدّد الف ثانی، علامہ فضلِ حق خیرآبادی، مجدّدِ دین وملت سیدی اعلیٰ حضرت، حضور صدر الشریعہ، جلالۃ العلم والعلما سیدی حافظ

ملت ومشائخ ساداتِ اشرفیت علیہم الرحمۃ والرضوان کے ہیں اور دوسری طرف خود کی منحرفانہ تکذیب کرتے ہوئے منکرین ضروریات دین کی کرامت وولایت کے ڈنکے بجانے میں کچھ عار محسوس نہیں کرتے :﴿شرم نبی خوف خدا.... یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں﴾

اب ذہن وفکر کے تمام دریچوں کو کھلا رکھ کر اپنے ایمان کی روشنی میں احقاق حق وابطال باطل پر دلائل وبراہین کے درمیان صلح کلیوں کے انحراف عن الحق اوران کے چہرۂ منافقت سے نقابِ پارسائیت کو اُلٹتا دیکھیں، چونکہ یہ صلح کلیت کے اعتقاد پر پردہ ڈالنے اور اپنی ضلالت وکج روی کو عوام سے چھپانے کے لیے ادارۂ اہل سنت الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کو اپنی پناہ گاہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں، اس لیے ہم ان پر قیامِ حجت اللہ القاہرہ کا آغاز بالخصوص اسی ادارۂ مبارکہ کے اعتقاد ومسلک سے کرتے ہیں تاکہ سنی عوام الناس پر حق روز روشن کی طرح واضح ہوجائے۔

مسلک حضور حافظ ملت والجامعة الاشرفيه:

جلالة العلم والعلماء حضور سیدی حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان دستور اساسی الجامعة الاشرفيه میں ارشاد فرماتے ہیں:

''ادارہ کا مسلک اس کے بانیوں (شیخ المشائخ حضرت مولانا سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین صاحب اشرفی جیلانی کچھوچھوی قدس سرہ العزیز وفقیہ اعظم ہند حضرت صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی صاحب اعظمی علیہ الرحمہ مصنف بہار شریعت) کے موافق سنی حنفی بریلوی ہوگا اور سنی یا اہل سنت وجماعت ہر وہ صحیح العقیدہ مسلمان ہے جو تمام اعمال وعقائد میں سلف صالحین کا متبع ہو اور موجودہ زمانہ میں جس کی واضح نشاندہی یہ ہے کہ جو اعلیٰ حضرت حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی علیہ الرحمہ سے

اعمال و عقائد میں بالکلیہ متفق ہو اور تمام فرق باطلہ مثلاً وہابی دیوبندی، رافضی، غیر مقلد وغیرہ سے دور و نفور ہو اور کتاب مستطاب ''حسام الحرمین'' (۱۳۲۴ھ) مصنفہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کو ''حرف بہ حرف'' مانتا ہو۔''(۱)

لیجیے جناب! حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے اپنا اور الجامعۃ الاشرفیہ کا اعتقاد ومسلک مثل آفتاب بے غبار بالکل واضح انداز میں بیان فرمادیا کہ:

(۱) الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کا مسلک سنی حنفی بریلوی ہے۔

(۲) عصر حاضر میں سنی صحیح العقیدہ ہونے کی علامت اعمال وعقائد میں سیدی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت سے بالکلیہ متفق ہونا۔

(۳) کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف مصنفہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی حرف بہ حرف تصدیق کرنا۔

حکمِ حسام الحرمین شریف:

اب کتاب مستطاب **حسام الحرمین شریف** کے اُس اعتقادِ اہل سنت کو ملاحظہ فرمالیں جس سے انحراف، مسلکِ صدر الشریعہ و حافظ ملت، مشائخ اشرفیت سے انحراف وضروریات دین کا انکار ٹھہرتا ہے:

''غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد انبیٹھوی اور اشرفعلی تھانوی، ان کے کفر قطعی میں کوئی شبہ نہیں نہ شک کی مجال بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انھیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں کہ

(۱) حیات حافظ ملت، ص:۶۷۷، از:علامہ بدرالقادری مصباحی

اُن میں کوئی تو دین متین کو پھینکنے والا ہے اور ان میں کوئی ضروریات دین کا انکار کرتا ہے جن پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے''(۱)

حسام الحرمین شریف کی ''حرف به حرف تصدیق'' کی توجیه بقلم مفتی نظام الدین صدر شعبۂ افتا الجامعة الاشرفیه مبارکپور

۔لکھتے ہیں:''(سیدی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی) ان کتابوں میں مذہب اسلام کے کچھ ایسے عقائد بیان کیے گئے ہیں جو اجماعی ہونے کے ساتھ ضروریات دین سے بھی ہیں اور ان کا منکر بلاشبہ کافر، اسلام سے خارج، جیسے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کی فرضیت اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والوں کی تکفیر قطعی، خاتم الانبیا کا لاریب عقیدہ جس کا منکر بلاشبہ کافر ومرتد، یہ عقائد ایسے قطعی یقینی ہیں کہ جو حق واضح ہونے کے بعد ان میں شک کرے وہ بھی کافر قرار پاتا ہے۔اور کچھ ایسے عقائد ہیں جن کے حق ہونے پر ایمان رکھنا فرض ہے اور ان کا منکر جماہیر فقہائے کرام کے مذہب پر کافر اور اسلام سے خارج ہوتا ہے، ان عقائد کا بیان رسالۂ مبارکہ (مصنفہ سیدی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت:) **الکوکبة الشهابیة** وغیرہ میں ہے.....اور جو خاص دیوبندی عقائد پر ہو وہ کافر ومرتد ہے، یوں ہی جو ان عقائد پر اپنا ہونا نہ بتائے مگر ان لوگوں کے عقائد کفریہ پر مطلع ہوکر ان کو اچھا جانے یا مسلمان ہی سمجھے جب بھی خود مسلمان نہیں، **درمختار ومجمع الانهر وبزازیه** وغیرھا میں ہے:﴿**من شک فی کفره فقد کفر**﴾(۲)

---

(۱)حسام الحرمین شریف، ص: ۵۰، سیدی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت

(۲)مسلك اعلیٰ حضرت، ص: ۲۵/۲٤، مفتی نظام الدین مصباحی

مذکورہ بالا اعتقاد اہل سنت جس کی تصدیق کو حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے سُنی صحیح العقیدہ ہونے کی علامت ارشاد فرمایا اور مفتی نظام الدین صاحب نے جس کی توجیہ بیان کی، میں مدنی گزارش کروں گا کہ بغور دوبارہ پڑھ جایئے، اور پھر انھیں سانسوں میں ''یا اشرفیہ المدد'' کا نعرہ لگا کر سنی عوام کو گمراہ کرنے والے نیاز مندوں کے شیخ طریقت کا یہ اعتقاد ملاحظہ فرما کر ''حقیقت حال'' کی کج روی کا بخوبی اندازہ لگائیں۔

مولوی محمد عمر صاحب مداپوری (م:۱۳۹۱ھ) کا اعتقاد:

پمفلیٹ کی عبارت ملاحظہ فرمائیں، آنجہانی مولوی محمد عمر صاحب لکھتے ہیں:

''(علمائے دیوبند کی) بعض توہین آمیز گستاخانہ عبارات جن پر علماء نے کفر کا فتویٰ دیا ہے، میں ان عبارتوں کو مذموم سمجھتا ہوں اور اس قسم کی عبارتوں اور توہین و گستاخی کرنے والوں سے بیزار اور بری ہوں، مجھ کو ان عبارتوں سے اتفاق نہیں ہے، لیکن چوں کہ وہ لوگ کفر سے بیزاری اور برأت کا اعلان کرتے ہیں اور اپنی عبارتوں کی تاویل کرتے ہیں، جیسا کہ ان کی مابعد کی عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے جس کو ان کے مخالفین کید سے تعبیر کرتے ہیں اور اس کا فیصلہ تو قیامت کے دن ہوگا، جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''**ان کان لکم کید فکیدون**'' اس لیے میں ان کو کافر نہیں مانتا۔ واضح رہے کہ ایسے لوگ جن کی کتابوں اور رسالوں میں توہین، تنقیص، بے ادبی، گستاخی اور گمراہی اور کفریہ کلمات ہیں جو بہت افسوس اور رنج کی بات ہے، ان تاویلات (جو دیوبندی اپنی کفریہ عبارتوں کی کرتے ہیں) کی بنا پر احتیاط اور

خدااور رسول کے ارشاد کہ ﴿جو کسی مسلمان کو کافر کہے اور حقیقت میں وہ کافر نہیں ہے تو کفر اسی پر لوٹ کر آتا ہے، اوکما قال﴾۔ اس ارشاد کے احترام اور خوف وڈر کی وجہ سے نہ کسی فاسد غرض کی وجہ سے، ان کو کافر نہ کہنے اور مسلمان سمجھنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے اس قسم کے کلمات قبیحہ کفریہ اچھے ہیں اور مذموم اور برے نہیں ہیں، بلکہ وہ کلمات اپنی جگہ پر قبیح اور برے ہیں اور ان کی قباحت اپنی جگہ ثابت ہے''۔ (۱)

مذکورہ بالا اعتقاد جس کا اظہار آنجہانی مولوی اکرام الحق صاحب کے شیخ طریقت مولوی محمد عمر صاحب نے بذریعہ پمفلیٹ کیا تھا، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان کے نزدیک ہر وہ شخص جو کلمہ طیبہ اور پچھّم منھ نماز پڑھتا ہو اہل قبلہ یعنی ٹناٹن مسلمان ہے، اگر چہ لاکھ ضروریات دین کا منکر و کفریات صریح متعین کا مرتکب ہو، اور اقانیم اربعہ دیوبند کی کفریات التزامی صریح متعین کی تاویلات ایمانی ہیں، نعوذ باللہ من ذٰلک۔

اب ناظرین کرام سے مدنی گزارش کروں گا کہ اپنے ایمان سے پوچھ کر بتائیں، کیا حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے اپنا اور الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کا یہی اعتقاد و مسلک بیان فرمایا ہے؟۔ یہ ''حسام الحرمین شریف'' کی حرف بہ حرف تصدیق ہے یا تکذیب؟ کیا یہ معمہ یہیں حل نہیں ہوجاتا کہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کا نام صرف اور صرف سنی مسلمانوں کو اپنا اعتقادی ہمنوا بنا کر ان کے عقیدہ وایمان کا خون کرنے کے لئے ہی لیا جاتا ہے؟

اور کیا مولانا ظفر ادیبی (سابق استاذ الجامعۃ الاشرفیہ) کو اس درس گاہ اہل

(۱) حقیقت حال، ص:۱۸/۱۷، مصنفہ مولوی قمر الدین مداپوری

سنت سے اسی لیے برطرف نہیں کر دیا گیا کہ انھوں نے صلح کلیت اختیار کرنے کی بنا پر دستور اساسی الجامعۃ الاشرفیہ کی تصدیق سے انحراف کیا تھا، جن کو مدرسہ خیریہ کے اسٹیج پر تسکین نفسی کا سامان فراہم کرنے کے لیے مدعو کیا جاتا تھا جیسا کہ آج حافظ عبید اللہ خان اعظمی کو بلایا جاتا ہے؟

جب کہ حضور شارح بخاری علیہ رحمہ نے خالص دینی حمیت وغیرت کی بنا پر ان کے کفش برداروں، نیاز مندوں کی اصلاح کی غرض سے محاسبہ آرائی کی تا کہ حق و باطل میں التباس نہ رہے، رب قدیر وحدہٗ لاشریک کی بے پناہ رحمتیں ہوں مرقد حضور شارح بخاری علیہ رحمہ پر کہ جن کے اعلاء کلمۃ الحق و جہاد بالقلم سے ہزاروں باشندگانِ گھوسی نے حق و باطل کی پہچان کی اور دنیاوی ناتے داریوں پر حق کو ترجیح دی۔

دنیائے صلح کلیت کی شرعی گرفت :

حضور شارح بخاری علیہ الرحمہ نے خالص شرعی، علمی گرفت کرتے ہوئے آنجہانی مولوی محمد عمر صاحب کی باطل، مفسدانہ وغیر شرعی تاویلات پر حجت اللہ کا قیام کیا تھا جو تصانیف شارح بخاری علیہ الرحمہ میں صلح کلیوں کے رد وابطال کی صورت میں آج بھی موجود ہے، ملاحظہ فرمائیں، صلح کلیت کے تابوت ضلالت میں آخری کیل ٹھونکتے ہوئے لکھتے ہیں:

''چوں کہ عوام تو عوام علماء تک مسئلہ تکفیر کے سلسلے میں پیچیدگیوں سے واقف نہیں، اس لیے الجھن میں پڑ جاتے ہیں، **اللہ عزوجل رحم فرمائے کہ اسی مغالطہ نے ہزاروں آدمیوں کو گمراہ کر دیا**، اس لیے ناظرین پورے طور سے متوجہ ہو کر حاضر دماغی سے میری گزارشات کو پڑھیں۔ اس مغالطہ پر (جیسا کہ آنجہانی مولوی عمر صاحب کے پمفلیٹ میں مذکور ہے) سب سے پہلی گزارش ہے کہ اگر (بفرض محال) اسے تسلیم کر لیا جائے تو لازم کہ پھر کسی کو

کافر نہ کہا جائے، اگر چہ وہ صریح سے صریح کفر بکے، اس لیے کہ کسی کفر بکنے والے کو کسی مفتی صاحب نے کافر کہا تو وہ یہی مغالطہ پیش کر دے گا کہ ٹھیک ہے، آپ کافر کہتے ہیں مگر میں کافر نہیں کہتا، جیسے علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ نے اسماعیل دہلوی کو کافر کہا اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے کافر نہیں کہا اور دونوں مقتدیٰ ہیں۔

مثلاً قادیانیوں کا حامی کہے کہ ''آپ لوگ قادیانیوں کو کافر کہتے ہیں، میں کافر نہیں کہتا'' مثال میں یہی (پمفلیٹ و اسماعیل دہلوی والی جیسی) بات ذکر کر دے۔ منکرین حدیث چکڑالویوں کا کوئی وظیفہ خوار یہ کہے: ''آپ کافر کہتے ہیں لیکن میں کافر نہیں کہتا'' اور نظیر میں وہی مذکورہ بالا بات پیش کر دے۔

تو یہ صلح کلی لوگ بتائیں کہ اس کا جواب کیا ہوگا، اگر صلح کلی اس کا جواب دے دیں تو ہم کو پھر کچھ کہنے کی حاجت نہیں رہے گی، انھیں کے جواب سے ہم دیوبندیوں کے اقانیم اربعہ کا قطعی حتمی کافر ہونا ثابت کر دیں گے..... لیکن ہم جانتے ہیں کہ کوئی صلح کلی اس گتھی کو سلجھانے کی ہمت نہیں کرے گا، کیوں کہ اس گتھی کو سلجھانا حقیقت میں اپنے گلے میں پھانسی کا پھندا ڈالنا ہے۔

سنجیدہ متین سمجھدار طبقہ کو اتنے ہی سے اطمینان ہوجانا چاہیے اور جسے اطمینان نہ ہو بتائے: ایک شخص کہتا ہے روح اور مادہ قدیم ہیں، اسے ایک شخص کافر کہتا ہے اور دوسرا کافر نہیں کہتا،

ایک شخص کہتا ہے قیامت نہیں آئے گی، اسے ایک کافر کہتا ہے، دوسرا کافر نہیں کہتا،

ایک شخص کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ معبود نہیں، اسے ایک کافر کہتا ہے دوسرا کافر نہیں کہتا۔

کیا دونوں صحیح کہہ رہے ہیں؟

ظاہر ہے کہ ان میں سے ایک صحیح کہہ رہا ہے دوسرا غلط کہہ رہا ہے، مگر مغالطہ عامۃ الورود مذکور کی بنا پر صلح کلیوں کو ماننا پڑے گا کہ دونوں صحیح ہیں.....لیکن ہمیں معلوم ہے کہ کوئی صلح کلی یا کوئی وہابی ان سوالوں کے جوابات مرتے دم تک نہیں دے گا، کون اپنے ہاتھ سے ذبح ہونے کے لیے تیار ہوگا؟''۔(۱)

صاحبو!

کیا دنیائے صلح کلیت کے پاس سے ان اسلامی سوالات کے جواب صبح قیامت تک دستیاب ہو سکتے ہیں؟

''ہاں'' میں بھی خودکشی اور ''نا'' میں بھی خودکشی! یہ صلح کلیت کے گلے میں دوہرا پھندا ہے جو کہ امر واقع ہے، کیونکہ یہ لوگ بھی قادیانیوں، رافضیوں کے کافر ومرتد ہونے پر متفق ہیں لیکن اپنے شیخ طریقت کے اعتقاد کے مطابق اقانیم اربعہ دیوبند کو مسلمان مانتے ہیں، اندھی عقیدت گمراہی کا بہت مشہور آزار ہے۔

غور فرمایا جائے! کہاں مسلک اہل سنت وجماعت کا اجماعی عقیدہ کہ تمام بظاہر کلمہ گو مگر ضروریات دین کے منکر فرقے (جیسے قادیانی، رافضی، وہابی وغیرہا) کافر ومرتد ہیں، اور کہاں پارساؤں کے شیخ طریقت کا کسی جذبۂ عقیدت میں شرابور وغرق ﴿الکفر ملة واحدة﴾ کو ٹناٹن سنی مسلمان ثابت کرتا عقیدہ کہ: ''لیکن چوں کہ وہ لوگ کفر سے بیزاری اور برأت کا اعلان کرتے ہیں اور اپنی عبارتوں کی تاویل کرتے ہیں.....اسی لیے ان کو مسلمان سمجھتا ہوں''؟! **کیا تمام مرتد فرقے خود کی کفریات کی تاویل نہیں کرتے؟**

---

(۱) مقالات شارح بخاری، ۲/۷۷، ۷۸، ۸۰، حضور شارح بخاری علیہ الرحمۃ

الکفر ملۃ واحدہ کومسلمان ثابت کرنا کیا یہ بذات خود صنم کدۂ نفس پرستی کومسمار و دھوست اور تہہ و بالانہیں کر دیتا؟ اور کیا یہ خود کی کافرانہ تکذیب کا دلخراش تماشہ ہے یانہیں؟

منصف مزاج وصاحبِ ایمان قارئین حقیقت حال کی اس سنگینی کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ان تمام زمینی حقائق کو جھٹلانے و دینی خیانت چھپانے اور اپنے شیخ طریقت کی عظمت و بزرگی کے ڈنکے بجانے اور سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کو غارِضلالت میں گرانے کے واسطے اِن پارساؤں کی طرف سے نہایت مہلک وزہریلا حربۂ گمراہ گری جو مستعمل ہے وہ یہ کہ: ﴿امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی کو علامہ فضل حق خیرآبادی نے کافر قرار دیا جبکہ اعلیٰ حضرت نے کف لسان کیا، اور ''کف لسانی'' کا مطلب ہے کہ مسلمان مانا ،اسی لیے ہمارے شیخ طریقت کا اقانیم اربعہ دیوبند کومسلمان قرار دینا جائز و برحق ہے﴾

تو میں عرض کرونگا کہ عصر حاضر کی دجّالیوں میں یہ سب سے گھناؤنی دجّالی وسنیت سے انحراف اور دینی خیانت ہے،اس لیے حقیقت حال کی اس کج روی اور ایمانی ہلاکت خیزی کا بخوبی اندازہ کرنے کے واسطے مندرجہ ذیل دلائل و براہین کو بغور ملاحظہ کریں۔

مولوی اسماعیل دھلوی کی تکفیر کے متعلق مجدد اعظم سیدی اعلیٰ حضرت کی ''کف لسانی'' کا معنی و مفہوم:

''سیدی اعلیٰ حضرت سے سوال ہوا کہ اسماعیل دہلوی کو کیسا سمجھنا چاہیے؟
ارشاد فرمایا: میرا مسلک (متکلمین) یہ ہے کہ وہ یزید پلید کی طرح ہے اگر

کوئی کافر کہے ہم منع نہیں کریں گے اور خود کہیں گے نہیں، البتہ غلام احمد، سید احمد، خلیل احمد، اشرفعلی کے کفر میں جو شک کرے وہ خود کافر ﴿من شک فی کفرہ فقد کفر﴾۔"(۱)

اور یزید پلید کے متعلق فرماتے ہیں: ''یزید پلید کے بارے میں اہل سنت کے تین قول ہیں۔ امام احمد وغیرہ اکابر (موجب کفر امور کی روایت پایۂ ثبوت کو پہنچنے کی وجہ سے) اسے کافر جانتے ہیں..... اور امام غزالی وغیرہ (موجب کفر امور کی روایت پایۂ ثبوت کو نہ پہنچنے کی بنا پر) مسلمان کہتے ہیں..... اور ہمارے امام (امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سکوت فرماتے ہیں کہ ''ہم نہ مسلمان کہیں گے نہ کافر''۔(۲)

"ہم نہ مسلمان کہیں گے نہ کافر" کی توضیح حضور مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ السبحانی کے قلم سے:

دنیائے صلح کلیت خود کی ضلالت ومنافقت کی کتمان کے لیے ہوسکتا ہے یہ وسوسۂ دیوبندیت ''ڈوبتے کو تنکے کا سہارا'' کے طور پر لائے کہ **''کوئی شخص نہ مسلمان ہو نہ کافر، یہ کھلا ہوا اعتزال ہے''**۔(۱)

تو میں عرض کروں گا کہ **اولاً:** اگر یہ اعتراض حکم حسام الحرمین شریف کی تکذیب کے لیے ہے تو یہ خود کی ڈبل کافرانہ تکذیب ہے۔ **ثانیاً:** مسلک مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ سے انحراف ہے۔

---

(۱) الملفوظ کامل، ۱/ ۱۰۰، مجدد اعظم امام احمدرضا خاں علیہ الرحمۃ

(۲) احکام شریعت، ۲/ ۱۵۲، مجدد اعظم امام احمدرضا خاں علیہ الرحمۃ

(۳) مجموع رسائل چاند پوری، ۲/ ۶۳۷، مولوی مرتضیٰ حسین دربھنگی

اس امر واقع کی نقاب کشائی حضور مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ المنّان کے قلم سے ملاحظہ کریں۔ پارساؤں پر آفت کی بجلیاں گراتے ہوئے لکھتے ہیں:

''واگر عیاذاً باللّٰہ سبحنہ با دعوائے ایں تصدیق تبرا از کفر نہ نماید مصدق و مبین ست کہ بداغ ارتداد متسمِ ست وفی الحقیقۃ حکم اوحکم منافق ست ﴿لَا اِلیٰ ھٰؤُلَاءِ وَلَا اِلیٰ ھٰؤُلَاءِ﴾[1] پس در تحقیق ایمان از تبری کفر چارہ نیست''۔

یعنی''اور اگر معاذ اللہ اس (ضروریات دین) کی تصدیق کے دعوے کے ساتھ کوئی شخص کفر کی باتوں سے تبری نہ کرے تو اس بات کا کھلا ہوا ثبوت دے رہا ہے کہ وہ ارتداد کے داغوں سے داغدار ہے اور درحقیقت اس کا حکم منافق کا حکم ہے کہ''نہ مسلمانوں میں داخل ہے نہ کھلے کافروں میں شامل ہے'' تو ایمان حاصل کرنے کے لیے کفری باتوں سے تبری و بیزاری لازم ہے''۔[2]

لیجئے جناب! حضور امام ربّانی علیہ الرحمۃ السبحانی کفر لزومی کے تحت حکم شرع بیان کر رہے ہیں

---

(۱) سورۃ توبہ:۱۴۳، ''**قولہ تعالیٰ: ﴿مُذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِکَ لَا اِلیٰ ھٰؤُلَاءِ وَلَا اِلیٰ ھٰؤُلَاءِ﴾ ''یعنی المنافقین محیرین بین الایمان والکفر، فلاھم مع المؤمنین ظاھراً وباطناً، ولا مع الکافرین ظاھراً وباطناً بل ظواھرھم مع المؤمنین، وبواطنھم مع الکافرین ومنھم من یعتریہ الشک**'' تفسیر ابن کثیر زیر آیۃ

(۲) مکتوباتِ امام ربّانی، مکتوب:۲۶۶، ص:۳۲۵/۱، مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

کہ: ''ایسا شخص نہ مسلمانوں میں داخل ہے اور نہ کھلے ہوئے کافروں میں شامل ہے، بلکہ بمطابق قرآن مجید فرقان حمید منافق شرعی اعتقادی میں داخل ہے''، جسے کافر کہنے پر عندالشرع مواخذہ نہیں لیکن مسلمان ماننے پر مواخذہ ہے۔

کیا سیدی اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت پر اعتراض فی الحقیقت مسلک مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ سے انحراف وقرآن مبین پر معاذ اللہ بہتان واُس کا استہزاء نہیں ہے؟ کیا یہیں پر یہ حقیقت منافقت بھی آشکارا نہیں ہوجاتی کہ حکم حسام الحرمین (یعنی حرمین شریفین کی تلوار ''من شک'') سے خود کے شیخین طریقت وخود کی گردن ضلالت بچانے اور سُنی عوام کو بہکانے کے لیے ہی یہ منحرفانہ اعتراض وضع کیا جاتا ہے؟۔

مولوی اسماعیل دہلوی واقانیم اربعہ دیوبند کے کفر میں کیا فرق ہے؟ اس امر واقع پر تفصیلی، علمی ابحاث مقالات شارح بخاری جلد دوم صفحہ ۶۷ر سے صفحہ ۹۹ تک نہایت مدلل مفصل عام فہم انداز میں مرقوم ہیں، جن حضرات کو کوئی ذہنی خلجان واقع ہو، عقائد کی درستگی وپختگی اور حق وباطل کے درمیان مزید امتیاز کے لیے مطالعہ فرمائیں۔

یہاں پر مقالات شارح بخاری سے مختصراً چند اقتباسات پیش خدمت ہیں ملاحظہ فرمالیں تاکہ بحرِ ظلمات وضلالت کو باطنی فیضان وروحانی تسکین کا سرچشمہ سمجھنے والے سادہ لوح سنی مسلمانوں کی غیرت ایمانی کو جھنجوڑ کر بیدار کیا جاسکے:

مولوی اسماعیل دھلوی اور اقانیم اربعہ دیوبند کے کفر میں فرق:

جیسا کہ صلح کلی حضرات سنی عوام کو اپنے ایمان کا دشمن بنانے کے لیے یہ مغالطہ عامۃ الورود پیش کرتے ہیں کہ ﴿ **جیسے علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمہ نے اسماعیل دہلوی کی تکفیر کی اور اعلیٰ حضرت نے تکفیر نہیں کی بلکہ کف لسان کیا،**

اسی لیے ہم بھی کسی اہل قبلہ کی تکفیر کو جائز نہیں مانتے، اس لیے بھی کافر نہیں کہتے کیوں کہ علماء فرماتے ہیں کہ کسی کے اندر اگر ننانوے پہلو کفر کا ہو اور ایک پہلو ایمان کا تو اس کو مسلمان ہی کہا جائے گا۔ اور اس طرح ایک سادہ لوح سنی مسلمان کو اپنا اعتقادی ہمنوا یعنی ضروریات دین کا منکر، شریعت مطہرہ کا باغی و صلح کلی بنا کر ضلالت کے گڈھے میں گرا دیتے ہیں۔ اس خناسی وسوسہ کو دور کرنے کی غرض سے **حضور شارح بخاری علیہ الرحمہ** کا یہ بیان ملاحظہ فرمائیں، لکھتے ہیں:

''(کلام کفری) کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ صریح متبیّن ۲۔ صریح متعیّن

اول:۔ ایسا کلام جس کا ظاہری معنی کفر ہے اور اس کی کوئی تاویل قریب نہیں، اگر چہ تاویل بعید ہو، اس کو صریح متبیّن کہتے ہیں۔''(۱)

''دوم:۔ جس (کفری کلام) کا معنی کفر ہی ہو ظاہری معنی بھی کفر ہو اور خفی معنی بھی کفر ہو، نہ اس میں تاویل قریب کی گنجائش ہو نہ بعید کی، اسے صریح متعیّن کہتے ہیں''۔(۱)

صریح متبیّن کی مثال:

مزید فرماتے ہیں: ''زید نے کہا کہ کوئی کافر جہنم میں نہیں جائے گا، اس پر ایک عالم سے استفتا ہوا انھوں نے فتویٰ دیا کہ زید کافر ہے کیوں کہ اس نے ضروریات دین میں سے ایک دینی ضروری عقیدہ کا انکار کیا ہے کہ کافروں کا جہنم میں جانا ضروریات دین سے ہے، قرآن مجید کی سینکڑوں آیتوں سے ثابت ہے۔

دوسرے عالم سے یہی سوال ہوا تو انھوں نے جواب دیا کہ زید کو کافر کہنے سے کف لسان کرنا چاہیے کیوں کہ اس کے کلام میں تاویل کی گنجائش ہے۔ ہوسکتا ہے

(۱) مقالات شارح بخاری، ۲/ ۷۰، ۷۱ حضور شارح بخاری علیہ الرحمۃ الباری

کہ اس کی مراد یہ ہو کہ قیامت کے دن سارے کافر مومن ہوجائیں گے، جب وہ سب کچھ دیکھ لیں گے تو ایمان لانے کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا، لیکن چوں کہ معتبر ایمان بالغیب ہے، قیامت کے دن کا ایمان معتبر نہ ہوگا، اس لیے جو دنیا میں کافر تھے جہنم میں ڈالے جائیں گے اور جہنم میں ڈالتے وقت کافر نہ ہوں گے، مومن ہوں گے، اس لیے اس تاویل کی بنا پر یہ کہنا صحیح ہے کہ کوئی کافر جہنم میں نہیں جائے گا، علاوہ ازیں ہوسکتا ہے کہ اس کی مراد کافر سے کافر بالطاغوت ہو جیسا کہ فرمایا گیا:

﴿مَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْ مِنُ بِاللّٰهِ﴾ (۱)

ترجمہ:۔ جو طاغوت کے ساتھ کفر کرے اور اللہ پر ایمان لے آئے''۔ (۲)

صریح متعیّن کی مثال:

۱۔ ''آیت مبارکہ: ''خاتم النبیین'' بمعنی آخر الانبیاء عقیدہ کا انکار'' (۳)

۲۔ ''شیطان ملعون کا علم رسول خدا سے زیادہ ہے''۔ (۴)

۳۔ ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم چوپایوں، جانوروں، بچوں، پاگلوں جتنا اور جیسا ہے''۔ (۵)

﴿معاذ اللّٰه رب العٰلمين و لعنة اللّٰه على الكٰذبين﴾

---

(۱) البقرة، آیت: ۲۵۶

(۲) مقالات شارح بخاری، ۷۸/۲، ۷۹، حضور شارح بخاری علیه الرحمة

(۳) رساله تحذیر الناس، ص: ۴، ۵، مولوی قاسم نانوتوی مشهور از بانئ دیوبند

(۴) براهین قاطعه، ص: ۱۲۲، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و رشید احمد گنگوهی

(۵) حفظ الایمان، ص: ۱۵، مولوی اشرفعلی تهانوی

حضور شارح بخاری علیہ رحمہ مزید رقم طراز ہیں:

''ہم ناظرین کی آسانی کے لیے اعادہ کیے دیتے ہیں: کلمات دو قسم کے ہیں: ایک جو اپنے ظاہر معنی کے اعتبار سے کفر ہیں، مگر ان میں ایسے معنی کا بھی احتمال ہے جو کفر نہیں اور احتمال صحیح ہو اگر چہ خفی و بعید ہو، جیسے یہ جملہ: ''کوئی کافر جہنم میں نہیں جائے گا'' اس کا ظاہر معنی کفر ہے اور یہ معنی کفری میں صریح و متبین ہے، مگر اس کا بھی احتمال ہے کہ اس کی مراد یہ ہو کہ چوں کہ قیامت کے دن قیامت کے احوال و اہوال دیکھ کر کوئی کافر نہیں رہے گا، سب مسلمان ہو جائیں گے، ایسے کلمات کے بارے میں یہ حکم ہے کہ اگر معلوم ہو کہ قائل کی مراد معنی کفری ہے تو وہ بلا شبہ قطعاً کافر ہے۔ اور اگر یہ معلوم ہو کہ قائل کی مراد وہ معنی بعید ہے جو کفر نہیں تو وہ مسلمان ہے اور اگر یہ معلوم نہیں کہ قائل کی مراد کیا ہے؟ تو اس کے بارے میں سکوت کیا جائے گا، یہی محققین فقہا اور متکلمین کا مذہب ہے جو مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا مختار ہے۔ لیکن جمہور فقہاء ایسے کلمات کے قائل کو بھی کافر کہتے ہیں، **منح الروض** میں ہے:

﴿عدم التکفیر مذهب المتکلمین والتکفیر مذهب الفقهاء فلا یتحد القائل بالنقیضین فلا محذور﴾

''عدم تکفیر (ایسے کلمات میں) متکلمین کا مذہب ہے اور تکفیر فقہا کا مذہب، اس لیے نقیضین کا قائل شخص واحد نہیں تو کوئی خرابی نہیں''۔

دوسرے وہ کلمات جس کے ایک معنی ہوں یا چند اور سب کفری ہیں، ان میں نہ تاویل قریب کی گنجائش ہے نہ بعید کی، جیسے یہ کہنا کہ: ''اللہ عزوجل معبود نہیں'' (اور علمائے دیوبند کی کفری عبارتیں) ایسے کلمات کے قائل کے بارے

میں امت کا اجماع ہے کہ وہ ضرور بالضرور حتماً جزماً کافر ہے، ایسا کہ جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

مولوی اسماعیل دہلوی کے کلمات قسم اول (صریح متبین) سے ہیں۔ اور دیوبندیوں کے اقانیم اربعہ کے کلمات قسم ثانی (صریح متعین) سے، جو کفری معنی میں متعین ہیں، ان کا کوئی معنی خفی سے خفی بعید سے بعید ایسا نہیں جو کفر نہ ہو، جس پر قائلین اور ان کے ہمنواؤں کی توجیہات اور علمائے اہل سنت کے رد شاہد عدل ہیں''(۱)۔ مزید فرماتے ہیں:

''محققین فقہا و متکلمین فرماتے ہیں کہ اگر قائل کی نیت معلوم نہیں اور کلام میں کسی تاویل کی گنجائش ہے اگرچہ بعید ہو، ہم اسے کافر کہنے سے زبان روکیں گے۔ اس کا حاصل یہ نکلا کہ یہ حضرات صریح متبین پر تکفیر نہیں فرماتے، ہاں اگر صریح متعیّن ہو تو یہ بھی کافر کہتے ہیں **البحر الرائق** میں ہے:

''**وفی الخلاصة وغیرها اذا کان فی المسئلة وغیرها وجوه توجب التکفیر ووجه واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی أن یمیل الی الوجه الذی یمنع التکفیر تحسینا للظن**

خلاصہ وغیرہ میں ہے: جب کسی مسئلہ میں متعدد وجوہ کفر کی ہوں اور ایک وجہ تکفیر سے روکتی ہو تو مفتی پر واجب ہے کہ اسی وجہ کا اعتبار کرے جو تکفیر سے منع کرتی ہو، مسلمان کے ساتھ حسن ظن کی بنا پر

(۱) مقالات شارح بخاری، ۲/ ۸۰، ۸۱، حضور شارح بخاری علیہ الرحمة

بالمسلم الا اذا صرح بارادة موجب الكفر فلا ينفعه التاويل حينئذ وفی التتار خانية لا يكفر بالمحتمل". (جلد خامس)

جب کہ کفری معنی کے مرادہونے کی صراحت ہو تو اسے تاویل نفع نہ دے گی۔اور تتارخانیہ میں ہے: محتمل پر تکفیر نہیں کی جائے گی۔

اسی بناپر علامہ ابن نجیم نے ان الفاظ کفر کونقل کرنے کے بعد جن پر فقہانے قائل کوکافر کہا تھا۔فرماتے ہیں:

"فاكثر الفاظ التكفير المذكورة لا يفتى بالتكفير بها ولقد الزمت نفسی ان لا افتی بشیء منها". (البحر الرائق،۵/۱۳۵)

تکفیر کے اکثر الفاظ جو مذکور ہوئے ان کے قائل کے کافر ہونے کا فتویٰ نہ دیا جائے اور میں نے اپنے اوپر یہی لازم کرلیا ہے۔

یہاں غورطلب بات یہ ہے کہ بحرالرائق میں مذکورہ کلماتِ کفر پر علماء نے قائل کی تکفیر کی،لیکن علامہ ابن نجیم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ ان کفریہ کلمات کے قائل کوکافرنہیں کہیں گے،آخراس کی وجہ کیا ہے؟

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر چہک چہک کر اعتراض کرنے والے دیوبندیوں (وصلح کلیوں) میں ہمت ہے تواس کو بتائیں۔لیکن میں جانتا ہوں کہ پوری دیوبندی (وصلح کلی) برادری مرتے مرجائے گی اس کونہیں بتائے گی، بتادیں تو خود ان کے منھ سے ان کا اعتراض هَبَـاءً مَّـنْثُوْرًا ہوجائے گا۔لیکن ناظرین کی الجھن دور کرنے کے لیے ہم بتادیتے ہیں:

بات وہی ہے کہ اکثر یہ کلمات کفر صریح متبیّن ہیں لیکن ان کا ظاہری معنی کفر

ہے،ان میں کسی تاویل قریب کی گنجائش نہیں اگر چہ تاویل بعید ہوسکتی ہے،اس لیے جمہور فقہا ان کلمات کے قائل کو کافر کہتے ہیں،لیکن **علامہ ابن نجیم** کا مختار فقہا محققین کا مذہب ہے کہ جب تک کلمۂ کفر صریح متعیّن نہ ہو تکفیر سے کف لسان کرتے ہیں، اگر کسی کلام (کفر) میں تاویل بعید کی گنجائش ہو تو تکفیر سے احتیاط برتیں گے۔مجدد اعظم **اعلیٰ حضرت قدس سرہ** نے اپنے اس قول میں اس کو واضح بھی فرمادیا ہے، لکھتے ہیں:

> ''اس فرقہ متفرقہ یعنی وہابیہ، اسماعیلیہ اور اس کے امام نافرجام پر جزماً قطعاً یقیناً اجماعاً بوجوہ کثیرہ کفر لازم اور بلاشبہ جماہیر فقہائے کرام واصحاب فتویٰ اکابر اعلام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب کافر ہیں''۔(۱)

''جماہیر فقہائے کرام واصحاب فتویٰ'' کی قید سے واضح ہے کہ یہ حکم جمہور فقہاء کی روش پر ہے کہ **وہ صریح متبیّن پر قائل کو کافر کہتے**، جیسا کہ عامۂ کتب فقہ میں مذکور اکثر کلمات کفر پر فقہائے کرام نے تکفیر فرمائی مگر محققین نے کف لسان فرمایا..... **بانیٔ دیوبندیت گنگوہی صاحب نے بھی** تصریح کی ہے کہ ''بعض فرقے محدثین کے نزدیک کافر ہیں اور متکلمین کے نزدیک کافر نہیں صرف فاسق ہیں''، **تذکرۃ الرشید** میں ان کا قول منقول ہے کہ:

> ﴿ کہا: ہاں، اہل ہواء کا خدشہ رہا سو یا بطور محدثین ان کو کافر کہوں یا بطور متکلمین فاسق ﴾(۲)۔(حصہ اول ص:٦١)۔''(۳)

(۱)الکوکبة الشهابية فی کفريات ابی الوهابية،ص:٤٥،سيدی اعلیٰ حضرت عليه الرحمة

(۲)تذکرة الرشيد،مصنفه فاضل ديوبندعاشق الٰهی ميرٹهی

(۳)تحقيقات،۲/ ٤٢،٤٣،٤٤،٤٦،حضور شارح بخاری عليه الرحمة

غور فرمائیں! فقہی اصطلاح کے مطابق کلامِ کفر کی دو قسمیں ہیں:
کفر صریح متبیّن وصریح متعیّن۔
صریح متبیّن میں التزامِ کفر ولزومِ کفر دونوں کا احتمال پایا جاتا ہے، جب کہ کفر صریح متعیّن صرف التزامِ کفر ہے۔
کفر صریح متبین پر جماہیر فقہائے کرام حکم کفر عائد کرتے ہیں، جبکہ متکلمین مرادِ قائل کے عدم تعیّن کی بنا پر کف لسان فرماتے ہیں جیسا کہ مولوی اسماعیل دہلوی کی کفری عبارتیں۔ لیکن کفر صریح متعیّن وکفر التزامی پر دونوں متفقہ طور پر قائل کو کافر قرار دیتے ہیں جیسے کہ گستاخ سلمان رشدی، شاتمہ تسلیمہ نسرین، دجالِ زماں مرزا غلام قادیانی وشاتمان اقانیم اربعہ دیوبند کے کفریات کہ ان کی تاویلاتِ باطلہ بھی یا تو تحریفات پر مشتمل ہیں یا بذاتِ خود کفر۔

حضور مفتی اعظم هند علیه الرحمة فرماتے هیں:

''جو کلمہ اپنے صاف صریح متبیّن معنی پر گستاخی ودشنام ہو ضرور اسے گالی ہی کہا جائے گا اور ضرور موجب ایذا ہوگا اگر چہ اپنے پہلو میں کوئی خفی بعید احتمال عدم دشنام رکھتا ہو مگر متعیّن ہرگز نہ ہوگا جب تک ہر ضعیف سا ضعیف بعید سا بعید احتمال بھی منتفی نہ ہو جائے یہ عدم تعیّن اس احتمال پر کہ شاید مرادِ قائل بعید وہ پہلوئے ابعد ہو صرف بطورِ متکلمین مقام احتیاط میں اسے تکفیر سے بچائے گا۔''(۱)

اقسامِ کلماتِ کفری سے متعلق مذکورہ بالا اجمالی مگر منوّر ومجلیٰ علمی، فقہی وشرعی

---

(۱) الموت الاحمر علیٰ کل انجس اکفر، ص:۲۳،۳۳، مصنفہ: حضور مفتی اعظم علیہ رحمہ، ماخوذ از: تحقیق جمیل در لزوم کفر اسماعیل، ص:۱۰۲، مصنفہ: مفتی محمد کوثر حسن رضوی، خلیفہ حضور بدر ملت مفتی بدرالدین احمد علیہ رحمہ

ابحاث کو بہ نگاہِ دیانت ایمانی ملاحظہ کر لینے کے بعد اب سوال یہ نہیں رہ جاتا کہ کلامِ کفری پر کف لسانی متکلمین سے مراد کیا ہے اور تکفیر جماہیر فقہائے کرام کا کیا معنیٰ ہے بلکہ ایک سوال یہ پیدا ہوجاتا ہے کہ جن نابکاروں کی جگہ کسی چوراہے پر ہونی چاہیے تھی ان کی ''قال اللہ وقال الرسول'' کی مسند اور وعظ وارشاد کے منصب پر جلوہ گری کا کیا معنیٰ؟ پارساؤں کے لیے یہ ڈوب مرنے کا مقام ہے یا نہیں کہ جن کتب فقہ وتوضیحات فقہائے اسلام کے تعلیم وتعلم کا خود کی درسگاہوں میں اہتمام وانصرام کیا جاتا ہے کس بے جگری کیساتھ انہیں کی منحرفانہ تکذیب کرنے میں کچھ عار محسوس نہیں کیا جاتا۔

اتنی واضح وروشن دلائل و براہین کے مطالعہ کے بعد بھی اگر صلح کلیت کی ہلاکت خیزیوں کو محسوس کرنے کے لئے ذہن کا کوئی گوشہ تاریک رہ گیا ہو تو اگلی ابحاث کا مطالعہ کیجئے۔

حکمِ ''تحقیق الفتویٰ'' (۱۲۴۰ھ) در ردّ صلح کلیت و طغویٰ:

ذہن وفکر کی بساط اُلٹ دینے والے اِس انکشافِ حق کا مطالعہ بھی اُسی جذبۂ ایمانی میں غرق ہوکر فرمائیں جو حق و باطل میں امتیاز کے لیے اپنے بیگانے کی پرواہ نہیں کرتا۔

اِس باب میں علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ رحمۃ اللہ الحنّان کے اُس حکمِ مبارک سے سیدی، مرشدی وآقائی، وسیلتنا الی اللہ الصمد، مجدد اعظم، امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت الشاہ عبدالمصطفےٰ احمد رضا خاں محدث بریلوی علیہ رحمۃ اللہ المنّان پر صلح کلیت کے اتہام اور بہتان ودشنام کا ردّ وابطال پیش خدمت قارئین ہے،

دنیائے صلح کلیت جس حکمِ تحقیق الفتویٰ کی مفسدانہ تاویل سے خود کی صداقت و فقاہت اور علمائے اہل سنت (جو اصول تکفیر: لزوم و التزام، متبین و متعین کی روشنی میں کلام فرماتے ہیں) کی معاذ اللہ منافقت و سفاہت ثابت کرنے میں کچھ عار و شرم و حیا محسوس نہیں کرتی، خود وہی حکم مبارک صلح کلیت کی سفاہت و ضلالت و خیانت اور سیدی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی فقاہت و صداقت اور علمی، دینی، شرعی دیانت پر ناطق ہے۔

یہاں اسی امر واقع کی نقاب کشائی کا اہتمام کیا گیا ہے کہ اقانیم اربعہ دیوبند کے کفریات التزامی و متعیّن کو ایمانی بتانے والے جس حکمِ حسام الحرمین (یعنی حرمین طیّبین کے حکم کفر کی تلوار ''من شک'') سے خود کی گردنِ ضلالت بچانے و سادہ لوح سُنّی مسلمانوں کے چراغِ ایمانی بجھانے کے لیے ''حکمِ تحقیق الفتویٰ'' کو بطور ڈھال استعمال کرتے ہیں کیا خود حکمِ تحقیق الفتویٰ مبارکہ کی تلوار نیاز مند کفش برداروں کے لیے دو دھاری اور دو گنے ذلت و عذاب کی شکل میں ان کے سروں پر مسلط ہے یا نہیں؟!

حکم تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ:

علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمۃ اللہ الہادی کتاب پرفتن ''تفویت الایمان'' مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی کی کفری عبارتوں کے متعلق حکمِ شرعی برطرز فقہی سناتے ہوئے لکھتے ہیں:

''﴿اس بیہودہ کلام کا قائل (مولوی اسماعیل دہلوی) از روئے شریعت کافر بے دین ہے ہرگز مسلمان نہیں ہے اور شرعاً اس کا حکم قتل اور تکفیر ہے﴾،

﴿جو شخص اس کے کفر میں شک و تردد لائے یا استخفاف کو معمولی جانے کافر اور بے دین اور نامسلمان و لعین ہے مگر کفر اور بے دینی میں اُس شخص سے کم ہے جو اس گمراہانہ کلام کو قابل تحسین جانتا ہے اور اس کلام کے اعتقاد کو ضروریات

دین میں شمار کرتا ہے، ایسا شخص کفر میں قائل کے برابر ہے بلکہ استخفاف میں اُس سے بھی بڑھ کر ہے کیونکہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، دیگر انبیاء، ملائکہ اور اولیاء **علیہم الصلوٰۃ والسلام** کے استخفاف کو مستحسن جانا اور اسے ضروریات دین میں شمار کیا﴾،

﴿اسی طرح جو شخص ظاہراً یا باطناً ایسے مسائل میں اس قائل کی طرفداری روا رکھتا ہے اور اہل علم میں اس کی عزت کے تحفظ کے لیے ''دور از کار کی تاویلات'' اختیار کرتا ہے وہ بھی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تخفیف شان کا مرتکب ہوا ہے کہ ایک بے دین کی طرفداری کو سید الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و حرمت پر ترجیح دی اور ملامت کے خوف بلکہ بتقاضائے بدبختی اس کلام کے ثابت کرنے کے درپے ہوا جو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تخفیف شان پر دلالت کرتا ہے اور یہ سب کفر والحاد ہے﴾۔''(۱)

اقول و باللہ التوفیق! مذکورہ حکمِ تحقیق الفتویٰ روشِ جماہیر فقہا پر ہے جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کا فرمان ہے، پہلے اس امر واقع سے متعلق اس توضیح کو ملاحظہ فرمالیں: حضور مفتی سردار احمد نوری مدظلہ النورانی ''تحقیق جمیل در لزوم کفر اسماعیل'' کے مقدمہ میں رقم طراز ہیں:

''لزوم والتزام، تبیّن وتعیّن میں فرق واقفان معانی صاحبان بصیرت کا حصہ ہے۔ ظاہر و مشاہدہ کو دیکھنے میں جن کی بصارت ناکارہ اور کُل سرمایہ جن کا تقلید کورانہ ہے وہ کسی بولی میں تاویل بعید ابعد، احتمال ضعیف اضعف نہ جانیں تو اس سے انقلابِ ماہیت نہ ہوجائے گا۔ اور ''ظاہر و متبیّن'' ظہور و تبیّن سے نکل کر صریح و متعیّن نہ ہوجائے گا۔ کور چشموں کا عصائے تخمینہ تحقیق الفتویٰ مترجم میں

(۱) تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی، ص:۲٤۷، علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمۃ

﴿**ھر کہ در کفر اُو شک** .....الخ﴾ کے ترجمہ پر تو پڑتا ہے مگر دہلوی عبارات پر وہ کس طرح سے آیا ٹٹولتے پھرتے ہیں کچھ پتہ نہیں چلتا۔ سچی طلب حق، قدر دین، فکرِ آخرت تو ہے نہیں کہ راہ پائیں۔ گمراہانہ استفسار تاویل سے باز آئیں۔ اعتراضِ کفر مائل سے ہاتھ اٹھائیں۔ اپنے عدمِ علمِ احتمال کو عدمِ احتمال کی دلیل نہ بنائیں۔ چشمِ انصاف واکریں تو خاص مقامِ حکم (تحقیق الفتویٰ) میں دیکھیں: ﴿**بر استخفاف اشتمال و دلالت دارد**﴾ (تحقیق الفتویٰ بحوالہ سیف الجبار: ٦٠)،

اگر **الصریح یفوق الدلالة** حقیقت بلاارتیاب ہے تو اس دلالت کے لیے **الدلالة دون الصراحة** کی تسلیم میں کیا پیچ وتاب ہے۔ نیز اسی مقام میں: ﴿**تاویلات دور از کار**﴾ (تحقیق الفتویٰ بحوالہ سیف الجبار: ٦٠)،

پر نظر ڈالیں کہ دہلوی عبارات میں تاویل بعید ابعد، احتمال ضعیف اضعف کی گنجائش کا پتہ دیتا ہے ورنہ متعین کو ﴿**تاویلات دور از کار**﴾ سے کیا علاقہ؟۔''(١)

مذکورہ بالا تصریح کا مفہوم یہ ہے کہ حکمِ تحقیق الفتویٰ کفر لزومی فقہی پر خود ناطق ہے، اور سیدی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت اسی روش کے مطابق حکمِ تحقیق الفتویٰ کی توثیق وتائید ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

''بلاشبہہ وہابیہ مذکورین اور ان کے پیشوائے مسطور پر بوجوہ کثیرہ قطعاً یقیناً کفر لازم اور حسب تصریحات جماہیر فقہائے کرام اصحاب فتاویٰ اکابر اعلام **رحمهم الله الملک المنعام** ان پر حکم کفر ثابت وقائم اور بظاہر ان کا کلمہ

(١) تحقیق جمیل درلزوم کفر اسماعیل، ص: ٩، ١٠، مفتی شاہ محمد کوثر حسن رضوی

پڑھنا اس حکم کا نافی اوران کو نافع نہیں ہوسکتا''۔(۱)

دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

''اِس فرقہ متفرقہ یعنی وہابیہ اسماعیلیہ اوراس کے امام نافرجام پر جزماً قطعاً اجماعاً بوجوہ کفرلازم اور بلاشبہہ جماہیرفقہائے کرام واصحابِ فتویٰ اکابراعلام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب مرتد کافر باجماع ائمہ،ان سب پر اپنے تمام کفریات ملعونہ سے بالتصریح توبہ و رجوع اور ازسرِ نو کلمۂ اسلام پڑھنا واجب''۔(۲)

صاحبو! کیا صلح کلیت کے لیے کہیں سر چھپانے کی جگہ باقی رہ جاتی ہے؟!

تحقیق الفتویٰ کے حکم شرعی بر کفرلزومی فقہی کی توثیق وتائید میں سیدی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے بیان سے کیا یہ حقیقتِ حال کامل واکمل طریقے سے آشکارا وبے نقاب نہیں ہوجاتی کہ حکمِ تحقیق الفتویٰ کا استعمال بطور تلبیسِ ابلیس خود کے انحراف عن الحق کو چھپانے،ان پڑھ سُنّی عوام کو بارگاہِ نبوی علیہ السلام کا باغی وصلح کلی بنانے، اورمنحرف عن الحق شیخین کی ولایت کے ڈنکے نقّارے بجانے کے لیے ہی کیا جاتا ہے؟!۔

اتنے واضح وروشن دلائل و براہین کے مطالعہ کے بعد بھی اگر صلح کلیت کی ہلاکت خیزیوں کومحسوس کرنے کے لئے ذہن کا کوئی گوشہ تاریک رہ گیا ہوتو اگلی ابحاث کا مطالعہ کیجئے۔

ع.....﴿نفس کی تقلید کرنے والو! خدا کا دیں یہ دوکاں نہیں ہے﴾

---

(۱)الکوکبة الشهابية فی کفريات ابی الوهابية،ص:۱۰

(۲)الکوکبة الشهابية فی کفريات ابی الوهابية،ص:۷۰،۷۱

نہ گھر کے نہ گھاٹ کے:

میں عرض کروں گا کہ ایک بار پھر تمام تر توجہات کو بروئے کار لا کر اس سنسنی خیز انکشاف کو بھی ملاحظہ فرمائیں پھر حکم تحقیق الفتویٰ کی کرامت دیکھیں، اقانیم اربعہ دیوبند میں سے ایک مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب لکھتے ہیں:

''کتاب تقویت الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور ردّ شرک و بدعت میں لاجواب، استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے''۔ (۱)

لو جناب! آنجہانی مولوی محمد عمر صاحب کے مسلمان قرار دیئے گئے نا مسلمان گنگوہی جی نے دیوبندیت کے ساتھ ساتھ نیاز مند صلح کلیت پر بھی کیسا قیامت خیز غضب ڈھا دیا کہ جس نیاز مند یعنی گنگوہی جی کو مسلمان ماننے والے کسی نیاز مند نے ''تفویت الایمان'' کو نہ تو رکھا اور نہ تو پڑھا اور نہ عمل کیا وہ گنگوہی جی کے نزدیک ہرگز مسلمان نہیں کیونکہ ''عین اسلام'' بتانے کا مطلب و معنی ہی یہ ہوا کہ تفویت الایمان کا رکھنا، پڑھنا اور عمل کرنا نعوذ باللہ ضروریات دین سے ہے اور یہ قرآن کی تخفیف شان بھی ہے جو کہ کفر ہے کیونکہ قرآن پر صرف ایمان رکھنا ہی عین اسلام ہے، اور اس پر تحقیق الفتویٰ کا حکمِ قہر باریہ ہے:

﴿جو اس گمراہانہ کلام کو قابل تحسین جانتا ہے اور اس کلام کے اعتقاد کو ضروریات دین میں شمار کرتا ہے، ایسا شخص کفر میں قائل کے برابر ہے بلکہ استخفاف میں اُس سے بھی بڑھ کر ہے﴾ (۲)

اب کہاں مر گئے حکمِ تحقیق الفتویٰ کی آڑ لے کر بغلیں بجانے والے؟!

---

(۱) فتاویٰ رشیدیہ، ص:۲۱۹، مولوی رشید احمد گنگوھی

(۲) تحقیق الفتوی فی ابطال الطغویٰ، ص:۲٤۷

حق واضح ہونے کے بعد کسی کو مسلمان ماننے کا معنی اُس کے اعتقاد سے متفق ہونا ہوا یا نہیں؟

کیا صلح کلیت کا تحقیق الفتویٰ سے استدلال خود کی کافرانہ تکذیب نہیں ہے؟

اس حقیقت حال کو جان کر آپ کی آنکھوں میں لہو اُتر آئے گا کہ جن پارساؤں نے جس حکم تحقیق الفتویٰ کو اپنی حقانیت کا ٹریڈ مارکہ بنا رکھا ہے اس پر ان کے پیرانِ پیر سلسلۂ ارادت مجددی نقشبندی کے شیخ طریقت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی قدس سرہ کی بھی تصدیقی مہر ثبت ہے، اپنے مشائخ کے خلاف عقیدہ رکھنے والا شخص سلسلۂ ارادت، بیعت و خلافت سے وہابیوں دیوبندیوں کی طرح منحرف و باغی طاغی ہوا یا نہیں؟ اس کا فیصلہ بھی اپنے ایمان سے پوچھ کر بخوبی کیا جا سکتا ہے۔

نازھے ھم کو امام احمد رضا کے نام پر!

حکمِ تحقیق الفتویٰ کے تیسرے حصے میں ﴿**تاویلات دور از کار**﴾ اس امر پر ناطق ہے کہ یہ حکم جماہیر فقہائے کرام کے مذہب پر کفر لزومی و متبین سے متعلق ہے اور علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ نے:

﴿ قائل یعنی مولوی اسماعیل دہلوی کی طرفداری روا رکھتا ہے اور اہل علم میں اس کی عزت کے تحفظ کے لیے..... ﴾ (۱) کی قید فرما کر:

﴿ چونکہ وہ اپنی کفری عبارتوں کی تاویل کرتے ہیں.....اس لیے میں ان کو مسلمان مانتا ہوں ﴾ (۲)

جیسی کسی بھی باطل تاویل کو کفر و الحاد قرار دیا ہے، نہ کہ مذہب متکلمین کے مطابق کسی احتمال کے سبب کف لسان فرما کر حکمِ یزید پلید میں رکھنے کو کہ نہ

---

(۱) تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی، ص:۲٤۷

(۲) پمفلٹ مولوی عمر، بحوالہ حیقت حال، مصنفہ: مولوی قمرالدین مداپوری

مسلمان کہا اور نہ کافر، بلکہ خالص قرآنی اعتقاد: منافقِ شرعی اعتقادی کے حکم میں رکھا۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت نے رسالہ مبارکہ الکوکبۃ الشھابیۃ میں مولوی اسماعیل دہلوی کی عبارتوں کی خباثت وشناعت اور کفریات وضلالت کو تقریباً ستّر طریقوں سے بیان کر کے ردِّ بلیغ فرمایا ہے،

مذہبِ تحقیق الفتویٰ پر قائل کو کافر ماننے کے بعد قائل کی خباثت وشناعت اور کفریات گنوانا یہ ''طرفداری وعزت بڑھانا اور کفر والحاد'' ہے یا تاویلات کفریہ کو جائز مان کر مسلمان قرار دینا؟! یہ فیصلہ بھی اپنے ایمان سے پوچھ کر بخوبی کیا جا سکتا ہے۔

اتنی تفصیل کے بعد بھی اگر صلح کلیت کی ہلاکت خیزیوں کو محسوس کرنے کے لئے ذہن کا کوئی گوشہ تاریک رہ گیا ہو تو اگلی ابحاث کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

تاویلات دیوبندیت در ردّ صلح کلیت:

آنجہانی مولوی عمر صاحب مداپوری کے بیان کی نقلی وعقلی تردید:

اقانیم اربعہ دیوبند کو مسلمان ثابت کرنے کے لیے آنجہانی مولوی محمد عمر صاحب مداپوری نے یہ تاویل پیش کی تھی کہ:

''میں گستاخانہ عبارتوں کو مذموم وکفری سمجھتا ہوں، لیکن چوں کہ:

(۱) وہ اپنی کفری عبارتوں کی تاویل کرتے ہیں۔

(۲) حدیث پاک میں ہے کہ جو کسی کو کافر کہے اور حقیقتاً کافر نہیں تو کفر کہنے والے پر لوٹ جاتا ہے....

اس لیے میں ان کو مسلمان ہی مانتا ہوں، ان کی تاویلات

اوراس ارشادنبوی علیہ السلام کے ڈراورخوف کی وجہ سے نہ کہ کسی فاسدغرض کی وجہ سے''(۱)

(۱) تاویلِ ایمان افروز یا کفر در کفر؟:

مولوی اشرفعلی تھانوی کی کفری عبارت واس کی کفریہ تاویلات سے متعلق:

اب انھیں سانسوں میں یہ کفری عبارت پڑھ جایئے،مولوی اشرفعلی تھانوی لکھتے ہیں:

''پھر یہ کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی ذات مقدسہ پرعلم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہوتو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض علم غیب ہے کہ کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور (علیہ السلام) ہی کی کیا تخصیص ہے،''ایسا علم غیب'' تو زید وعمرو وبکر بلکہ ہر صبی (بچے) ومجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات وبہائم (گھوڑے،گدھے، کتے،سور) کے لیے بھی حاصل ہے''۔(۲)

﴿معاذ اللّٰہ رب العٰلمین و لعنۃ اللّٰہ علی الشا تمین!﴾

مواخذۂ اھل سنت:

حضورشارح بخاری علیہ الرحمہ مواخذہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اس عبارت میں تھانوی صاحب نے اس علم غیب کی جوحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوحاصل ہے، دوقسمیں کی ہیں:۱۔کل علوم غیبیہ،۲۔بعض علوم غیبیہ۔ کل علوم غیبیہ کے لیے بعد میں لکھا کہ﴿اس کا حصول عقلاً ونقلاً باطل ہے﴾،رہ گئے بعض علوم غیبیہ،اس کے بارے میں لکھا:﴿اس میں حضور ہی کی کیا

(۱)پمفلٹ،حقیقت حال،مولوی قمرالدین مداپوری

(۲)حفظ الایمان ص:۱۵،مولوی شرفعلی تھانوی

تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید وعمرو وبکر بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم (چوپایوں) کے لیے بھی حاصل ہے﴾

اس میں بلا شبہ یقیناً حتماً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین ہے، حضور نبی اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم پاک کو بچوں، پاگلوں، جانوروں اور چوپایوں کے علم ''ایسا'' کہنا بلا شبہ توہین ہے۔

اس عبارت کی توجیہ (تاویل) میں تھانوی صاحب کے خون گرم حامی مولوی مرتضیٰ حسین دربھنگی ''توضیح البیان'' میں لکھتے ہیں:

﴿عبارت متنازعہ میں لفظ ''ایسا'' بمعنی اس قدر وا تنا ہے، پھر تشبیہ کیسی، نہ اس میں تشبیہ ہے نہ توہین﴾۔(۱)

اس کا ماحصل یہ نکلا کہ اگر لفظ ''ایسا'' تشبیہ کے لیے ہوتا تو ضرور توہین ہوتی مگر چوں کہ اس عبارت میں لفظ ''ایسا'' تشبیہ کے لیے نہیں (بلکہ) اتنا اور اس قدر کے معنی میں ہے، اس لیے توہین نہیں۔

اب آیئے اس (کفری) عبارت کے بارے میں دربھنگی صاحب سے بھی بھاری بھرکم شخصیت کی توجیہ سنئے، دیوبندی برادری کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد ٹانڈوی (سابق صدر جمیعۃ دیوبند) اپنے مشہور گالی نامے ''الشہاب الثاقب'' میں لکھتے ہیں:

﴿حضرت مولانا (تھانوی) اس عبارت میں لفظ ''ایسا'' فرمارہے ہیں، لفظ ''اتنا'' تو نہیں فرمارہے ہیں، اگر لفظ ''اتنا'' ہوتا تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور علیہ السلام کے علم کو اوروں کے برابر کردیا، لفظ ''ایسا'' تو کلمہ تشبیہ کا ہے﴾(۲)۔''(۳)

---

(۱) توضیح البیان، ص:۱۳، دربھنگی، (۲) الشہاب الثاقب، ص:۱۳۶، ٹانڈوی

(۳) مقالات شارح بخاری: ۸۲/۲، ۸۳

لو جناب! ٹانڈوی صاحب عبارت کفری کی تاویل کر کے کفر کو ایمان ثابت کرنے کے لیے فرمارہے ہیں کہ:

اگر اس عبارت میں بجائے ''ایسا'' کے ''اِتنا'' ہوتا جب توہین رسالت مآب ہوتی اور مولوی اشرفعلی کافر ٹھہرتے، لفظ ''ایسا'' تو تشبیہ کے لیے ہے،

جبکہ دربھنگی صاحب کہہ رہے ہیں:

لفظ ''ایسا'' تو ''اِس قدر'' اور ''اِتنا'' کے معنی میں ہے، تشبیہ کے معنی میں نہیں، اگر تشبیہ کے معنی میں رہتا جب توہین رسالت ﷺ ہوتی اور مولوی اشرفعلی صاحب کافر مرتد، جہنمی ٹھہرتے کہ جو ان کے کفر میں شک کرتا وہ بھی کافر قرار پاتا، لفظ ''ایسا'' تو ''اِتنا'' اور ''اِس قدر'' کے معنی میں ہے۔

اب نیازمند برخوردار ہی بتائیں کہ وہ کس تاویل کو جائز اور ایمان میں غرق مانتے ہیں؟ ٹانڈوی جی کی؟ یا دربھنگی جی کی؟ یا دونوں کی جیسا کہ آنجہانی شیخ طریقت نے جائز و ایمان میں غرق قرار دے کر صلحکلّیت کا بیڑا غرق کر دیا؟

اقول و باللّٰہ التوفیق! کہ جب گھر کے فرزندان ارجمند و نیازمند کفش برداروں نے تھانوی جی کی کفری عبارت کی تاویل اپنی تمام تر توانائیوں کو ضائع کرنے کے باوجود بھی ''کفر'' ہی کی ہے تو اس کفر صریح متعیّن، التزامی کو ایمان بتانا کیا بذات خود غارت گر ایمان نہیں ہے؟

اجماعی کافرانہ تکذیب کا غضبناک تماشہ:

اب اس سے بھی شدید ضرب حق کا نظارۂ عبرت نشان یعنی ''خود کی اجماعی کافرانہ تکذیب'' کا تماشہ دیکھنا ہو تو تقریباً ۶۳ رعلمائے دیوبند کی مصدقہ کتاب ''المہند'' سے علمائے دیوبند کا یہ اجماعی اقراری بیان پڑھ جایئے جو انھوں نے علمائے حرمین طیبین کی بارگاہ سے خود کے سر پر مسلط عذاب ''حسام الحرمین'' کو

ٹالنے.....اورخود کے اوپر سے الزام وہابیت ہٹانے کے لیے علمائے حرمین طیبین کے سوالات اور خود کے اجماعی جواب کے طور پر ''المہند'' میں درج کیا ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

''علمائے حرمین طیبین کا سوال:

اتعتقدون ان علم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یساوی علم زید وبکر وبهائم ام تبترؤن عن هٰذا وهل کتب الشیخ اشرف علی التهانوی فی رساله حفظ الایمان هٰذا المضمون ام لا وبم تحکمون علی من اعتقد ذٰلک؟	کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم زید و بکر اور چوپایوں کے علم کے برابر ہے یا اس قسم کے خرافات سے تم بری ہو اور مولوی اشرفعلی تھانوی نے اپنے رسالہ ''حفظ الایمان'' میں یہ مضمون لکھا ہے یا نہیں اور جو یہ عقیدہ رکھے اس کا حکم کیا ہے؟۔''(۱)

علمائے دیوبند کا جواب، یعنی خود کی اجماعی کافرانہ تکذیب، خود پر قیامتیں ڈھاتے ہوئے لکھتے ہیں:

''الجواب:۔ ونتیقن بان معتقد مساواة علم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مع زید وبکر وبهائم ومجانین کافراً قطعاً وحاشا	ہمارے نزدیک متیقن ہے کہ جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم ومجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے۔اور حاشا

(۱)المهند، از: خلیل احمد انبیٹھوی، ص: ۷۰، ۷۱

الشیخ دام مجدہ ان یتفوہ بھٰذا و انہ لمن عجب العجائب. کہ مولانا دام مجدہٗ (یعنی تھانوی جی) ایسی واہیات منہ سے نکالیں یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔(۱)

یا للعجب!

لو جناب! تمام علمائے دیوبند نے اجماعی طور پر خود کی کافرانہ تکذیب کرتے ہوئے یہ اقرار کیا ہے کہ جو ''علم پاک مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر یعنی ''جتنا'' یا ''جیسا'' مانے وہ قطعاً حتماً کافر مرتد جہنمی ہے،

اگرچہ یہ اقرار کفر مصلحتاً یعنی خود کی اصل کفری عبارت کا انکار کرتے ہوئے خود کے سر سے الزام وہابیت و عذابِ ''حسام الحرمین'' اتروانا مقصود تھا جو کہ دُگنے عذاب کی شکل میں وارد ہوگیا۔

﴿لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَ یُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَ لَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ﴾(۲)

صدق اللّٰہ العظیم!

اب نیازمند صلح کلی حضرات کیا کہیں گے، یہ تاویل کفر ہے یا تصدیقِ کفر؟

اقول و باللہ التوفیق! جب مولوی اشرفعلی تھانوی کی گستاخی یعنی کفر صریح متعیّن جس کا ظاہر باطن سب کفر.....

تاویلات کفریات کا پلندہ.....

اور جس کے کفر صریح متعیّن ہونے پر تمام اکابر و اصاغر علمائے دیوبند کا اجماع.... بلکہ خود مولوی اشرفعلی تھانوی جس تاریخی کتاب کی ثقاہت کی وزن دار گواہی

(۱) المهند، از: خلیل احمد انبیٹھوی، ص: ۷۴، ۷۵

(۲) سورۃ الانفال: ۸

ان الفاظ میں دیں کہ: ''میں اس (کتاب کی صداقت) کا مقر ہوں''۔(۱)

تو پھر بتایا جائے کہ ان کفری تاویلات کو جائز و ایمان میں غرق ماننا کیا دینی خیانت وغرقابی ایمان کی روشن علامت اور ایسوں کو اولیا کاملین میں شمار کرنا مذہبی ہلاکت نہیں ہے؟ اور صریح گستاخوں کو مسلمان کہنا خود کی کافرانہ تکذیب کی حماقت نہیں ہے؟..... اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن!

(۲) کافرانہ تکذیب کا ایک مزید تماشہ:

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی ورشید احمد گنگوہی کی متفق علیہ کفری عبارت سے متعلق اس مضمون کو بھی ملاحظہ فرمالیں تاکہ ظاہری تقویٰ وطہارت، عبادت وریاضت کے تراشیدہ بتوں کی حقیقت حال اُگتے سورج کی طرح بے نقاب ہوجائے۔

کتاب ''براہین قاطعہ'' مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی ورشید احمد گنگوہی کی مکروہ ورسول دشمنی وابلیس پرستی کا ثبوت دیتی یہ کفریہ عبارت بھی انھیں سانسوں میں پڑھ جایئے، لکھتے ہیں:

''الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے؟ شیطان اور ملک الموت کو یہ (علم کی) وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے''۔(۲)

معاذ اللّٰہ ولعنۃ اللّٰہ الواحد القھّار علی الشاتمین!

(۱)المھند، از: خلیل احمد انبیٹھوی، ص:۱۱۱

(۲)براھین قاطعہ،ص:۱۲۲،مولوی خلیل انبیٹھوی و رشیداحمد گنگوھی

مواخذۂ اہل سنت:

حضور شارح بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان مواخذہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

''۱۔زمین کا علم محیط گنگوہی صاحب نے شیطان اور ملک الموت کے لیے نص یعنی قرآن وحدیث سے ثابت مانا، پھر اسی علم کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے شرک بتایا۔اور یہ شرک اسی وقت ہوگا جب کہ اسے باری عزاسمہ کی صفت خاصہ (صفت بے نیازی) مانیں۔اور جب اسے اللہ عزوجل کی صفت خاصہ (صفتِ بے نیازی) مانیں گے تو شیطان اور ملک الموت کے لیے اسے ثابت ماننے کا مطلب ہوگا کہ شیطان اور ملک الموت خدا کے شریک ہیں۔اور گنگوہی صاحب نے ان دونوں کے لیے ثابت مانا تو لازم کہ انھوں نے شیطان اور ملک الموت کو خدا کا شریک مانا۔ یہ اس عبارت کا ایک صریح کفر ہوا۔مسلمانوں کو بات بات پر مشرک بنانے والے خود ہی اس گڑھے میں گرے۔

ع.....﴿چاہ کن را چاہ در پیش﴾

۲۔پھر اس کفر وشرک کو نص یعنی قرآن وحدیث سے ثابت مانا، یہ دوسرا کفر ہوا۔

۳۔اخیر میں ہے کہ:''شیطان اور ملک الموت کو یہ (علم کی) وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے؟ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے''۔

یعنی شیطان اور ملک الموت کے علم کی وسعت اور زیادتی نص یعنی قرآن وحدیث سے ثابت ہے، اس لیے شیطان وملک الموت کا علم وسیع اور زیادہ ہے۔

مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے وسعت علم یعنی علم کا زیادہ ہونا چوں کہ نص قطعی سے ثابت نہیں اور نصوص کے خلاف ہے، اس لیے حضور صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے وسعت علمی ماننا شرک ہے۔

اب اس کا صریح مطلب یہ ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم زیادہ نہیں۔

اب دونوں کو ملائیے:

شیطان اور ملک الموت کا علم زیادہ اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم زیادہ نہیں، تو ثابت کہ شیطان کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ ہے۔

(معاذاللّٰہ رب العٰلمین)

﴿تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا. ''قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر جائیں ڈھ کر﴾(۱)''۔(۲)

العیاذ باللّٰہ رب العالمین! اب کیا ارشاد ہوگا؟ کیا ان کفریات صریح متعین کی بھی کوئی جائز و ایمانی تاویل ہو سکتی ہے جس کا ظاہر و باطن سب کفر؟ شیطان کو خدا کا شریک قرار دینے والا بھی ایمان میں غرق؟!

اب انھیں سانسوں میں ''المہند'' سے یہ اجماعی اقرار نامہ یعنی خود کی کافرانہ تکذیب کا ہلاکت خیز منظر ملاحظہ کیجئے، آپ سینہ پیٹ کر رہ جائیے گا کہ جن کفریات صریح متعیّن کو ''ایمانی تاویل اور حدیث پاک وخدا اور رسول کے ڈر'' کا پرفتن اسٹیکر لگا کر قائلین کو مسلمان قرار دیا گیا واقعی ''ڈر'' ہی تھا یا نسبتی شاگردی استاذی کا حق نمک، یہ فیصلہ بھی ناظرین وقارئین کے حوالے، پہلے یہ سوال وجواب پڑھئے۔

---

(۱)سورۃ مریم: ۹۰

(۲)مقالات شارح بخاری: ۲/۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵

سوال علمائے حرمین طیبین:

''اترون ان ابلیس اللعین اعلم من سید الکائنات علیه السلام وواسع علما منه مطلقا وهل کتبتم ذٰلک فی تصنیف ما تحکمون علی من اعتقد ذالک.

کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ ملعون شیطان کا علم سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے زیادہ اور مطلقاً وسیع تر ہے اور کیا یہ مضمون تم نے اپنی تصنیف میں لکھا ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہو اس کا کیا حکم ہے؟''(۱)

علمائے دیوبند کا جواب، یعنی خود کی اجماعی کافرانہ تکذیب:

اب علمائے دیوبند کا لرزتے ہاتھوں خود کی کافرانہ تکذیب کا تماشہ حیرت و استعجاب میں ڈوب کر دیکھیں، لکھتے ہیں:

''ونتیقن ان من قال ان فلانا اعلم من النبی علیه السلام فقد کفر وقد افتی مشائخنا بتکفیر من قال ان ابلیس اللعین اعلم من النبی علیه السلام فکیف یمکن ان توجد هٰذه المسئلة فی تالیف.

اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم علیہ السلام سے اعلم ہے وہ کافر ہے۔ اور ہمارے حضرات اس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے۔ پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں پایا جاسکتا ہے؟''(۲)

---

(۱) المهند، از: خلیل احمد انبیٹھوی، ص:٦٦

(۲) المهند، از: خلیل احمد انبیٹھوی، ص:٦٦

تُف برمنافقت!.....

پارساؤں! غیرت ایمانی کوآواز دو.....وہ کہاں مرگئی؟

اگر دنیا سے انصاف و دیانت کورخصت نہ مان لیا گیا ہوتو بتایا جائے، جن کفریہ عبارتوں کے قائلین کوخود علمائے دیوبند اجماعی طور پر کافرومرتد قرار دے چکے ہیں، ان کومسلمان ثابت کرنے کے لیے''ڈراورخوفِ خدااوررسول'' کا پر فریب وایمان شکن لیبل اسٹیکراستعمال کرنا کیا ایسا ہی ہلاکت خیز اقدام نہیں ہے کہ جیسے کوئی دشمنِ ایمان نماز کا منکر ہوبیٹھے اورخود کی بزرگی کی سحرانگیزیاں بر قرار رکھنے کے واسطے کہنے لگے کہ:

''بارگاہ خداوندی میں کھڑے ہونے سے ڈرتا ہوں کہ کہیں بےادبی سرزد نہ ہوجائے، پس بارگاہ الٰہی کے احترام اور اسی ڈراورخوف کی وجہ سے نماز پڑھنا درست نہیں سمجھتا، نہ کہ کسی فاسدغرض کی وجہ سے''۔

﴿فاعتبروا یا اولی الابصار﴾

ایک مزید ضربِ حق!

صلح کلیت اور قادیانیت دیوبندیت ایک

تقابلی جائزہ:

اب میں اس حقیقت حال کی نقاب کشائی کرتا ہوں جسے پڑھنے کے بعد آپ دیرتک سکتے کی حالت میں رہیں گے کہ صلح کلیت آخر ہے کیسی بلاء؟۔

جیسا کہ عامۃ المسلمین پر یہ حقیقت حال اُگتے سورج سے زیادہ بےنقاب ہے کہ قادیانی فرقہ ختم نبوت کا منکر ہے اس لئے باغی اسلام، کافرمرتد وجہنمی ہے اورایسا کہ جوان کے کفروعذاب میں شک کرے وہ بھی بلا شبہ ضروریات دین کا

منکر کافر جہنمی ہے، اس امر پر صرف اہل جنت اہل سنت و جماعت ہی نہیں بلکہ وہابیت ،رافضیت و تمام دیگر باطل جہنمی فرقے متفق ہیں، کیونکہ پیغمبرِ آخرالزماں حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کو ''آخری نبی'' ماننا ضرویات دین سے ہے، اس حقیقتِ ایمانی پر کتاب و سنت کے فرمودات ناطق (۱) ہیں۔

اب اسی مرتد دجالی فرقے کے ایک کفش بردار نیاز مند کا یہ حیرت انگیز وایمان شکن بیان پڑھ جایئے جسے قادیانی فرقہ خود کو مسلمان ثابت کرنے کے لیے بطور تاویل پیش کرتا ہے، لکھتا ہے:

''بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ احمدی (قادیانی) ختم نبوت کے قائل نہیں اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ محض دھوکے اور ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ جب احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور کلمہ شہادت پر یقین رکھتے ہیں تو یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ ختم نبوت کے منکر ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ مانیں؟!

قرآن کریم میں صاف طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ﴾

''محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم میں کسی جوان مرد کے باپ نہ ہیں نہ آئندہ ہوں گے، لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں''۔

---

(۱) سورۃ الاحزاب: ٤٠ : ﴿مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ﴾ ''محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے''۔ **الحدیث**: **قال النبی** ﷺ: ﴿**أنا خاتم النبیین لا نبی بعدی**﴾، ترمذی فی السنن، کتاب: الفتن، باب: ماجاء لاتقوم الساعة حتی یخرج کذابون، الرقم: ۲۲۱۹

قرآن کریم پر ایمان رکھنے والا آدمی اس آیت کا انکار کس طرح کرسکتا ہے؟ پس احمدیوں کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعوذ باللہ خاتم النبیین نہیں تھے۔ جو کچھ احمدی کہتے ہیں وہ صرف یہ ہے کہ خاتم النبیین کے وہ معنی جو اس وقت مسلمانوں میں رائج ہیں نہ تو قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت پر چسپاں ہوتے ہیں اور نہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وشان اس طرح ظاہر ہوتی ہے جس عزت اور شان کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے''۔(۱)

مذکورہ بالا قادیانی عبارت (جسے وہ اپنے کفریات صریح متعین کو ایمانی ثابت کرنے کے لئے بطور تاویل پیش کرتے ہیں) سے یہ بات اچھی طرح صاف ہوگئی کہ وہ سرکار انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین کا انکار نہیں کرتے بلکہ خاتم النبیین کے اس معنی کا انکار کرتے ہیں جو عام مسلمانوں میں رائج ہیں۔

اب یہاں یہ دیکھنا ہے کہ خاتم النبیین کا وہ کون سا معنی ہے جو عام مسلمانوں میں رائج ہے اور سب سے پہلے کس نے اس معنی کا انکار کیا ہے.....تو اس سلسلے میں پھر قادیانی کتاب سے اس عبارت کو پڑھ جایئے، لکھتا ہے:

''تمام مسلمان فرقوں کا اس پر اتفاق ہے کہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں کیونکہ قرآن مجید کی نص: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ میں آپ کو خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے، نیز اس امر پر بھی تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ

(۱) قادیانی رسالہ :خاتم النبیین کا بہترین معنی، ماخوذ از: تبلیغی جماعت: ۲۸۱، ۲۸۲، علامہ ارشدالقادری علیہ الرحمۃ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے خاتم النبیین بطور مدح وفضیلت ذکر ہوا ہے۔

اب سوال صرف یہ ہے کہ لفظ خاتم النبیین کے کیا معنی ہیں۔ یقیناً اس کے معنی ایسے ہی ہونے چاہئیں جن سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت اور مدح ثابت ہو اس بنا پر حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے عوام کے معنوں (یعنی آخری نبی ماننے) کو نادرست قرار دیا ہے، آپ تحریر فرماتے ہیں: ﴿عوام کے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ''خاتم'' ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد ہے اور آپ سب سے ''آخری نبی'' ہیں،

مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم اور تاخرزمانی میں بالذات کوئی فضیلت نہیں، پھر مقام مدح میں ﴿وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ فرمانا اس (یعنی آخری نبی ماننے کی) صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے؟﴾(۱)'۔(۲)

قادیانی و ''قاسمی'' جرمِ انحراف کا جوہری نقطہ:

قادیانی کتب کی مذکورہ بالا عبارت سے چند باتیں معلوم ہوئیں جو درج ذیل ہیں:

۱۔ پہلی بات تو یہ معلوم ہوئی کہ مولانا قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کی صراحت کے مطابق خاتم النبیین کے لفظ سے حضور نبی آخرالزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ''آخری نبی'' ماننا معاذ اللہ یہ ناسمجھوں بیوقوفوں کا خیال محض ہے جو کہ قرآن کی آیت کے خلاف ہے اور جب خلاف ہوگا تو یہ کفر ہی ہوگا۔

---

(۱) تحذیر الناس، ص:۵، مولوی قاسم نانوتوی مشہور از بانئ دیوبند

(۲) قادیانی رسالہ: خاتم النبیین کا بہترین معنی، ص:۱ ماخوذ از: تبلیغی جماعت: ۲۸۲، ۲۸۳، علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ

جب کہ سمجھ دار لوگ خاتم النبیین سے حضور علیہ السلام کو ''آخری نبی'' نہیں مانتے، اُنہیں سمجھداروں میں ایک سمجھدار مولانا نانوتوی صاحب بھی ہیں۔

۲۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اس معنی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے یعنی حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ''آخری نبی'' ہونے کا انکار قادیانیوں سے پہلے مولانا نانوتوی صاحب بانی دیوبند نے کیا ہے۔ کیونکہ قادیانی جماعت کے لوگ اس سلسلے میں نانوتوی صاحب ہی کو اپنا امام مانتے ہیں، اگر انہوں نے انکار میں پہل کی ہوتی تو نانوتوی صاحب بانی دیوبند کی اعتقادی پیروی کا دعویٰ ہرگز نہ کرتے جیسا کہ قادیانی مصنف اس امر واقع کا اعتراف اس والہانہ انداز میں کرتا ہے: ﴿جماعت احمدیہ خاتم النبیین کے معنوں اور تشریح میں اسی مسلک پر قائم ہے جو ہم نے سطور بالا میں جناب مولوی محمد قاسم نانوتوی کے حوالہ جات سے ذکر کیا ہے﴾ (۱)

صلح کلیت و دیوبندیت، قادیانیت کے طرز استدلال و ارتکاب کفر و ضلال میں ہم آہنگی:

۳۔ اور تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ خاتم النبیین بمعنی ''آخری نبی'' کے انکار کے سلسلے میں قادیانی، مولوی قاسم نانوتوی بانی دیوبند کا طرزِ استدلال و مفسدانہ تاویل اور نقطۂ نظر ایک ہے جس سے کہ مولوی محمد عمر صاحب مداپوری بالکلیہ متفق ہیں، کیونکہ جن اقانیم اربعہ دیوبند کے کفریات صریح متعین و التزامی کی تاویلات کو جائز و ایمان افروز قرار دے کر ان کو مسلمان بتایا گیا انہیں میں سے ایک ''نامسلمان'' مولوی قاسم نانوتوی صاحب بھی ہیں کہ وہاں بھی کفر کو ایمان ثابت کرنے کے لئے

---

(۱) افادات قاسمیہ، ص:۱٦، ماخوذ از تبلیغی جماعت:۲۸٤

حدیث پاک کا سہارا لیا گیا اور یہاں بھی ''مقام مدح'' کہہ کر حضور ہی کی عظمت و برتری کو بنیاد بنایا جارہا ہے.....، وہاں بھی کہا گیا کہ: ''چونکہ وہ اپنی کفری عبارتوں کی تاویل کرتے ہیں اس لے میں کافر نہیں کہتا''.....،اور یہاں بھی کہا گیا کہ: ''آخری نبی کا معنی عوام میں رائج ہے اور ''عوام کا خیال'' قرآن کے خلاف ہے اس لیے ہم چالاک لوگ نہیں مانتے''.....۔

اتنی عظیم مطابقتوں کے بعد اب کون سخت جان یہ کہہ سکتا ہے کہ اس مسئلہ انحراف عن الحق میں تینوں کا نقطۂ نظر الگ الگ ہے؟!

دنیا سے اگر انصاف و دیانت کو ختم نہ مان لیا گیا ہو تو اب اس سے انکار یقیناً تقدیر الٰہی سے جنگ وخود کی منحرفانہ تکذیب ہے کہ وہ لوگ بھی اسلام کا نام لے کر کفر کی تبلیغ کرتے ہیں اور یہ نیاز مند بھی پیری مریدی، سلوک ومعرفت، بیعت وخلافت وتصوف واِرادت کا ڈنکا پیٹ کر بے دین بنانے کی مہم چلا رہے ہیں، عقیدۂ حق اہل سنت وجماعت کی سلامتی کو تینوں سے خطرہ ہے۔

اتنی تفصیل کے بعد بھی اگر صلح کلیت کی ہلاکت خیزیوں کو محسوس کرنے کی راہ میں ظاہری تقویٰ طہارت ،عبادت و ریاضت، بیعت وخلافت،تصوف وسلوک ومعرفت کی سحر انگیزیاں یا کوئی دیوار نفسانیت حائل کرلی جاتی ہے تو ایسوں کے لیے لغات میں اس سے ہلکا کوئی لفظ ہی نہیں ہے کہ اپنے ایمان کا بد ترین دشمن وہ خود ہے۔

ایسوں کی شانِ خباثت پر قرآن ناطق: ﴿مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاءِ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا﴾(۱)

''بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اس کے لیے کوئی راہ نہ پائے گا۔'' (کنزالایمان) **معاذ اللّٰہ رب العٰلمین**

(۱) سورۃ النساء:۱۴۳

مَسلَکِ مُجَدّدُ اَلف ثانِی دَر رَدّ صُلح کُلّیَتْ طُغیَانِی:

امام اہل سنت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی نقشبندی علیہ رحمۃ اللہ الہادی (م:۱۰۳۴ھ) کے مندرجہ ذیل اعتقاد کو بنگاہ انصاف ودیانت ملاحظہ فرمائیے اور پھر یہ فیصلہ آپ خود کر لیجئے گا کہ خود کو ''مجددی'' گمان کرنے والے اور کہلوانے والے اطفال الموالین وسفہاء الاحلام کیا حضور امام ربانی علیہ الرحمۃ السبحانی کے اعتقاد ومسلک پر قائم ہیں بھی یا نہیں؟

اور ''مجددیت'' کا لیبل، اسٹیکر ایمان کے شاطر وسفاک لُٹیروں شکاریوں کا ''مایاجال''، محض ہے یا نہیں؟

اور ہماری تمام روشن دلیلیں وہی ایمان افروز وکفر والحاد شکن ہیں یا نہیں جنہیں ہم اہل سنت تمام منکرینِ اجماعِ اُمّت فرقوں (جیسے: غیر مقلدین و روافض وغیرہا) کے ردّ وابطال میں کتاب وسنّت سے پیش کرتے ہیں جنہیں آج ہمیں منحرفین عن الجماعۃ المسلمین، رہبانیتِ الحادی کے داعیان و مدعیان کے روبرو، اُن کے ردّ وابطال میں پیش کرنی پڑ رہی ہیں؟

اور سوادِ اعظم اہل سنت وجماعت کے بنیادی اعتقادی اصولوں سے منحرف ہوکر رہبانیت الحادی کو روحانیت الہامی متصور کرنے والے ''دجـــــالـــون کذابون'' کے مطلقاً مصداق ہیں یا نہیں؟

ایسے تمام سوالات کے جواب حجّت اللہ القاہرہ کی صورت میں ملاحظہ کرنے کے لئے امام ربّانی، حقّانی یلغار بر صلح کلیّتِ اکبر مکّار، مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ السبحانی کی بارگاہ میں چلتے ہیں، اُن کے مقدس ومنوّر، کفر والحاد شکن وایمان افروز یعنی ''رہبانیتِ ملحدانہ سے دفاع سُنّیت'' پر مبنی بیانات

کو بحرِ حیرت واستعجاب میں ڈوب کر پڑھئے۔

(۱) کشف خلافِ شریعت تو زندیقیت:

آپ مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں:

”استدلال وکشف ہر چند مخالفِ شریعت ست مردود ست کل حقیقة ردته الشریعة فهو زندقة“۔(۱)	استدلال اور کشف جو کچھ بھی شریعت کے خلاف ہو مردود ہے، جس حقیقت کو بھی شریعت رد فرمادے تو وہ زندیقیت اور بے دینی ہے۔

صاحبان! اب آپ ہی بتائیے، کیا **الکفرة ملة واحده** کو مسلمان ثابت کرنا ”شریعت مخالف“ اقدام ہے یا نہیں؟ اور ایسوں کو اولیائے کاملین میں شمار کرنا بمطابق فرمانِ امام ربّانی زندیقیت ہے یا نہیں؟

سرتاسر منحرف عن الحق پھر بھی دعویٰ کہ ایمان میں غرق؟!

(۲) علمائے اہل سنت کے علوم وعقائد سے انحراف ضلالت و ہلاکت:

مزید فرماتے ہیں:

مصداق صحت کشف والهام مطابقت ست با علومِ علمائے اہل سنت، اگر سرِ موئے مخالف ست	اولیائے کرام وصوفیائے عظام نفعنا اللہ تعالیٰ ببرکاتہم القدسیہ فی الدین والدنیا والآخرہ کے کشف والہام کے درست وصحیح ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ علمائے اہل سُنّت

(۱) مکتوباتِ امام ربّانی، مکتوب نمبر:۴۳، ص:۵۹/۱

از دائـــرۂ صــواب بیرون ست **هذا هو العلم الصحیح والحق الصریح فمـــاذا بـعـد الـحـق الاالضّلٰل**''.(۱)

دامت برکاتہم کے علوم وعقائد کے مطابق ہو، اگر ایک بال برابر بھی ان سے مخالف ہے تو دائرۂ صحت سے باہر ہے، یہی علم صحیح اور حق صریح ہے تو اس کے سوا جو کچھ ہے گمراہی کے سوا اور کیا ہے''۔

امام ربانی علیہ الرحمہ فرمارہے ہیں کہ کسی بظاہر ولی صفت کے بھی کشف و الہام اگر علمائے اہل سنت کے علوم وعقائد کے مطابق نہیں ہیں تو وہ کشف والہام شیطانی ہیں رحمانی ہرگز نہیں۔

پھر بمطابق قولِ امام ربّانی ''ایک بال'' ہی نہیں بلکہ سرتا سر مخالفت علمائے اہل سنت کس وادیٔ ضلالت میں چھلانگ ہے؟ سوچنے وعبرت حاصل کرنے کا مقام ہے۔

علمائے اهل سنت کے عقائد واستنباط کی پیروی لازم:

امام ربّانی علیہ الرحمۃ السبحانی دنیائے صلح کلیت کے تابوتِ ضلالت میں آخری کیل ٹھونکتے ہوئے لکھتے ہیں:

''آنچه برما وشما لازم ست تصحیحِ عقائد ست بمقتضائے کتاب و سنت بر نہجیکه علمائے اہل حق شکر الله سعیہم

وہ جو ہم پر اور تم پر لازم ہے عقیدوں کو قرآن عظیم وحدیث کریم کے مطابق اسی طور پر صحیح کرنا ہے جس طور پر حضرات علمائے اہل سنت نے (اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو قبول

(۱) مکتوباتِ امام ربّانی ،مکتوب نمبر:۱۱۲،ص:۱۳٤

از کتاب و سنت آں عقائد را فہمیدہ اند و از انجا اخذ کردہ .چہ فہمیدنِ ما و شما ازحیّزاعتبار ساقط ست اگر موافق افہام ایں بزرگواراں نباشد ، زیراکہ ہر مبتدع وضال احکامِ باطلہ خود را از کتاب وسنت می فہمد واز آنجا اخذ می نماید والحال انہ لا یعنی من الحق شیئا''. (۱)

فرمائے) قرآن وحدیث سے ان عقائد کو سمجھا اوران سے استنباط کیا ہے، کیوں کہ ہمارا تمہارا سمجھنا اگر ان بزرگواروں کی سمجھ کے مطابق نہ ہوتو درجۂ اعتبار سے ساقط ہے۔ اس لیے کہ مسلمان کہلوانے والا ہر ایک بدمذہب وگمراہ اپنے باطل عقیدوں کو قرآن و حدیث ہی سے سمجھنے کا ادعا کرتا ہے اوراپنے گمان میں انھیں سے استنباط کرتا ہے، حالاں کہ وہ حق کی جگہ کچھ بھی کام نہیں دیتا۔

کیا دنیائے اسلام اہل سنت و جماعت کا کتاب وسنّت سے مستنبط یہ **بنیادی اجماعی عقیدہ** نہیں ہے کہ ''ضروریات دین کا منکر کافر ومرتد ہے اورایسا کہ ﴿**من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر؟**﴾''۔

اورایسوں کی کفریات صریح متعین والتزامی کو''تاویلاتِ ایمانی'' کا لیبل لگا کر مسلمان قرار دینا جن کے کفروارتداد پر خود قائلین کے خون گرم نیازمند متفق ہیں، کیا یہ'' کتاب وسنّت سے کفرِ خالص کو ایمان ثابت کرنے کا گمانِ باطل''اور کتاب وسنّت سے مستنبط اجماعی اصولِ عقائد اہل سنت کی صریح تکذیب اور مسلک امام ربانی علیہ الرحمہ سے انحراف نہیں ہے؟ کیا امام ربانی علیہ الرحمہ نے معاذ اللہ یہ فرمایا ہے کہ علمائے اہل سنت کے مستنبط اصول عقائد کو مردود مانو تو میرے نیازمند، مجدّدی ہو جاؤ گے؟

(۱) مکتوباتِ امام ربّانی، مکتوب نمبر:۱۵۷، ص:۱۵۸/۱

کیا اقانیم اربعہ دیوبند اور حوارین دجال قادیانی و روافض خود کے عقائد کفر وضلال قرآن وحدیث سے ثابت نہیں کرتے؟

غیورانِ اہل سنت! آپ اِس حقیقتِ ضلالت سے بھی بخوبی واقف ہوں گے کہ مذکورہ تمام روشن دلائل و براہین کے مطالعہ کے بعد بھی ظاہری تقویٰ طہارت کی سحر انگیزیوں کی مدہوشیوں میں لپٹے بت ٹس سے مس نہیں ہوں گے، لیکن ان کی ذلت ورسوائی کے لیے کیا یہ تازیانہ کم ہولناک ہے کہ جس امام ربانی علیہ الرحمہ کی پیروی کا یہ دعویٰ کرتے ہیں، خود انھوں نے ہی یہ بھی لکھ کر دنیائے صلح کلیت کو لاوارث، بے دین وگمراہ اور ملحدانہ رہبانیت وزندیقیت کا داعی ومدعی قرار دے دیا، پڑھئے اور عبرت حاصل کیجئے۔ لکھتے ہیں:

"خبث اعتقاد کہ مخالف معتقدات اہل سنت ست سَمٌّ قاتل ست، کہ بموت ابدی وعقاب سرمدی رساند، مداہنت و مساہلت در عمل امید مغفرت دارد اما مداہنت اعتقادی گنجائش مغفرت نہ دارد"۔(۱)

یعنی ''جو عقیدہ اہل سنت کے عقائد کے مخالف ہے اس کی خباثت وشناعت زہر قاتل ہے کہ ہمیشہ کی موت اور دوامی عقاب تک پہنچاتی ہے۔ عمل میں سستی اور کاہلی پر تو مغفرت کی امید ہے، لیکن اعتقادات میں سستی وغفلت کے بخشے جانے کی امید نہیں ہے''۔

''اعتقاد میں کوتاہی قابل بخشش نہیں'' العیاذ باللہ، جب مدارِ نجات اعتقاد ہی ہے تو اصولِ عقائد میں مخالفتِ اہل سنت کے ارتکاب کے بعد کیا نجات کا گمان بھی کیا جا سکتا ہے؟؟

(۱) مکتوباتِ امام ربّانی، مکتوب نمبر:٦٧، ص:١٢٥/٢

میں کہوں گا اگر کسی کی آنکھوں میں شخصیت پرستی کا موتیا بند اتر آیا ہے تو اپنے دُم چھلوں سے پڑھوا کر سُن لے!

امام ربّانی علیہ الرحمہ یہی فرما رہے ہیں۔

اگر اتنے سے بھی چھینک نہ ٹوٹے تو اس فرمان عبرت نشان امام ربّانی علیہ الرحمۃ اللہ السبحان کو بھی سن لے۔ لکھتے ہیں:

''وتعلمون ان بقية الخلاف مع الشريعة ناشئة عن سقم في الحال وخلل فيه ولو صدق الحال ما خالف الشريعة الحقة وبالجملة خلاف الشريعة دليل الزندقة وعلامة الالحاد''(۱)

''اور تم یہ جانتے ہو کہ شریعت کے ساتھ جو کچھ مخالفت باقی رہ جاتی ہے، اس کا سبب یہی ہے کہ (اتباع ہواء نفسی کے زیر اثر) حال میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے، خلل پڑ جاتا ہے۔ اور اگر حال سچا ہوتا تو شریعت حقہ کے خلاف (قطعاً) نہ ہوتا۔ اور خلاصۂ کلام یہ ہے کہ شریعت کی مخالفت زندیقی کی دلیل اور بے دینی کی علامت ہے''۔

کیا یہ ''حال کی خرابی'' ہی نہیں تھی جو شیخینِ صلح کلیت نے ''علمائے حق کو ابلیسی گناہ کا مرتکب قرار دے کر شاتمانِ رسالت مآب ﷺ کو مسلمانی کا سرٹیفکیٹ دے دیا تھا؟!''(۲)، اور اسی کو امام ربّانی علیہ الرحمۃ الحنّانی بے دینی وزندیقی کی علامت بتا رہے ہیں۔

---

(۱) مکتوباتِ امام ربّانی، مکتوب نمبر: ۲۸۹، ص: ۳۹۸/۱

(۲) پمفلٹ مولوی عمر، ماخوذ از اظہارِ حقیقت، ص: ۹، حضور شارح بخاری علیہ رحمہ

مزید ضربِ حق: رہبانیتِ الحادی کی دھجّیاں بکھیرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"اگر معلوم شود کہ شخصے برابر خر دل از صراط مستقیم ایں بزرگواراں جدا افتادہ است صحبتِ او را سَمِّ قاتل باید دانست ومجالستِ او را زہر افعیٰ باید انگاشت، طالب علمان بیباك از ہر فرقۂ کہ باشند لصوص دین اند اجتناب از صحبت اینہا نیز از ضروریات ست واین ہمہ فتنہ وفساد کہ در دین پیدا شدہ است از شومئی ایں جماعت ست کہ بواسطۂ حطام دنیوی آخرت خود را برباد دادہ اند۔ (الآیۃ):﴿ أُولٰئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَۃَ بِالْھُدیٰ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُھُمْ وَمَا کَانُوْا مُھْتَدِیْنَ﴾(۱)" (۲)

"اگر معلوم ہوجائے کہ کوئی شخص بزرگواروں (علمائے حق) کے طریقہ ووسیدھے راستے سے رائی برابر بھی الگ پڑ گیا ہے تو اس کی صحبت کو زہر قاتل سمجھنا چاہیے اور اس کے پاس اٹھنے بیٹھنے کو سانپ کا زہر جاننا چاہیے، بیباک ملانے جس فرقے کے بھی ہوں دین کے چور ہیں ان کی صحبت سے پرہیز رکھنا ضروری ہے اور یہ جو کچھ فتنہ وفساد دین میں پیدا ہوا ہے انھیں بد مذہب ملاؤں کی جماعت کی نحوست کے سبب ہے، جنھوں نے دنیا کی تھوڑی حقیر پونجی (مال وزر یا ظاہری تقویٰ وطہارت وپارسائی کی شہرت پھیلانے) کے واسطے اپنی آخرت کو برباد کردیا (﴿یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی تو ان کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سودے کی راہ نہ جانتے تھے﴾)۔

(۱) سورۃ البقرۃ:۱٦

(۲) مکتوباتِ امام ربّانی، مکتوب نمبر:۲۱۳، ص:۱/۲۱۸

صاحبان غور فرمائیں!

حضور مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ طریق علمائے اہل سنت سے منحرف ،داعیانِ الی الشر و مُدعیانِ رہبانیتِ الحادیوں کی شان خباثت میں:

''اُن کوزندیق و بے ایمان'' .....فرمارہے ہیں،

''اُن کی اعتقادی پلیدگی زہر قاتل''.....فرمارہے ہیں،

''اُن کوجہنمی''.....فرمارہے ہیں،

''اُن کی صحبت سانپ کا زہر قاتل''.....فرمارہے ہیں،

''اُن کودین وایمان کا چورڈاکو''.....فرمارہے ہیں،

''اُن کو فسادفی الدین کا مرتکب''.....فرمارہے ہیں،

اوران سب خباثتوں کا''مجموعۂ خبث''صلح کلیت وملحدانہ رہبانیت کوآیت قرآنیہ کا مطلقاً مصداق فرما کر حجت اللہ کا قیام فرمادیتے ہیں کہ:

﴿اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِا لْھُدیٰ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَ تُھُمْ وَمَا کَانُوْا مُھْتَدِیْنَ﴾

صدق اللہ العظیم ومعاذ اللہ رب العٰلمین۔

مفسداتِ صلح کلّیت کے ردّو ابطال میں پیش کی گئی سلسلہ وار روشن شہادتوں کے درمیان سے جو چونکا دینے والی صورتِ حال اُبھر کر سامنے آتی ہے وہ یہی ہے کہ احادیث کریمہ کثیرہ میں جس عفریت: رہبانیتِ الحادی یعنی انحراف عن اہل السنّت والجماعت کوجہنّمی ہونے کی غضبناک بشارت سنائی گئی ہے،ارشادامام ربّانی علیہ الرحمۃ المنّانی اُن کی مفصل تفسیر ہے،

یہاں میں ایک بار پھرعرض کروں گا کہ جن دلائلِ کتاب وسنت واقوالِ اکابرین اُمت کوعلمائے اہلِ سنت تمام بددین،بد مذہب مرتدین یعنی منکرینِ

ضروریاتِ دین: نام نہاد کلمہ گو و نام نہاد اہل قبلہ (روافضیت، قادیانیت، وہابیت، بہائیت، نیچریت وغیرہا فرقۂ باطلہ) کے ردّ و ابطال کی صورتِ حجّت اللہ قاہرہ میں پیش کر کے سادہ لوح سُنّی عوام کے عقیدۂ ایمان کی حفاظت فرماتے ہیں، آج اُنہیں روشن دلائل سے صلح کلّیت کو بے نقاب کیا جارہا ہے، ایسے میں نام نہاد نیازمندانِ مجدّدیت کے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے یا نہیں کہ خود مسلکِ امام ربّانی سے سرتاسر منحرف، مگر پھر بھی دعویٰ کہ اُلفتِ مجدّدیت میں غرق!

حکمِ حسام الحرمین شریف کی تکذیب خود کی کافرانہ تکذیب:

غیورانِ اہل سُنّت! حضور مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ الرحمانی کے اس اعتقاد بلکہ ''فتوئے دِلشاد دررَدِّ صلح کلّیتی فساد'' کو ملاحظہ فرمانے سے پیشتر میں مدنی التجا کروں گا کہ آنجہانی مولوی محمد عمر صاحب و مولوی اکرام الحق صاحب کے اعتقاد اور حکمِ حسام الحرمین شریف پر اپنی توجہات ایک بار پھر سے مرکوز فرمالیں، اور پھر مسلکِ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ المنّانی کے باغی طاغی پارساؤں کے چہرۂ منافقت سے نقاب پارسائیت کو اُلٹتی عبارتوں کو انھیں سانسوں میں پڑھ جایئے، پارساؤں کو دربدر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ایمان عبارت از تصدیق قلبی ست بآنچہ از دین بطریق ضرورت و تواتر بما رسیدہ است واقرار لسان نیز رکن ایمان گفتہ اند کہ

''یعنی ایمان ان تمام باتوں کو دل سے سچا ماننے کا نام ہے جو ضرورت اور تواتر کے ساتھ ہم تک پہنچی ہیں اور زبان سے ان کی سچائی کے اقرار کو بھی علمائے اسلام نے ایمان کا رُکن بتایا ہے جو بوقت اکراہ شرعی ساقط ہوجاتا ہے (یعنی علمائے

احتمال سقوط دارد، علامت ایں تصدیق تبری ست از کفر وبیزاری از کافری وآنچہ در کافری است از خصائص ولوازم آں ہمچناں بستن زنار ومثل آں، واگر عیاذا باللّٰہ سبحٰنہ با دعوائے ایں تصدیق تبرا از کفرنہ نماید مصدق ومبین ست کہ بداغ ارتداد متسم ست وفی الحقیقۃ حکم او حکم منافق ست لا الیٰ ہٰؤلاء ولا الیٰ ہٰؤلاء پس در تحقیق ایمان از تبریِ کفر چارہ نبود''(۱)

دین نے جسے رُکن دین بتایا ہے اُس کی)تصدیق کی علامت یہ ہے کہ کفروکفّار سےاورکفری باتوں سےتبری بیزاری کرےاور جو کچھ کافروں کے دین و مذہب کی چیزیں ہیں ان سب سے بیزار ہو، جیسے زُنّار باندھنااور اس کے سوااور شعائر کفر،اوراگر معاذ اللہ اس تصدیق کے دعوے کے ساتھ کوئی شخص کفر کی باتوں سے تبری نہ کرے تو اس بات کا کھلا ہوا ثبوت دے رہا ہے کہ وہ ارتداد کے داغوں سے داغدار ہےاور درحقیقت اس کا حکم منافق کا حکم ہے کہ نہ مسلمانوں میں داخل ہے نہ کھلے کافروں میں شامل ہے،توایمان حاصل کرنے اور مسلمان ہونے کے لیے کفری باتوں سے تبری وبیزاری لازم ہے''۔

غور کیجئے جناب! حضورامام ربانی علیہ الرحمۃ المنانی کے کہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ علمائے اہل سنت نے جن عقائد کوضروریات دین میں شمار کیا ہے، ان کی تکذیب معاذ اللہ مسلمان ہونے کی دلیل ہے، بلکہ مقصود یہ ہے کہ جن عقائد کی تصدیق کو علمائے اسلام نے رُکنِ دین قرار دیا ہے،اس کی تکذیب ضروریات دین کا انکاراور

(۱)مکتوباتِ امام ربّانی،مکتوب نمبر:۲۶۶،ص:۱/۳۲۵

بالاجماع کفر ہے، جیسے کہ حسام الحرمین شریف کے عقائد واحکام کی تصدیق، جسے علمائے حرمین طیّبین نے بھی فی زماننا رُکنِ دین سے بتایا ہے اور تکذیب کو کفر صریح۔

ہوسکتا ہے کوئی برخوردار نیاز مند چونچ پھاڑ کر یہ کہہ بیٹھے کہ ہمارے شیخ طریقت نے تو علمائے دیوبند کی کفری عبارتوں کو کفری مانا ہے اور ان سے تبری و بیزاری کا اظہار بھی کیا ہے، اس لیے ہم مجددی ہیں۔ تو میں عرض کروں گا کہ مذکورہ بالا بیان پھر سے پڑھا جائے! امام ربانی علیہ الرحمۃ الدیّانی ''**از کفر وبیزاری از کافری**'' فرمارہے ہیں، یہ نہیں فرمارہے ہیں کہ کفری اقوال سے بیزاری وتبری کرو، لیکن قائل کی کفری تاویل کو ایمانی قرار دے کر قائل کو ٹنا ٹن مسلمان جانو۔

اور ایسوں کی کفریاتِ التزامی وصریح متعین کو ایمانی تاویل کا اسٹیکر لگا کر مسلمان قرار دینا جن کے کفر وضلال پر خود قائلین کے نیاز مند بالاجماع متفق، کیا امام ربانی علیہ الرحمۃ البرہانی کا یہی مسلک ہے؟ میں کہتا ہوں اگر اس سے بھی تیز دھوپ چاہیے تو کھلی دوپہر کے بے غبار اجالے میں آیئے اور آنکھوں سے شخصیت پرستی کی اندھی عینک اتار کر اس حکم ایمان افروز وکفر شکن کو بھی پڑھ جایئے۔ لکھتے ہیں:

''مجرد تَفُوُّہ بکلمۂ شہادت در اسلام کافی نیست، تصدیق جمیع ما عُلِمَ مجیئہ من الدین	یعنی ''زبان سے خالی کلمۂ شہادت پڑھ لینا مسلمان ہونے کے لیے کافی نہیں ہے، تمام مسائل ضروریہ دینیہ کی تصدیق ضروری ہے،

ضرورة باید و تبری از کفر و کافری نیز در کار ست، تا اسلام صورت بند دو دونه خرط القتاد"۔(۱)

اور کفر و کفار سے بیزاری بھی لازم ہے، تو اسلام حاصل ہوگا بغیر اس کے آدمی ہر گز مسلمان نہ ہوگا''۔

لیجئے جناب! امام ربانی علیہ الرحمۃ المنّانی نے آنجہانی مولوی محمد عمر صاحب ومولوی اکرام الحق صاحب کے اعتقاد وان کے ظاہری تقویٰ وطہارت، عبادت وریاضت کی سحر انگیزیوں سے مدہوش نیاز مندوں کو کتنے واضح انداز میں منحرف عن جماعۃ المسلمین اہل سنت و جماعت، باطل ونا مسلمان لعین و بے ایمان زندیق ثابت فرمادیا کہ ''نہ گھر کا چھوڑا نہ گھاٹ کا''۔

صاحبو! کیا دنیائے صلح کلیت کے لیے کوئی جائے پناہ باقی رہ جاتی ہے؟

کتاب وسنّت کے فرامین.....صلح کلّیت کے خلاف،

کتب فقہ وتوضیحات علمائے اعلام.....صلح کلیت کے خلاف،

مسلکِ حضور صدر الشریعہ.....صلح کلیت کے خلاف،

مسلک حضور حافظ ملت.....صلح کلیت کے خلاف،

دستور اساسی الجامعۃ الاشرفیہ.....صلح کلیت کے خلاف،

حکمِ تحقیق الفتویٰ.....صلح کلیت کے خلاف،

مسلکِ مشائخ اشرفیت (اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)..صلح کلیت کے خلاف،

بلکہ کتب علمائے دیوبند کے انکشافات.....صلح کلیت کے خلاف،

(۱)مکتوباتِ امام ربّانی،مکتوب نمبر:۲٦٦،ص:۳۲۳/۱

اس سے بھی زنّاٹے دار تازیانہ یہ کہ:

مسلکِ امام ربّانی مجدّد الف ثانی.....صلح کلیت کے خلاف!

بلکہ صلح کلی خود اپنی صلح کلیت کے خلاف! کہ یہ بھی قادیانیوں، رافضیوں کو کافر مرتد مانتے ہیں، لیکن صبح قیامت تک ﴿کوئی صلح کلی اس گتھی کو سلجھانے کی ہمت نہیں کرے گا، کیوں کہ اس گتھی کو سلجھانا حقیقت میں اپنے گلے میں پھانسی کا پھندا ڈالنا ہے﴾[1] کہ قادیانیوں، رافضیوں کو مسلمان کیوں نہیں مانتے؟۔

﴿وَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الظَّاهِرَةُ﴾

ہم سُنّی بریلوی ہی مُجَدِّدِی ہیں:

مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ الرحمانی فرماتے ہیں:

''محبت خدائے عزوجل ومحبت رسول او علیہ وعلی آلہ الصلوات والتحیات بے دشمنئ دشمنان او صورت نہ بندد ۔ع:تولا بے تبرا نیست ممکن ایں جا صادق ست''۔(۲)

یعنی ''خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم کی محبت ان کے دشمنوں کی دشمنی کے بغیر حاصل ہی نہیں ہوسکتی، یہیں پر یہ مصرع صادق آتا ہے کہ: کسی کے دشمنوں سے بیزاری کے بغیر اس کی محبت ممکن ہی نہیں''۔

مزید فرماتے ہیں:

---

(۱)مقالات شارح بخاری:۷۸/۲،حضور شارح بخاری علیہ الرحمۃ

(۲)مکتوباتِ امام ربّانی،مکتوب نمبر:۲٦٦،ص:۳۲۵/۱

”ہر کسے را در دل تمنائے امرے ست از امور وتمنائے ایں فقیر شدت نمودن ست بدشمنان خداجل وعلاء ودشمنان پیغمبر او علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات واہانت رسانیدن ست بایں بے دولتاں وخوار دانستن ایشاں را والٰہۂ باطلۂ ایشاں را ویقین میرا نند کہ ہیچ عملے نزد حق جل وعلا از ایں عمل مرضئ تر نیست“۔ (۱)

”یعنی ہر ایک شخص کے دل میں کسی نہ کسی بات کی آرزو ہے اور میری دلی آرزو یہ ہے کہ اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں پر سختی وشدت کی جائے اور ان بدنصیبوں کو ذلت پہنچائی جائے اور ان کے جھوٹے معبودوں کو رسوا کیا جائے، آپ یقین جانیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک اس عمل سے زیادہ پسندیدہ کوئی عمل نہیں“۔

خدا کے دشمنوں کو کُتّے کی طرح دور رکھا جائے، مسلک امام ربّانی:

آپ فرماتے ہیں:

حق سبحٰنہ وتعالیٰ حبیب خود را علیہ وعلیٰ آلہ الصلواۃ والتحیۃ می فرماید: ﴿واغلظ علیھم﴾ پس پیغمبر خود را کہ موصوف بخُلقِ عظیم ست بجہاد کفّار غلظت

یعنی ”اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا کہ: ”کفر والوں پر سختی کرو“، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کہ خلق عظیم سے موصوف ہیں، ان کو سختی کرنے کے حکم کرنے سے معلوم ہوا کہ

(۱) مکتوباتِ امام ربّانی، مکتوب نمبر:۱۶۳، ص:۱/۱۶۵، ۱۶۶

بایشاں امر فرمود ، معلوم شد که غلظت بایشاں داخل خلق عظیم ست...، در رنگ سگاں ایشاں را دور باید داشت...،دوستی والفت باد دشمنان خدا منجر بدشمنی خدائے عزوجل ودشمنی پیغمبر او علے الصلوٰۃ والسلام می شود، شخصے گمان می کند که او از اہل اسلام ست وتصدیق ایمان باللہ ورسولہ دارد، اما نمی داند که ایں قسم اعمال شنیعہ دولت اسلام او را پاك وصاف می برد نعوذ باللّٰہ"۔(۱)

کفر والوں کے ساتھ شدّت سے پیش آنا خلق عظیم میں داخل ہے،خدا کے دشمنوں(کفّار و منافقین) کو کُتّے کی طرح دور رکھا جائے،ان کے ساتھ دوستی ومحبّت اللہ و رسول ﷺ کی دُشمنی تک پہونچادیتی ہے ،(منافقوں کے ظاہری تقویٰ طہارت،عبادت و ریاضت کے مایا جال سے) آدمی گمان کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے ،اللہ و رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان رکھتا ہے(اس لیے اُن سے دوستی رشتے داری رکھتا ہے) لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اس طرح کی بیہودہ حرکتیں اُس کے دین و ایمان کو غارت کردیتی ہیں۔نعوذ باللہ!۔"

اللّٰہ اکبر کبیرا! اس لیے مذکورہ اعتقاد و مسلک امام ربّانی مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ کا اتباع اور آیت: ﴿مَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ﴾ پر عمل کرتے ہوئے عاصی **محمد آصف رضا امجدی رضوی** عفی عنہ نے مسلک مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ: اہل سُنّت و جماعت، مسلکِ اعلیٰ حضرت

(۱)مکتوباتِ امام ربّانی،مکتوب نمبر:۱۶۳، ص:۱/۱۶۵،۱۶۶

سے منحرف تمام رشتوں ناتوں اور نسبتی بُتوں کو پُشتِ دیوار پر دے مارا کہ ''میں ان سے بالکلیہ بیزار و بری ہوں، اگر چہ وہ میرا کتنا ہی قریبی کیوں نہ رہا ہو''

الحمد للّٰہ و کفیٰ و سلامٌ علیٰ عبادہ الّذین اصطفیٰ،فداک أبی و أمی و نفسی و عیالی و اموالی یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیک وعلیٰ اٰلک و اصحابک و ذریتک و اھل بیتک وابنک الغوث الاعظم محی الدین عبد القادر الجیلانی اجمعین.

مسلکِ مشائخ اشرفیت در ردِّ صلح کلیت:

۱۔تاجدار کچھوچھہ شیخ المشائخ حضرت علامہ سید شاہ علی حسین صاحب اشرفی میاں علیہ الرحمۃ: آپ فرماتے ہیں:''میرا مسلک شریعت وطریقت میں وہی ہے جو حضور پرنور اعلیٰ حضرت مولیٰنا شاہ احمد رضا خاں بریلوی کا ہے''۔(۱)

۲۔ حضرت مولیٰنا سید شاہ معین الدین اشرف اشرفی جیلانی مدظلہ العالی، سجادہ نشین خانقاہ اشرفیہ ، کچھوچھہ شریف : آپ فرماتے ہیں:''مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہمارے دلوں کو عشق سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے روشن کیا ہے۔ملت پہ ان کا یہ ایک ایسا احسان ہے جس کے شکریے کے لیے عمریں درکار ہیں، انہوں

(۱)ماھنامہ سنی آواز،ناگپور،مئی ۔جون ۱۹۹۷ء،بحوالہ:امتیاز اھل سنت:۲۸۳

نے تیز آندھیوں کی زد پہ چراغ حق وصداقت روشن کیا اوراس کی حفاظت کے لیے ہرطرح کا سامان فراہم کیا۔آج ملی وقار وعظمت پہ جب کوئی غلط نگاہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے تو ہم اُنہیں کے فراہم کردہ سامان (علم وفن) سے اس کا دفاع کرتے ہیں، وہ خود فرماتے ہیں:

﴿کلکِ رضا ہے نشترِ خونخوار برق بار÷ اعدا سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں﴾

اپنوں کے لیے ان کی ذات ہروقت شبنم فشاں رہتی لیکن اعدائے دین کے لیے وہ ذوالفقارِ حیدری بن جاتے، ان کا رنگِ سخن دیکھیے فرماتے ہیں:

﴿دشمنِ احمد پہ شدّت کیجئے ÷ ملحدوں سے کیا مروت کیجئے﴾

﴿غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل÷ یارسول اللہ کی کثرت کیجئے﴾

آج ہر طرف طوفان بدتمیزی برپا ہے،لوگ طرح طرح کے (باطل) خیالات پیش کررہے ہیں،حق اور باطل کے امتیاز کو مٹانے کی کوششیں بھی کی جارہی ہیں،اسلاف کے تقدس کو پامال کرنے کا جذبہ بھی فروغ پارہاہے،ایسے حالات میں ان کی تعلیمات ارشادات و پیغامات کو بڑے پیمانے پر عام وتام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ صدق وصفا کے نور سے ہر گھر روشن ومنور ہوجائے اور مسلم معاشرہ امن وشانتی کا گہوارہ بن جائے۔

پیغامِ رضا کی اشاعت وقت وحالات کا اہم تقاضا ہے اس کی اشاعت کا سلسلہ پورے آب وتاب کے ساتھ جاری رہنا چاہئے،**مسلکِ اعلیٰ حضرت ہماری شناخت ہے۔**''(۱)

۳۔حضور سید محمد ہاشمی میاں قبلہ کچھوچھوی مدظلہ العالی : آپ علامہ مفتی کوثر حسن صاحب قبلہ

(۱)امتیازِ اہلِ سنت،ص:۳۰،۳۱،مفتی رحمت اللّٰہ صدیقی مد ظلہ العالی

مصنف ''تحقیق جمیل درلزومِ کفر اسماعیل'' کے ایک اشتہار: ''حکمِ شرعی برہفواتِ ادیبی'' کے تہنیت نامہ میں رقم طراز ہیں: ''۸۶/۹۲ء حامی سنیت، قاطع نجدیت، ماحی صلح کلیت حضرت علامہ مفتی کوثر حسن صاحب! سلام و رحمت، آپ کا مطبوعہ اشتہار ''حکمِ شرعی برہفواتِ ادیبی'' نظر نواز ہوا جن کی روشنی میں یہ معلوم ہوا کہ ادیبی صاحب براہین، تحذیر الناس اور حفظ الایمان کی عبارت کفریہ کی شرعی اطلاع کے باوجود ان کے مصنّفین (یعنی اقانیم اربعہ دیوبند) کی تکفیر نہیں کرتے بلکہ کفریاتِ اسماعیل کی طرح (لزومی) سمجھ کر کف لسان کرتے ہیں، ادیبی صاحب کے مذکورہ بیان کے شرعی گواہوں کا ذکر بھی آپ کے اسی اشتہار میں ہے۔ حضرت مفتی صاحب! مولیٰ تعالیٰ آپ کی عمر اور علم میں مزید برکت عطا فرمائے۔

برتقدیر صحت نقل اقوالِ ادیبی شرعاً ادیبی صاحب پر بھی وہی حکم ہے جو فتاویٰ حسام الحرمین شریف میں (اقانیم اربعہ دیوبند:) تھانوی، نانوتوی، انبیٹھوی، گنگوہی کے لیے ہے جو حفظ الایمان، تحذیر الناس اور براہین قاطعہ کے کفر کو کفر اور اس کے قائل کو کافر نہ سمجھے وہ بھی شریعت مطہرہ میں کافر مرتد ہے۔

مولیٰ تعالیٰ سوادِ اعظم اہل سنت کو ہفوات ادیبی بلکہ کفریات ادیبی سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ غوث وخواجہ اور مخدوم ورضا کے صدقے میں آپ سے اسی طرح احقاق حق اور ابطال باطل کا کام لیتا رہے۔ (آمین) جزاک اللّٰہ فی الدارین خیرا۔ فقیر اشرفی گدائے جیلانی محمد ہاشمی اشرفی جیلانی۔ مؤرخہ ۲۷ اپریل ۱۹۹۷ء، نزیل پٹنہ بہار۔''(۱)

(۱) تحقیق جمیل در لزومِ کفر اسماعیل، ص: ۱۱۷، ۱۱۸، مفتی کوثر حسن رضوی

٤۔''مسلک اعلیٰ حضرت کی جو مخالفت کریے گا واللّٰہ العظیم اس کا خاتمہ ایمان پر نہ ہوگا''شہزادۂ خانقاہ حسنی حضوری سریّاں شریف اعظم گڑھ حضرت مولٰینا سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی نقشبندی مجددی قادری مدظلہ النورانی خطیب و امام باؤلا مسجد ممبئی:

آپ فرماتے ہیں:''اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کی دینی خدمات کا دائرہ بہت وسعت رکھتا ہے۔آپ نے اپنے عہد میں اسلام مخالف کسی قوت کو اُبھرنے نہیں دیا اور جو قوتیں اُبھر چکی تھیں ان کے چہروں کو پورے طور پر بے نقاب کر دیا۔اگر ہم ان کے رہنما اصولوں پر عمل کرتے تو باطل قوتیں بے اثر ہوکر رہ جاتیں۔انہوں نے قدم قدم پر ہماری رہنمائی کا فریضہ انجام دیا ہے۔ان کی بے لوث قربانیوں اور دینی خدمات کو دیکھتے ہوئے اکابر علماء ومشائخ نے جماعت اہل سنت کو ان سے منسوب کر دیا اس طرح مسلک اعلیٰ حضرت کی اصطلاح سامنے آئی۔

مسلک اعلیٰ حضرت کے آئینے میں اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ دیکھی جاسکتی ہے۔دین کا صحیح تصور اُنہیں کے پاس ہے جن کے سینوں میں مسلک اعلیٰ حضرت کی محبت کا چراغ جل رہا ہے **جو لوگ مسلکِ اعلیٰ حضرت کی مخالفت پہ کمر بستہ ہیں واللہ العظیم ان کا خاتمہ ایمان پر نہ ہوگا،وقت ہے صدق دل سے توبہ کرلیں رحمت الٰہی دستگیر ہوجائے گی۔''**(۱)

(۱)امتیازِ اہلِ سنت،ص:۲۸،۲۹،مفتی رحمت اللّٰہ صدیقی مد ظلہ العالی

مدارِ نجات تصدیقِ حق و جہاد بالقلب و واللسان، الحدیث: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

﴿اِنَّہٗ سَیُصِیْبُ اُمَّتِی فِی آخر الزَّمَانِ بَلاَءٌ شَدِیْدٌ، لَا یَنْجُوْ مِنْہ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَجَاھد عَلَیْہِ بِلِسَانِہٖ وَبِقَلْبِہٖ، فَذَالِکَ الَّذِیْ سَبَقَتْ لَہُ السَّوَابِقُ، وَرَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَصَدَّقَ بِہٖ﴾(۱)

''اخیر زمانے میں میری امت کو سخت مصیبت و آزمائش پیش آئے گی، اس سے وہی شخص نجات پائے گا جس نے اللہ کے دین کو پہچانا پھر اس پر اپنی زبان اور دل سے جہاد کیا، یہ وہ شخص ہے جس کے لیے پہلے ملنے والے انعامات ہیں اور وہ شخص نجات پائے گا جس نے اللہ کے دین کو پہچان کر اس کی تصدیق کی''۔

اب ناظرین کرام سے مدنی التجا ہے کہ صلح کُلیت کا اہل سنّت و جماعت سے مطلقاً انحراف ثابت ہونے و حق و باطل کی راہیں واضح ہو جانے کے بعد دینِ حق، مسلک برحق اہلِ سنت و جماعت:

مسلکِ مجدّد الف ثانی، مسلکِ مشائخ اشرفیت عترتِ رسالت، مسلکِ صدرِ شریعت، مسلک حافظِ ملت، مسلکِ شارح بخاری علیہم رحمۃ ربِّ العزت یعنی **مسلکِ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت** کی تصدیق مقدم رکھی جائے گی یا مفسد و باطل افکار ونظریات اور انکار ضروریات دین و دینی خیانت پر مبنی اعتقادِ صلح کُلیت کی قرآن و حدیث کے مخالف ہلاکت خیز حمایت؟!

﴿فاعتبروا یا اولی الابصار﴾

---

(۱) حدوث الفتن و جہاد اعیان السنن، ص: ۱۲۰، علامہ محمد احمد مصباحی

اسی لیے مفتی نظام الدین صاحب صدر شعبۂ افتا الجامعۃ الاشرفیہ فرماتے ہیں:

﴿مسلک اعلیٰ حضرت سے انحراف واختلاف باعثِ استحقاق جہنم وعذاب ہے﴾(۱)

العیاذ باللّٰہ رب العالمین!

قال اللّٰہ تبارک وتعالٰی فی شانِ جماعۃ المسلمین: ﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ م بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْ مِنِيْنَ نُوَ لِّهٖ مَا تَوَ لّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآ ءَ تْ مَصِيْرًا﴾ (۲) ''اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ راہِ حق اُس پر کھل چکی، اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور کیا ہی بری جگہ ہے پلٹنے کی۔''

اور فرمایا: ﴿لَا اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ﴾(۳)

''کچھ زبردستی نہیں دین میں، بیشک خوب جُدا ہوگئی نیکی راہ گمراہی سے۔''

اور فرمایا:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾(۴)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچّوں کے ساتھ ہو جاؤ۔''

---

(۱) مسلك اعلیٰ حضرت ص:۲۳، مفتی نظام الدین مصباحی

(۲) النساء:۱۱۵

(۳) سورۃ البقرۃ:۲۵۶،

(٤) سورۃ التوبۃ:۱۱۹

قال رسول اللّٰہ ﷺ فی شانِ جماعة المسلمین:

﴿لا یَزالُ اُمَّتِی اُمَّةً قَائِمَةً بِأَ مْرِ اللّٰهِ لَا یَضُرُّ هُمْ مَنْ خَذَ لَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَا تِیَهُمْ أَمْرُاللّٰهِ وَهُمْ عَلیٰ ذٰلِکَ﴾ (۱). متفق علیه و هٰذا لفظ البخاری۔

کہ ''میری اُمّت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گی جو ان کی مدد نہیں کرے گا یا اُن کی مخالفت کرے گا وہ اُنہیں کچھ نقصان نہ پہونچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر آئے گا اور وہ اُسی حالت (اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ)(۲) پر ہوں گے۔''

اور فرمایا: ﴿اِنَّه' سَیَکُوْنُ فِی آخِرِ هٰذِهِ الاُ مَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِهِمْ ،یَأْمُرُوْنَ بِا لْمَعْرُوْفِ وِیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ،وَیُقَاتِلُوْنَ أَهْلُ الْفِتَنِ﴾(۳)رواه البَیْهَقِیُّ فی الدلائل.

''بے شک! اس اُمّت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے لیے اجر اس اُمّت کے اوّلین کے برابر ہوگا، وہ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور فتنہ پرور لوگوں سے جہاد کریں گے۔''

﴿صدق اللّٰه العظیم و صدق رسوله النبی الکریم﴾

---

(۱)بخاری فی الصحیح، کتاب:المناقب سؤال المشرکین أن یرهم النبی ﷺ آیة فآراهم انشقاق القمر،۳/۱۳۳۱،الرقم:۲۴۴۲

(۲)سورة الفتح:۲۹

(۳)البیهقی فی الدلائل النّبوّة،۶/۵۱۳

اختتامی کلمات

امام اہل سنت امام ربّانی مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ السبحانی کے طریق کا اتباع کرتے ہوئے انہیں کے پاکیزہ الفاظ میں دعا گو ہوں کہ: ﴿و آں یک فرقۂ ناجیه اہلسنت و جماعت اند که مُلتزِمِ متابعتِ آں سرور علیه و علیٰ آله الصلاة والسلام و متابعتِ اصحابِ آں سرورعلیه و علیهم الصلوٰت والتسلیمات اند: اللّٰهم ثبتنا علیٰ معتقدات اهل السّنة و الجماعة و امتنا فی زمرتهم و احشرنا معهم: **رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابَ**﴾(۱) آمین بجاه سیدالمرسلین، خاتم النبیین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، رحمة للعٰلمین، راحة العاشقین، مراد المشتاقین، شمس العارفین، سراج السالکین، مصباح المقربین، محب الفقراء والیتٰمیٰ والمساکین، سید الثقلین، نبی الحرمین، امام القبلتین، وسیلتنا فی الدارین، محبوبِ ربّ المشرقین و ربّ المغربین، صاحبِ قاب وقوسین، جدالحسن والحسین، مولیٰنا و مولی الثقلین، ابی القاسم سیّدنا محمدابن عبدالله، نورامن نورالله، بلغ العلیٰ بکمالهٖ کشف الدجا بجماله، حسنت جمیع خصالهٖ صلّواعلیه وآلهٖ و اصحابهٖ وابنه الغوث الاعظم الجیلانی اجمعین وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین و علیٰ کُلّ ملٰئکته المقربین و علیٰ عبادالله الصالحین برحمتك یا ارحم الرّٰحمین۔

طالب دعائے مغفرت: ﴿خادم العلماء: محمد آصف رضا امجدی رضوی﴾

۲۰/ محرم الحرام، ۱۴۳۹ھ

(۱) مکتوباتِ امام ربّانی، مکتوب نمبر: ۲۸۹، ص: ۱۳۳/۲

﴿مُّذَبۡذَبِیۡنَ بَیۡنَ ذٰلِکَ لَآ اِلٰی ھٰٓؤُلَاءِ وَلَآ اِلٰی ھٰٓؤُلَاءِ﴾

''بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے۔''

رسالۂ مبارکہ:

اظہارِ حقیقت، ۱۴۱۶ھ

﴿مصنفہ حضور شارح بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان﴾

مدینۃ العلماء اہل السنۃ

کریم الدین پور، گھوسی، مئو، یوپی، الھند، ۲۷۵۳۰۴

اظہار حقیقت

﴿از: فقیہ عصر حضور شارح بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان﴾

☆بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ☆

رَبَّنَا افۡتَحۡ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَ قَوۡمِنَا بِالۡحَقِّ وَاَنۡتَ خَیۡرُ الۡفَاتِحِیۡنَ.

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی سیدالمرسلین

وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

بتاریخ ۱۲/ جمادی الاخری ۱۴۱۶ھ مطابق ۶/ نومبر ۱۹۹۵ء کو میری ایک رشتہ دار خاتون کا انتقال ہوگیا، میرے پاس ان کے گھر والوں نے اطلاع بھیجی، چوں کہ ان خاتون کے شوہر مولوی محمد عمر مداپوری کے مرید ہیں، اس لیے اندیشہ تھا کہ نماز جنازہ مولوی محمد عمر کے بھتیجے اور شاگرد وخلیفہ مولوی اکرام الحق پڑھائیں گے۔ جو صاحب خبر لے کر آئے تھے ان سے میں نے کہلا دیا تھا کہ اگر مولوی اکرام الحق نماز جنازہ پڑھائیں گے تو میں جنازے میں شرکت نہیں کروں گا۔ ان کے علاوہ اور کوئی بھی سنی عالم، حافظ پڑھائے مجھے کوئی اعتراض نہیں، لیکن ان لوگوں نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی اور نماز جنازہ کے لیے مولوی اکرام الحق کو آگے کر دیا، یہ دیکھ کر میں صف سے باہر نکل کر گھر چلا آیا۔

اس پر کچھ شر پسندوں نے بازاروں، ہوٹلوں میں اپنی سرشت کے مطابق مجھے جو جی میں آیا کہا اور کہہ رہے ہیں، اس لیے اب ضروری ہوا کہ میں اصل وہ وجہ شائع کردوں جس کی بنا پر میں نے مولوی اکرام الحق کے پیچھے نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ناظرین پہلے یہ معلوم کرلیں کہ مولوی محمد عمر اور مولوی اکرام الحق کا روحانی رشتہ شاتمان رسول دیوبندی اکابرین سے کیا ہے؟

دیوبندی مذہب کے بانی مولوی رشید احمد گنگوہی مولوی محمد عمر کے پیر دادا ہیں۔ یہ

گنگوہی صاحب وہ بزرگ ہیں جنھوں نے براہین قاطعہ کے ص: ۱۴۸/ پر لکھا:

''پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں، یا مثل روافض کے نقل شہادت اہل بیت ہر سال بناتے ہیں معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا اور خود حرکت قبیحہ قابل لوم وحرام وفسق ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھ کر ہوئے، وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں، ان کے یہاں کوئی قید نہیں، جب چاہیں یہ خرافات فرضی مناتے ہیں''۔

اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ میلاد شریف کرنا ایسا ہی ہے جیسے ہندو جنما سٹمی مناتے ہیں، بلکہ میلاد شریف کرنے والے جنما سٹمی منانے والے ہندوؤں سے بھی بڑھ کر ہیں، میلاد شریف کرنا قبیح (برا کام) اور فسق (گناہ) قابل ملامت اور حرام ہے اور خرافات ہے۔ مولوی محمد عمر کے پیرزادے مولانا شاہ ابوالحسن زید نے بزم خیراز زید میں اس عبارت کے بارے میں یہ لکھا:

''اس ناشائستہ عبارت کو سن کر آپ (مولانا ابوالخیر) کو بڑا ملال ہوا، آپ نے فرمایا: افسوس ہے مولوی خلیل احمد (براہین قاطعہ کے اصل مصنف گنگوہی صاحب ہی ہیں، جس کو انھوں نے اپنے مرید مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے نام چھپوایا ہے۔ تذکرۃ الرشید ج ۲/ص ۳۴۱) آپ کے ذکر شریف کی مبارک محفل کو ایسی بری تشبیہ دیتے ہیں''۔ (ص: ۱۱)

نیز انھیں مولوی محمد عمر کے دادا استاد گنگوہی صاحب نے اسی براہین قاطعہ کے ص: ۵۱/ پر لکھا:

''الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے؟ کہ شیطان اور ملک الموت کو یہ (علم کی) وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے؟ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے؟ شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے؟''۔

اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ شیطان کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ ہے، بلکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے وسعت علم ماننا قرآن وحدیث کے خلاف ہے اور حضور ﷺ کا علم زیادہ ماننا شرک ہے، وہ بھی ایسا شرک جس میں ایمان کا کوئی حصہ نہیں۔

دیوبندیوں کی ان چاروں عبارتوں میں سے ایک یہ بھی ہے جس پر علمائے حرمین طیبین اور ہندوستان کے تمام علمائے اہل سنت نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کھلی توہین کرنے کی بنا پر ان عبارتوں کے لکھنے والوں مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی، مولوی اشرفعلی تھانوی کو کافر ومرتد کہا ہے۔

شاگرد عام طور پر اپنے استاد کے عقیدے پر ہوتا ہے، اس سے بادی النظر میں یہ رائے قائم کرنی صحیح ہے کہ مولوی محمد عمر اور مولوی اکرام الحق اپنے دادا استاد گنگوہی کے عقیدے پر ہوں گے، لیکن مولوی محمد عمر میلاد شریف کی محفل میں میلاد کا ایک رسالہ پڑھا کرتے تھے، اس میں یہ جملہ بھی پڑھتے تھے:

''پس لعنت ہو جئے اوپر وہابیوں کے''

اس سے میں اور میرے اکابر یہ سمجھتے تھے کہ یہ دیوبندیوں کو مسلمان نہیں جانتے، ورنہ اعلانیہ ان پر لعنت نہیں بھیجتے۔ اور ایسا بہت ہوا ہے کہ اللہ کی توفیق سے بہت سے گمراہوں کے شاگرد صحیح العقیدہ سنی ہو گئے ہیں، اس بنا پر مولوی محمد عمر سے ہم لوگوں کے روابط تھے۔

مولوی محمد عمر کے دیوبندیوں سے بھی روابط تھے، انھوں نے اخیر عمر میں دیوبندیوں کے ساتھ مل کر مدا پور میں خیر المدارس بھی قائم کیا تھا، مگر ہم لوگ اس کی تاویل کرتے تھے کہ غالبًا وہ ایسا اس لیے کر رہے ہیں کہ وہ قدیم عیدگاہ کے امام تھے، جس کے اکثر نمازی دیوبندی تھے، وہ اپنی اسی امامت کو باقی رکھنے کے لیے ان سے ربط ضبط رکھتے ہیں۔ لیکن دیوبندیوں نے مولوی محمد عمر کے تعلقات کا کچھ پاس نہیں کیا اور ایک وقت آیا کہ مولوی محمد عمر کو قدیم عیدگاہ کی امامت سے بھی الگ کر دیا، اس کے لیے ان کو کچہری تک جانا پڑا، مگر امامت نہ بچ سکی اور خیر المدارس سے بھی الگ کر دیا جس کے بعد (انانیت پر ٹھیس لگنے کی

وجہ سے) وہ نجی مجلسوں میں دیوبندیوں سے شدید بیزاری کا اظہار کرتے تھے۔

ان کے انتقال کے بعد مولوی اکرام الحق کا بھی یہی رویہ رہا، جب تک وہ اسی حال پر رہے میرے ان سے روابط رہے، لیکن اب جب کہ وہ اپنے اصلی رنگ میں آ گئے ہیں جس کا مظاہرہ پہلی بار یوں ہوا کہ:

(۱) جب میں نے رویت ہلال کمیٹی کی تشکیل کے لیے ان کے پاس ایجنڈا بھیجا تو انھوں نے ایجنڈا ہاتھ میں لے کر غصہ میں پھینک دیا اور ایجنڈا لے جانے والے کو بہت ڈانٹا۔

(۲) دوسرا مظاہرہ یہ ہوا کہ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کو اپنی نجی مجلسوں میں برا بھلا کہنا شروع کر دیا یہاں تک کہہ دیا کہ **''مولوی احمد رضا خاں نے کیا کیا ہے؟ صرف فساد مچایا ہے''** اسی کو کہتے ہیں الٹی گنگا بہانا۔ کیا خوب! آپ کے دادا استاد گنگوہی صاحب براہین قاطعہ میں لکھیں کہ: شیطان کو یہ (علم کی) وسعت (زیادتی) نص (قرآن وحدیث) سے ثابت ہوئی فخر عالم کے وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے؟ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ فساد مچانا نہیں اصلاح کرنا ہے؟ آپ کے یہی دادا استاد میلاد شریف کرنے کو جنما سٹمی منانا بتائیں۔ اس کو فسق قابل ملامت فعل قبیح حرام بتائیں، میلاد شریف کرنے والوں کو جنما سٹمی منانے والے ہندوؤں سے بڑھ کر بتائیں، تو یہ فساد مچانا نہیں، اصلاح کرنا ہے؟ اور جو بندۂ خدا مسلمانوں کو گمراہی سے بچانے کے لیے ان باتوں کا رد کرے وہ فساد مچاتا ہے؟۔ آپ کے انھیں دادا استاد کے پیر بھائی نیاز مند مولوی اشرف علی تھانوی حفظ الایمان میں لکھیں:

> ''حضور کے ایسا علم غیب ہر زید وعمرو وبکر بلکہ ہر صبی (بچے) مجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے''۔

تو یہ آپ کے نزدیک فساد مچانا نہیں، اصلاح ہے۔ اور جو بندۂ خدا شان رسالت میں اس صریح گستاخی کا رد کرے وہ فساد مچاتا ہے۔ آپ کے دادا استاد کے مقتدیٰ اسماعیل دہلوی تقویۃ الایمان میں جس کے پڑھنے، رکھنے، عمل کرنے کو آپ کے دادا استاد عین اسلام بتائیں، یہ لکھیں کہ معاذ اللہ ''حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مر کے مٹی میں مل گئے'' تو یہ فساد مچانا

نہیں، اصلاح ہے۔اور جو بندۂ خدا اس دریدہ دہنی کا رد کرے وہ فساد مچاتا ہے۔اسی تقویۃ الایمان میں صاف لکھا ''ہر مخلوق چھوٹی ہو یا بڑی اللہ کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہے''۔ یہ آپ کے نزدیک اصلاح ہے۔اور جو بندۂ خدا محبوبان خدا کے ناموس کی حفاظت کرنے کے لیے ان خرافات کا رد کرے وہ فساد مچاتا ہے۔آپ کے دادا پیر کے رفیق جانی قاسم نانوتوی صاحب تحذیر الناس میں لکھیں کہ ''خاتم النبیین کے معنی آخری نبی ہونا عوام کا خیال ہے،اس میں بالذات کچھ فضیلت نہیں،اس میں کوئی مدح یا کوئی فضل نہیں یہ زیادہ گوئی (بیہودہ گوئی) ہے اس سے قرآن مجید میں بے ربطی لازم آئے گی'' (ص۳) ''اگر آپ کے زمانہ میں یا آپ کے زمانے کے بعد کہیں کوئی نبی پیدا ہو جائے تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا،آپکا خاتم ہونا بدستور باقی رہے گا'' (ص۲۸۔۱۴) یہ لکھنا آپ کے نزدیک اصلاح ہے۔اور اس کا رد کرنا فساد مچانا ہے۔

ناظرین ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ دیوبندیوں کے ان صریح کفریات اور گمراہیوں کے رد کرنے والے کو فساد پھیلانے والا کہنا کیا اس بات کی دلیل نہیں کہ مولوی اکرام الحق اندر اندر وہی عقیدہ رکھتے ہیں جو دیوبندیوں کا مذکور ہوا،اگر وہ دیوبندیوں کے ان کفریات سے بیزار ہوتے تو ان کے رد کرنے والے کے بارے میں کبھی بھی یہ نہیں کہتے کہ ''مولوی احمد رضا خاں نے کیا کیا ہے،صرف فساد مچایا ہے''۔ان کا یہ جملہ صاف صاف بتا رہا ہے کہ انھیں مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے شدید انتہائی عداوت ہے۔اور اس عداوت کی بنیاد صرف یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ان کے دادا استاد گنگوہی صاحب اور ان کے جملہ متبعین کے باطل عقائد کا رد فرمایا ہے۔اور یہ فطری بات ہے کہ کسی کے عقیدے کا کوئی رد کرے گا تو اس سے لازمی عداوت ہوگی۔

(۳) علاوہ ازیں مولوی اکرام الحق کے مدرسہ خیریہ کے طلبہ نے ایک سال یوم رضا منایا،اس پر خود انھوں نے اور ان کے صاحبزادے مولوی قمر الدین نے سخت برہمی کا اظہار کیا،ان طلبہ کی سخت سرزنش کی حتی کہ بہانہ بنا کر مارا پیٹا،حد یہ کہ بعض طلبہ کو لات سے بھی مارا اور مدرسے سے خارج کر دیا۔

(۴) مدرسہ خیریہ میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے سلام پڑھنے پر پابندی لگادی گئی۔

(۵) ان کے ایک مرید عبدالرحیم ساکن مدھوبن دیوبندیوں کے مدرسہ میں مدرس ہوئے، ابتداءً وہ دیوبندیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے، مولوی اکرام الحق سے اپنی دشواری بیان کی تو انھوں نے حکم دیا کہ تم دیوبندی امام کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو، وہ مسلمان ہیں، ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، جس کے نتیجے میں وہ دیوبندی ہوگئے۔

(۶) محلّہ چھاؤنی کی مسجد قدیم خاص ان کے مرید کی ہے، اس میں مولوی اکرام الحق کی اجازت سے دیوبندی امام مستقل نماز پڑھاتا ہے۔

(۷) ۱۴۱۴ھ کے ۲۹؍رمضان کو خالص متعصب دیوبندیوں کی گواہی پر ۲۹؍کی رویت کا اعلان کردیا۔

(۸) جب حج کرنے گئے تو وہاں دونوں حرم میں انھوں نے خود نجدی امام کے پیچھے نمازیں پڑھیں جب کہ یہ سب کو معلوم ومشہور ہے کہ نجدی شان رسالت میں انتہائی گستاخ ہیں جیسا کہ مولوی حسین احمد ٹانڈوی نے ''**الشهاب الثاقب**'' میں لکھا ہے۔

خود مولوی محمد عمر کے پیرزادے مولانا ابوالحسن زید نے مقالات خیر میں ص:۶۷۷؍پر لکھا:

> ''نجدیوں کا عقیدہ ہے کہ تمام عالم کے مسلمان مشرک ہیں اور ان کا قتل جائز ہے''۔

ناظرین سوچیں! جو سارے جہان کے مسلمان کو مشرک مانے، جو شان رسالت میں انتہائی گستاخ ہو، وہ لاکھ کلمہ پڑھے مسلمان نہیں، پھر اس کے پیچھے نماز کیسے درست؟ مگر مولوی اکرام الحق نے نجدی امام کے پیچھے نماز پڑھی، یہ اس کی دلیل ہے کہ وہ نجدیوں کو صحیح العقیدہ سنی مسلمان جانتے ہیں، جس کا لازمی نتیجہ یہ کہ ان کا بھی عقیدہ وہی ہے جو نجدیوں کا ہے، مولوی اکرام الحق اور نجدی ہم عقیدہ ہیں۔

مولوی محمد عمر جب قدیم عیدگاہ سے علاحدہ کیے گئے تو انھوں نے ایک دو ورقی پمفلیٹ شائع کیا تھا جس میں انھوں نے دیوبندیوں کو مسلمان لکھا، یہ پمفلیٹ اس وقت مجھے کسی نے نہیں دیا، ابھی دو سال قبل مدھوبن سے بذریعہ ڈاک ایک صاحب نے بھیجا تھا، اس کے

دیکھنے کے بعد قطعی طور پر مجھے یقین ہوگیا کہ مولوی محمد عمر میلا دشریف میں جو دیوبندیوں پر لعنت بھیجتے تھے وہ صرف ان کی چالاکی تھی کہ اس سے سنی مسلمان یہ یقین کیے رہیں کہ یہ صحیح العقیدہ سنی ہیں، ورنہ حقیقت میں وہ عقائد میں دیوبندیوں کے ساتھ متحد تھے، صرف مصلحتاً میلا دشریف، فاتحہ وغیرہ کرتے تھے۔ اگر اس پمفلیٹ کا علم مجھے مولوی عمر کی زندگی میں ہوگیا ہوتا تو اسی وقت میں ان سے قطع تعلق کر لیتا۔

اس پمفلیٹ کے شروع میں ہے:

﴿چند ماہ ہوئے کہ کچھ لوگ میرے پاس آئے اور مجھ سے پوچھا کہ آپ اکابر علمائے دیوبند کو کافر سمجھتے ہیں یا مسلمان؟ میں نے کہا میں مسلمان سمجھتا ہوں﴾

پھر ص:۲/اور ص:۳/ پر ہے:

﴿لیکن چوں کہ وہ لوگ (دیوبندی) کفر سے بیزاری برأت کا اعلان کرتے ہیں اور اپنی باتوں کی تاویل کرتے ہیں جس کو ان کے مخالفین کید سے تعبیر کرتے ہیں اور اس کا فیصلہ تو قیامت کے دن ہوگا، جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا "ان کان لکم کید فکیدون" (اگر تمہارے پاس کوئی داؤ ہو تو آج مجھ پر چلاؤ) اس لیے میں ان (دیوبندیوں) کو کافر نہیں کہتا﴾

اس عبارت کا صریح مطلب یہ ہے کہ دیوبندیوں نے اپنے کفری اقوال کی جو تاویل کی ہے وہ تاویل مولوی محمد عمر کے نزدیک صحیح ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ مولوی محمد عمر صاحب کے نزدیک وہ عبارتیں کفری نہیں صحیح ہیں، اس سے ظاہر ہوگیا کہ مولوی محمد عمر صاحب کا عقیدہ ان عبارتوں کے مطابق ہے۔ حالاں کہ حقیقت یہ ہے کہ دیوبندیوں نے تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان کی کفری عبارتوں کی جو تاویلیں کیں ہیں، وہ حقیقت میں تاویل نہیں تحریف ہے، جس کو بہت شرح وبسط کے ساتھ علمائے اہل سنت نے اپنی تصانیف میں بیان فرمادیا ہے، جس کا جی چاہے وقعات السنان، الموت الاحمر، روداد مناظرہ ادری

،روداد مناظرہ بریلی کا مطالعہ کرے یا کم از کم میری کتاب ''منصفانہ جائزہ'' پڑھ لے۔

حال یہ ہے کہ دیوبندیوں کی تاویلیں خود آپس میں ایک دوسرے کا رد ہیں۔کوئی کہتا ہے حفظ الایمان میں ''ایسا'' تشبیہ کے لیے ہے، اتنا اور اس قدر کے معنی میں نہیں کہ توہین ہو۔کوئی کہتا ہے ''لفظ ایسا'' اتنا اور اس قدر کے معنی میں ہے، اگر تشبیہ کے لیے مانیں تو توہین ہوگی۔مگر ان تحریفات کو مولوی محمد عمر تاویل صحیح مانتے ہیں، اسی لیے ان کو مسلمان سمجھتے ہیں کیوں کہ معاملہ دادا استاد کا ہے۔**رہ گیا قیامت کے فیصلے کا بہانہ بنا کر کسی کافر کے مسلمان کہنے کو درست سمجھنا ایک بہت بڑا مغالطہ ہے، اگر اسے صحیح مان لیا جائے تو پھر کسی کفر بکنے والے کے بارے میں کسی مفتی کو یہ جائز نہ ہوگا کہ اسے کافر کہے کہ فیصلہ قیامت کے دن ہوگا۔حتی کہ قادیانیوں کی بھی تکفیر درست نہ ہوگی، کیوں کہ وہ بھی کفر سے برأت و بیزاری ظاہر کرتے ہیں اور اپنے کلام کی تاویل کرتے ہیں، بلکہ اپنے ختم نبوت کے عقیدے کے سلسلے میں دیوبندیوں کی مشہور کتاب ''تحذیر الناس'' کی عبارت کو تائید میں پیش کرتے ہیں۔مولانا نے یہ لکھ کر ہر خدا ناترس منافق صفت کو موقع دے دیا ہے کہ وہ کفریات بکے اور مسلمان اسے کچھ نہ کہیں، قیامت کے فیصلہ پر چھوڑ دیں۔**لائق شاگرد اپنے استاد کی یوں ہی حمایت کرتا ہے۔

اس پمفلیٹ کے اخیر میں ہے:

﴿ کاش اگر دونوں طرف کے چند متین اور سنجیدہ علما مسلمانوں کی خیر خواہی کے خیال سے نفسانیت اور ابلیسی گناہ ''انا خیر منہ'' سے الگ ہوکر آپس میں تبادلہ خیال کر کے کوئی مشترک بیان شائع کر دیتے ﴾

مولوی محمد عمر صاحب کے اس ارشاد نے ان کے دل کی چھپی ہوئی بات کو بالکل واضح کر دیا، جب موصوف کے نزدیک ان عبارتوں کی واقع میں صحیح تاویل ہے جیسا کہ دیوبندی کہتے ہیں تو **موصوف کی تحقیق کے بموجب دیوبندی موقف کی حمایت میں نہ نفسانیت ہوگی نہ ابلیسی گناہ، لیکن علمائے اہل سنت چوں کہ یہ فرماتے ہیں ان کفری عبارتوں کی ضعیف سے ضعیف بھی کوئی تاویل نہیں اور دیوبندی بنام تاویل جو کچھ کہتے ہیں وہ تاویل نہیں تحریف ہے۔تو اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ مولوی محمد عمر قبلہ یہ افادہ فرمانا چاہتے ہیں کہ علمائے اہل**

سنت نفسانیت کے شکار ہیں اور ابلیسی گناہ کے مرتکب۔ موصوف کا یہ اخیر جملہ اس کی دلیل ہے کہ وہ عقیدۃً دیوبندی تھے اور مصلحتاً نیاز فاتحہ وغیرہ کر کے سنی ہونا ظاہر کرتے۔

مولوی اکرام الحق کا نجدی امام کے پیچھے نماز پڑھنا اور اپنے مریدین کو دیوبندی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی تلقین کرنا بھی اس کی دلیل ہے کہ مولوی اکرام الحق دیوبندیوں اور نجدیوں کو گمراہ بھی نہیں مانتے تھے، ورنہ وہ نجدیوں کے پیچھے خود نماز نہیں پڑھتے اور دیوبندیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی اپنے مریدین کو تلقین نہ کرتے، اس لیے کہ ایسے گمراہ بد دین کو جس کی بدمذہبی حد کفر تک نہ بھی پہنچی ہوئی ہو امام بنانا گناہ ہے، اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نمازوں کا دہرانا واجب ہے، جیسا کہ فقہ کی تمام کتابوں میں تصریح ہے۔ اس سے بھی ظاہر کہ مولوی اکرام الحق کا عقیدہ وہی ہے جو دیوبندیوں کا ہے۔ فرق صرف معمولات نیاز فاتحہ، میلاد، قیام، عرس کا ہے۔ یہ کرتے ہیں اور دیوبندی نہیں کرتے۔ اس لیے عقیدے میں بنیادی اختلاف کے بعد کسی کے پیچھے نماز کے جواز کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ کوئی مولوی اکرام الحق سے پوچھے کہ: **قادیانی و نیچری امام کے پیچھے نماز صحیح ہے؟ مجھے امید یہی ہے کہ وہ یہی کہیں گے کہ قادیانی اور نیچری امام کے پیچھے نماز صحیح نہیں۔ خدا کرے وہ یہ کہہ دیں، تو وجہ پوچھئے جو وجہ وہ بتائیں گے ہم ان شاء اللہ اسی سے ثابت کر دیں گے کہ دیوبندیوں کے پیچھے بھی نماز درست نہیں۔ اور اگر خدانخواستہ وہ ''ہاں'' کہہ دیں تو ناظرین کو ان کے بارے میں فیصلہ کرنا آسان ہوگا۔ ان شاء اللہ.**

اب جب کہ مجھ پر منکشف ہو گیا کہ مولوی اکرام الحق بظاہر سنی بنتے ہیں مگر ان کا عقیدہ وہی ہے جو دیوبندیوں کا ہے، تو اب میرے لیے اس کے جواز کی کوئی صورت نہیں کہ میں ان سے سابقہ روابط رکھوں یا ان کے پیچھے کوئی بھی نماز پڑھوں۔ اسی لیے میں نے مذکورہ نماز جنازہ ان کے پیچھے نہیں پڑھی۔ اور صف سے نکل کر گھر چلا آیا۔ یہ میں نے اس لیے کیا کہ سب لوگوں کو معلوم ہو جائے۔

اخیر میں ہم مجددی خیری بھائیوں کی تسکین خاطر کے لیے مولوی محمد عمر کے پردادا پیر شاہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک فتویٰ پیش کرتے ہیں۔ استاذ الاساتذہ علامہ فضل حق

خیرآبادی علیہ الرحمہ نے تقویۃ الایمان کے مصنف اسماعیل دہلوی کے بارے میں تحقیق الفتویٰ میں لکھا ہے:

''قائل ایں کلام لا طائل از روئے شرع مبین بلاشبہ کافر و بے دین ست ہرگز مومن ومسلمان نیست'' (پھر چندسطر کے بعد ہے) ''وہم چنیں کسے کہ ظاہراً وباطناً پاسداریٔ ایں قائل در چنیں مسائل رواردارد وبرائے حفظ حرمت او در اہل علم تاویلات دوراز کار بروئے کار آرد''۔(ص۴۳۴)

اس کلام لا طائل کا قائل شرع مبین کی رو سے بلا شبہ کافر و بے دین ہے، ہرگز مومن اور مسلمان نہیں۔اور ایسے ہی جو شخص ظاہراً یا باطناً اس قائل کی اس قسم کے مسائل میں پاسداری جائز رکھے اور اہل علم میں اس کی عزت بچانے کے لیے دوراز کار تاویلات بروئے کار لائے۔

اس فتویٰ پر شاہ احمد سعید مجددی قدس سرہ کی تصدیق ہے۔اس سے ظاہر کہ مولوی اکرام الحق کے پیروں کا مذہب یہ ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی کافر اور بے دین ہیں۔ اس میں مولوی اکرام الحق وغیرہ صلح کلیوں کے اس مغالطے کا بھی جواب مذکور ہے کہ دیوبندی اہل قبلہ ہیں اور عقائد کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں۔

لکھتے ہیں:

''بلکہ مخصوص ست بایں کہ اہل قبلہ با نکار ضروریات دین نہ پردازند واز ایشاں ہیچک از آثار وعلامات کفر وہیچک از موجبات کفر صادر نہ شود وہر کہ چیزے را از ضروریات دین انکار کند یا از واثرے وعلامتے از آثار و علامات کفر اظہار یا ہیچک از موجبات کفر اصدار یابد

یہ قاعدہ اس اہل قبلہ کے ساتھ مخصوص ہے جو ضروریات دین کے انکار میں مشغول اور اس سے کفر کے علامات وآثار میں سے کچھ بھی ظاہر نہ ہو اور کفر کے موجبات میں سے بھی کچھ صادر نہ ہو اور جو شخص ایسا ہو کہ ضروریات دین میں سے کسی ایک کا انکار کرے یا کفر کی علامتوں یا آثار میں سے کوئی علامت یا اثر اس سے ظاہر ہو اور موجبات کفر

بلا تأمل تکفیر آں کردہ شود واو بلا ریب کافر''۔ کچھ بھی صادر ہو بلا تامل اس کی تکفیر کی جائے گی اور وہ بلاشبہ کافر ہے۔

(ص ۴۳۱)

اس فتوے پر اس وقت کے اٹھارہ عمائدین علما ومشائخ دہلی کی تصدیقات ہیں، جن میں شاہ احمد سعید صاحب مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی تصدیق ہے، یہ اس کی دلیل ہے کہ ان کا فتویٰ بھی یہی ہے۔لیکن۔اس کے برخلاف مولوی اکرام الحق وہابیوں کو مسلمان، نہ صرف مسلمان لائق امامت مانتے ہیں۔تو اب سوال یہ ہے کہ اپنے مشائخ کے مذہب کے خلاف عقیدہ رکھ کر مولوی اکرام الحق کا سلسلۂ ارادت اور خلافت بھی باقی ہے یا منقطع ہو گیا۔ ناظرین کو اختیار ہے کہ مولوی اکرام الحق کا مذہب اختیار کریں یا ان کے پیران پیر حضرت مولانا شاہ احمد سعید مجددی قدس سرہ کا۔

☆ فاعتبروا یا اولی الابصار ☆

توضیح ضروری

مولوی محمد عمر اور مولوی اکرام الحق صاحبان کا یہ حال (صلح کلیت) اس وجہ سے ہے کہ مولوی محمد عمر صاحب نے حدیث ایک بہت متعصب کٹر اہل سنّت کے اعلیٰ درجے کے دشمن دیوبندی **مولوی ماجد علی جونپوری** سے پڑھی ہے جو دیوبندی مذہب کے بانی مشہور شاتم رسول **مولوی رشید احمد گنگوہی** کے خاص شاگردوں میں تھے۔

مولوی ماجد علی دیوبندی نے دیوبندی عقائد اپنے شاگرد مولوی محمد عمر کے دل میں گھول کر پلا دیا تھا جو مرتے دم تک نہ نکلا اور وہی وراثت میں ان کے جانشین **مولوی اکرام الحق** کو ملا۔ مولوی محمد عمر کی تاریخ شاہد ہے یہ جہاں بھی رہے ان سے دیوبندیت کو فروغ ہوا۔ بنارس کچی باغ کا مدرسہ مظاہر العلوم صحیح العقیدہ سنّی مسلمانوں کا مدرسہ تھا۔اس کے اراکین نے مولوی محمد عمر کو سنّی سمجھ کر اس مدرسے میں رکھا۔ یہ وہاں پندرہ بیس سال رہے نتیجہ یہ نکلا کہ ان

کے فیض سے یہ مدرسہ خالص دیوبندیوں کا مدرسہ ہوگیا۔اور وہ بنارس میں دیوبندیت پھیلانے کا سب سے مضبوط اڈّا ہے۔اوراب اس میں صدر مدرس انھیں دونوں کے خاص مرید اور چہیتے شاگرد ہیں اور دیوبندیت پھیلانے کے زبردست ماہر ہیں جن پر مرتے دم تک مولوی محمد عمر صاحب کی خصوصی عنایات ہیں۔اوراب مولوی اکرام الحق صاحب کی نوازشیں ہیں۔

مداپور چھاؤنی وغیرہ کے دیوبندی باوجود تمول اور کثرت کے مدرسہ قائم کرنے کی ہمت نہیں کرتے تھے،مولوی محمد عمر نے ان کے ساتھ مل کر خیرالمدارس قائم کیا جو آج اس علاقے میں دیوبندیت کا اڈّا ہے۔

﴿احقر:محمد شریف الحق امجدی﴾

عنوانِ آغاز واِختتام:

قال اللّٰہ الواحدالقہّار:

﴿بَلْ نَقْذِ فُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَا طِلِ فَيَدْ مَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ﴾(۱)

''بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں تو وہ اُس کا بھیجہ نکال دیتا ہے تو جبھی وہ مٹ کر رہ جاتا ہے،اور تمہاری خرابی ہے ان باتوں سے جو بناتے ہو۔''

صدق اللّٰہ العظیم.

﴿احقرالعباد:محمد آصف رضا امجدی رضوی غفرلہٗ﴾

(۱)سورۃ:الانبیآء:۱۸

مأخذ و مراجع

۱۔**قرآنِ مجید فرقانِ حمید**

۲۔**نقل تراجم**:مختلف کتب علماء

۳۔**تفسیر ابن کثیر** ،ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوع کثیر بن زرع بصری،(م:۷۷٤ھ)،**تفسیر القرآن العظیم**،دارالفکر بیروت لبنان

٤۔**بخاری**،ابو عبداللّٰہ محمد بن اسماعیل بن ابراھیم بن مغیرہ،(م:۲۵٦ھ)،**الصحیح**،دار ابن کثیر،الیمامہ،بیروت لبنان

۵۔**مسلم**،ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم ورد قیشری نیشاپوری،(م:۲٦۱ھ)، **الصحیح**،دار احیاء التراث العربی،بیروت لبنان

٦۔**ترمذی**،ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاك،(م:۲۷۹ھ)،**السنن**،دار احیاء التراث العربی،بیروت لبنان

۷۔**ابوداؤد**،سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی،(م:۲۷۵ھ)،**السنن**،دارالفکر بیروت لبنان

۸۔**ابن ماجہ**،ابو عبداللّٰہ محمد بن یزید قزوینی (م:۲۷۵ھ) ،**السنن**،دارالفکر،بیروت لبنان

۹۔**حاکم**،ابو عبداللّٰہ محمد بن عبداللّٰہ بن محمد ،

(م:٤٠٥ھ)،**المستدرك علی الصحیحین**،دارالکتب العلمیه،بیروت لبنان

١٠۔**بیهقی**،أبوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللّٰه بن موسیٰ(م:٤٥٨ھ)، **دلائل النّبوّة**،دارالکتب العلمیه،بیروت لبنان

١١۔**العطایا النبویة فی الفتاویٰ الرضویة**، مجددداعظم،امام اهل سنت سیدی **اعلیٰ حضرت الشاه عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں** ابن محدثِ هند علامه نقی علی خاں قادری،(م:١٣٤٠ھ)،رضا فاؤنڈیشن جامعه نظامیه رضویه،لاهور پاکستان

١٢۔**الملفوظ**،مجددداعظم،اما م اهل سنت سیدی **اعلیٰ حضرت الشاه عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں** ابن محدثِ هند علامه نقی علی خاں قادری،(م:١٣٤٠ھ)،قادری کتاب گهر،اسلامیه مارکیٹ بریلی شریف

١٣۔**حسام الحرمین علیٰ منحرالکفروالمین**،مجددداعظم،اما م اهل سنت سیدی **اعلیٰ حضرت الشاه عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں** ابن محدثِ هند علامه نقی علی خاں قادری،(م:١٣٤٠ھ)،قادری کتاب گهر اسلامیه مارکیٹ بریلی شریف

١٤۔**احکامِ شریعت**،مجددداعظم،اما م اهل سنت سیدی **اعلیٰ حضرت الشاه عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں** ابن

محدثِ هند **علامه نقی علی خاں** قادری،(م:۱۳٤۰ھ)،قادری کتاب گھر،اسلامیه مارکیٹ، بریلی شریف

۱۵۔**الکوکبة الشهابیة علیٰ کفریات ابی الوهابیة**،مجدداعظم،اما م اهل سنت سیدی **اعلیٰ حضرت الشاه عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں** ابن محدثِ هند علامه نقی علی خاں قادری،(م:۱۳٤۰ھ)،razvinetwork.com

۱٦۔**مکتوبات امام ربّانی**،امامِ اهل سنت **مجدّد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرهندی** (م:۱۰۳٤ھ)، منشی نول کشور،لکهنؤ

۱۷۔**الدرالمختار فی شرح تنویرالأبصار**،محمد بن علی المعروف بعلاء الدین **حصکفی**(م:۱۰۸۸ھ)،دارالمعرفه،بیروت لبنان

۱۸۔**الموت الاحمر علیٰ کل انجس اکفر**، حضور **مفتی اعظم هند** الشاه **مصطفیٰ رضا خاں** قادری (م:۱٤۰۲ھ)، razvinetwork.com

۱۹۔ **تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ**،**علامه فضل حق خیرآبادی** قادری(م:۱۲۷۸ھ)،المجمع الاسلامی مبارکپور اعظم گڑھ

۲۰۔**بهارِشریعت**،حضور صدرالشریعه حکیم **مفتی محمد امجد علی اعظمی** رضوی قادری(م:۱۳٦۷ھ)،المکتبة المدینه،دہلی

۲۱۔**حق و باطل کا فرق** المعروف به:المصباح الجدید،حضور **حافظ ملت** الشاه **عبدالعزیز** محدث

مرادآبادی،(م:۱۳۹٦ھ)sagerizvi@gmail.com

۲۲۔**مقالات شارح بخاری** ،حضور شارح بخاری **مفتی محمد شریف الحق** امجدی برکاتی،(م:۱٤۲۰ھ)،دائرۃ البرکات گھوسی،مئو

۲۳۔**تحقیقات**،حضور شارح بخاری **مفتی محمد شریف الحق امجدی** برکاتی،(م:۱٤۲۰ھ)،دائرۃ البرکات گھوسی،مئو

۲٤۔**اظہارِ حقیقت**،حضور شارح بخاری **مفتی محمدشریف الحق امجدی** برکاتی،(م:۱٤۲۰ھ)گھوسی،مئو

۲٥۔**الحق المبین**،**علامہ احمد سعید کاظمی (م:۱٤۰٦ھ)** ، المجمع الاسلامی،مبارکپور اعظم گڑھ

۲٦۔**تبلیغی جماعت**،**علامہ ارشدالقادری** (م:۲۰۰۲ء) ، مکتبہ جامعہ نور دہلی

۲۷۔**امتیاز اھل سنّت** یعنی مسلك اعلیٰ حضرت، **مفتی رحمت اللہ صدیقی**،رضادارالمطالعہ،پوکھریرا سیتامڑھی،بہار

۲۸۔**مسلكِ اعلیٰ حضرت**،**مفتی نظام الدین مصباحی** ، مکتبہ برہانِ ملّت،مبارکپور اعظم گڑھ

۲۹۔**حدوث الفتن و جہاد عیان السنن** ،علامہ **محمد احمد مصباحی**،المجمع الاسلامی،مبارکپور اعظم گڈھ

۳۰۔**تحقیق جمیل در لزوم کفرِاسماعیل**،**مفتی محمد کوثر حسن رضوی** ،رضا اکیڈمی ممبئی

۳۱۔**حیاتِ حافظ ملّت**،علامہ **بدرالقادری مصباحی** ، المجمع الاسلامی،مبارکپور اعظم گڑھ

۳۲۔**مجموع رسائل چاندپوری** (۱۹۷۸ء)،مولوی **مرتضیٰ حسین دربھنگی**،انجمن ارشادالمسلمین،لاہور پاکستان

۳۳۔**تحذیرالناس**،مولوی **قاسم نانوتوی**،دارالکتاب دیوبند سہارنپور

۳٤۔**براہین قاطعہ**،مولوی **خلیل احمد انبیٹھوی** و مولوی **رشید احمد گنگوہی**،کتب خانہ امدادیہ دیوبند سہارنپور

۳۵۔**حفظ الایمان** ،مولوی **اشرفعلی تھانوی**،دارالکتاب دیوبند سہارنپور

۳٦۔**فتاویٰ رشیدیہ** ،مولوی **رشید احمد گنگوہی**،زکریا بک ڈپو،دیوبند سہارنپور

۳۷۔**المہندعلی مفند**،مولوی **خلیل احمد انبیٹھوی** ، اتحاد بک ڈپو، دیوبند سہارنپور

۳۸۔**تذکرۃ الرشید**،مولوی **عاشق الٰہی میرٹھی** ، دارالکتاب ،دیوبندسہارنپور

۳۹۔**حقیقتِ حال**،مولوی **قمرالدین مداپوری**،گھوسی مئو

٤۰۔**الشہاب الثاقب**،مولوی **حسین احمد ٹانڈوی** ، مکتبہ رحیمیہ،دیوبند سہارنپور

٤۱۔**تقویت الایمان**،مولوی **اسماعیل دہلوی**،فرید بک ڈپو ،دہلی

عقیدہ اجماعی اھل سنّت وجماعت

امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ (م:۵۴۴ھ) شفا شریف میں فرماتے ہیں: ﴿الأجماع علی کفر من لم یکفر أحداً من النصاریٰ والیھود و کلّ من فارق الدین المسلمین أو وقف فی تکفیرھم أو شک ،قال القاضی أبو بکر باقلانی: لأن التوقیف والاجماع اتفقا علی کفرھم فمن وقف فی ذٰلک فقد کذب النص والتوقیف أوشک فیہ،والتکذیب والشک فیہ لا یقع الا من کافر﴾ یعنی **''اجماع ہے اُس کے کفر پر جو یہود ونصاریٰ یا مسلمانوں کے دین سے جدا ہونے والے کو کافر نہ کہے یا اُس کے کافر کہنے میں توقف کرے یا شک لائے ،امام قاضی ابوبکر باقلانی علیہ الرحمہ نے اِس کی وجہ یہ فرمائی کہ نصوص شرعیہ واجماع اُمّت ان لوگوں کے کفر پر متفق ہیں تو جو اُن (منکرینِ ضروریاتِ دین) کے کفر میں توقف کرتا ہے وہ نص وشریعت کی تکذیب کرتا ہے یا اس میں شک رکھتا ہے اور یہ امر کافر ہی سے صادر ہوتا ہے۔'' مزید فرماتے ہیں:** ﴿کفر من لم یکفر من دان بغیر ملة الاسلام أو وقف فیھم أو شک أو صحح مذھبھم و ان أظھر الاسلام و اعتقد ابطال کل مذھب سواہ فھو کافر باظھار ما أظھر من خلاف ذٰلک﴾ یعنی'' کافر ہے وہ جو کافر نہ کہے اُن لوگوں کو کہ غیر اسلام کا اعتقاد رکھتے ہیں یا ان کے کفر میں شک لائے یا اُن کے مذہب کو ٹھیک بتائے **اگرچہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا اور مذہب اسلام کی حقّانیت اور اس کے سِوا سب مذہبوں کے بطلان کا اعتقاد ظاہر کرتا ہو کہ اُس نے بعض منکرِ ضروریات دین کو جب کہ کافر نہ جانا تو اپنے اس اظہار کے خلاف کر چکا۔''**(۱)

(۱)فتاویٰ رضویہ:۱۵/۴۴۳،۴۴۴،وانظر فتاویٰ رضویہ:۱۱/۳۷۸

ان شاءاللہ اسیم اگلی کاوش:
یلغارِ سنّیت بر قصرِ وہابیت ،المعروف
بہ:ضربِ حق
طالب دعاء:محمد آصف رضاؔ امجدی
رضوی ،دیارِ صدرالشریعہ علیہ الرحمہ گھوسی
ضلع مئو ،یوپی،الھند۲۷۵۳۰۴
📲+۹۱۹۶۲۸۵۳۶۳۳۱